Vol. I
No. 11

Friday
13th March, 1953.

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

	PAGES
Starred Questions and Answers	679—690
Unstarred Questions and Answers	690—704
Legislative Business	704—
General Budget—Demands for Grants	704—764

Price: Eight Annas.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1953

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Friday, 13th March, 1953.

The Assembly met at Half past Eight of the Clock.

[*Mr. Speaker in the Chair*]

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker: We shall take up questions. Shrimati Sangam Laxmi Bai.

Retrenched Personnel

*84 (43) *Shrimati Sangam Laxmi Bai* (Banswada): Will the hon. Chief Minister be pleased to state:

(*a*) Whether it is a fact that many Government servants are thrown out of employment on account of retrenchment in various departments?

(*b*) If so, what are the proposals before the Government to absorb the retrenched personnel?

چیف منسٹر (شری بی - رام کشن راؤ) - یہ صحیح نہیں کہ ریٹرنچمنٹ کی وجہ سے بہت سے گورنمنٹ سرونٹس بیکار ہوگئے ہیں - کچھ گورنمنٹس سرونٹس کسٹمس اور سپلائی ڈپارٹمنٹ میں اسٹیابلشمنٹ (Establishment) میں کمی کی جانے سے اس میں شک نہیں کہ ان کا ریٹرنچمنٹ (Retrenchment) ہوگا اور کچھ لوگ سرپلس (Surplus) ہوجائینگے - لیکن حکومت نے یہ احکام دئے ہیں کہ جیسے جیسے دوسرے ڈپارٹمنٹس میں جگہ خالی ہوتی جائے ان رٹرینچڈ (Retrenched) لوگوں کو بھرتی کرنے کی کوشش کیجائے - ایسے آرڈرس بھی دئے گئے ہیں کہ جب تک ان لوگوں کا ابسارپشن (Absorption) نہ ہو نیا رکروٹمنٹ (Recruitment) نہ کیا جائے - دو تہائی ویکنسیز (Vacancies) ان کے لئے ریزرو (Reserve) کردیگئی ہیں -

شریمتی سنگم لکشمی بائی - آج کل ہزاروں طلبا ڈگریز (Degrees) حاصل کررہے ہیں - جب آپ صرف ریٹرنچڈ لوگوں کا ہی ابسارپشن کرینگے تو پھر ان نئے گرائجویٹس کا کیا حال ہوگا ؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔یہ تو جنرل ان امپلائیمنٹ (General Unemployment) کا سوال ھے - ایجوکیٹڈ (Educated) اور نان ایجوکیٹڈ (Uneducated) لوگوں کے ان امپلائیمنٹ کے متعلق کیا کیا جانا چاھئے ، اس کے بارے میں تنہا حکومت کوئی پرپوزل پیش نہیں کرسکتی - اسمبلی کی ایک ان امپلائیمنٹ کمیٹی (Unemplyment Committee) بنائی گئی ھے - اوس کمیٹی نے اس سلسلہ میں کیا طریقہ اختیار کیا ھے اور اوس کا کیا سجھاؤ ھے وہ گورنمنٹ کے پاس نہیں آیا - جب ایسا کوئی سجھاؤ حکومت کے پاس آئیگا تو حکومت اس پر غور کریگی -

شریمتی سنگم لکشمی بائی - جو لوگ ڈگریاں حاصل کر کے آتے ھیں کیا حکومت ان کی ملازمت حاصل کرنے کی ذھنیتوں کو نہیں بدل سکتی یا کیا اون کو کمیونٹی پراجکٹ وغیرہ کے کاموں پر تقرر نہیں کرسکتی ؟

شری بی - رام کشن راؤ - ایجوکیشن کے سلسلہ میں سنٹرل اور اسٹیٹ گورنمنٹس کا ایسا رجحان ھے کہ انہیں ووکیشنل بیاس (Vocational Bias) دینا چاھئے اور محض کتابی نالیج (Knowledge) کی بجائے اون کو پریکٹیکل کام سکھلا کر کرئی پروفیشن (Profession) اختیار کرنے کے قابل بنایا جائے - اس پر دھیان دیا جارھا ھے - سکنڈری ایجوکیشن کمیٹی بھی اس پر غور کر رھی ھے - لیکن کوئی ڈیفینیٹ پرپوزل (Definite Proposal) اب تک پیش نہیں ہوا ھے -

श्री. माणिकचंद पहाडे (फुलमरी) :—जिन लोगों को रिट्रेंच किया गया है क्या अुन्हे नोजूनियत का लिहाज करते हुवे तकरुर किया जाता है ?

شری بی - رام کشن راؤ- یقیناً سپلائی اور کسٹمس ڈپارٹمنٹس سے نکالے گئے لوگوں کے ابسارپشن کے وقت جس درجہ میں اون کو لیا جانا چاھئے اوس کا خیال رکھا جاتا ھے -

श्री. माणिकचंद पहाडे :—कस्टम्स डिपार्टमेंट में हिसाबी काम जियादा होताथा । दूसरे डिपार्टमेंटस् के काम की नौजियत से वह लोग क्या काम कर सकेंगे ?

شری بی -رام کشن راؤ - کسٹمس ڈپارٹمنٹ کے لوگوں کو سیلس ٹیکس ڈپارٹمنٹ میں بھیجا گیا ھے - وھاں بھی قریب قریب وھی کام ھوتا ھے جو کسٹمس ڈپارٹمنٹ میں ھوتا تھا - اس واسطے کہ ھم نے کسٹمس کو نکال کر اوس کی بجائے سیلس ٹیکس لگایا ھے - دوسری بات یہ ھے کہ جس طرح کسٹمس کے سلسلہ میں حسابات کئے جاتے ھیں اوسی طرح تقریباً اس کے بھی حسابات کئے جاتے ھیں - اگر کچھ لوگ اس کے لئے اوسی طرح قابل نہ بھی ھوں تو انہیں ٹریننگ دی جائیگی -

شری گوپال راؤ اکبوٹے (چادر گھاٹ) - ڈی مانیٹائزیشن (Demonetization) کے سلسلہ میں کیا منٹ سکشن میں بھی رٹرنچمنٹ ھورھا ھے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - ممکن ھے کہ منٹ سکشن میں تھوڑے سے لوگوں کا ریٹرنچ منٹ ھو اور دوں بھی میں سمجھتا ھوں کہ نوٹس کی پرنٹنگ یہاں نہیں ھوا کرتی تھی بلکہ باھر سے رنٹ ھو کر آتے تھے - میں نہیں سمجھتا کہ اس سے ایسا کوئی پرابلم پیدا ھونے والا ھے -

شری گوپال راؤ ایکبوٹے - لیکن کیا گورنمنٹ آف حیدرآباد سنٹرل گورنمنٹ سے اس سلسلہ میں کوئی بات چیت نہیں کی کہ جب ڈی مانیٹائزیشن ھوگا تو اس کا اثر ریٹریچ منٹ کی صورت میں ظاھر ھوگا اس لئے منٹ سکشن کو سنٹرل سرویسز میں ابسارب کردیا جائے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - ابھی ان تفصیلات پر غور نہیں ھوا ھے - کرنسی سکشن کے مسدود ھوجانے کی وجہ سے تھوڑا بہت ریٹرنچمنٹ ھوگا - سنٹر گورنمنٹ سے مراسلت کے نتیجہ کے طور پر دوسرے شرائط طے ھوچکے ھیں - لیکن کرنسی سکشن کے بارے میں ابھی تفصیلات پر غور نہیں ھوا -

شری اننت رام راؤ (دیورکنڈہ) - تخفیف شدہ ملازمین کو دوسرے ڈپارٹمنٹس میں جذب کرنے کے عرصہ میں جب کہ وہ بیکار رھینگے کیا کوئی بیروزگاری الونس دیا جائیگا ؟

شری بی - رام کشن راؤ - ایسا کوئی بڑا وقفہ ھونے والا نہیں ھے - بلکہ تخفیف اور ابساریشن دونوں ساتھ ساتھ ھونگے - البتہ اگر کوئی تاریخ فکس (Fix) کردیجائے اور فوراً تخفیف کردی جائے تو اوس وقت وقفہ کا سوال پیدا ھوگا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے (اباگوڑہ) - ریٹرنچڈ لوگوں کی تعداد پچھلے سال کیا تھی اور اس سال کیا ھے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - اس سال ریٹرنچمنٹ کے متعلق ابھی کوئی چیز ڈیفینیٹلی (Definitely) طے نہیں ھوئی - گزشتہ سال کے بارے میں نوٹس دیجائے -

شری گنپت راؤ واگھمارے (دیگلور - محفوظ) - جو ھریجن سرویسس میں ھیں اور جن کے لئے کچھ پرسنٹیج رکھا گیا ھے کیا اون کو بھی ریٹرنچ کیا گیا ھے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - ریٹرنچمنٹ کے وقت ھریجن یا نان ھریجنوں کو نہیں دیکھا جاتا - لیکن اس کا میں یقین دلانا چاھتا ھوں کہ جو ھریجن امپلائز ھیں اون کی تعداد بہت کم ھے - اس لئے اون کو بلاکسی ھیزیٹیشن (Hesitation) کے ابسارب کرلیا جائیگا -

شری جی - سری راملو (منتھنی) - ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ میں مینیل اسٹاف (Menial Staff) کا ریٹرنچمنٹ ھورھا ھے - کیا اوس کا علم آنریبل چیف منسٹر کو ھے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - ممکن ھے کہ ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ میں چھوٹا موٹا ریٹرنچمنٹ ھورھا ھو - لیکن انہیں دوسری جگھوں پر لے لیا جائیگا کیونکہ کلاسیس اور اسکولس بڑھائے جارھے ھیں -

شری جی هنمنت راؤ (ملوگ) - ریونیو بورڈ میں سب سکنڈ گریڈ کی (۵) ویکنسیز خالی هیں .....

شری بی - رام کشن راؤ - یه تفصیلات ابهی نهیں هوئیں که کهاں کهاں کتنی ویکنسیز هیں - اس کے بارے میں الگ سوال کیا جاسکتا هے -

شریمتی سنگم لکشمی بائی - ابهی آنریبل چیف منسٹر نے فرمایا که [illegible] کے لوگوں کا ریٹرنچمنٹ نہیں کیا جائیگا - کیا اسی طرح سے ٹوٹا اور [illegible] وغیره کو جنکی بهی تعداد بہت کم هے ایسا یقین دلایا جائیگا ؟

شری بی - رام کشن راؤ هاں یقیناً -

A.I.C.C. Session

*85 (79) *Shri Ch. Venkat Ram Rao* (Karimnagar) *:* Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(*a*) Whether the services of various departments referred to below were placed at the disposal of the Congress Organisation for the A.I.C.C. Session at Nanalnagar during the month of December, 1952 and January, 1953 ?

1. Special Army Police brought from various districts
2. C.I.D. Police—(in plain clothes).
3. P.W.D. Engineers (Overseers, Maistries and Gang Workers).
4. Health and Medical Services.
5. R.T.D.
6. Departmental exhibitions of the various departments.

(*b*) Who will bear the expenditure of the above departments incurred in that connection?

شری بی - رام کشن راؤ - میں اس سوال کا جواب دو جزو میں دیتا هوں - ان ڈپارٹمنٹس کی کوئی سرویسز کانگریس آرگنائزیشن کے ڈسپوزل (Disposal) میں نهیں رکهی گئیں - البته پی - ڈبلیو - ڈی - اسپیشل ڈیویژن کے اگزیکیٹیو انجینئر کو اجازت دیگئی که وه پنڈال وغیره کے سلسله میں پردیش کانگریس کو ٹیکنیکل اڈوائسس (Technical Advice) دیں - اون کی جانب سے درخواست دیگئی تهی - اس لئے هم نے اسکی اجازت دی - اس اریٹجمنٹ (Arrangement) کی وجه سے اون کی نارمل ڈیوٹیز (Normal Duties) پر کوئی اثر نهیں پڑتا تها - وه ایکسٹرا ٹائم (Extra Time) دیکر اڈوائسس دینے کے لئے تیار تهے - اس وجه سے اون کو اجازت دیگئی -

سی - آئی - ڈی - کو لا اینڈ آرڈر (Law and Order) کے مینیٹیننس (Maintenance) کے لئے جس طرح ہر اجتماع میں بھیجا جاتا ہے اوسی طرح یہاں بھی اون لوگوں کو بھیجا گیا تھا -

ہر جاترا اور اجتماع میں آر- ٹی - ڈی کی اسپیشل سرویس رن (Run) کی جاتی ہے کیونکہ اس سے آر- ٹی - ڈی - کو فائدہ ہوتا ہے - چنانچہ اس سلسلہ میں اوس کو تقریباً ایک لاکھ روپیہ کا فائدہ ہوا - انفرمیشن اینڈ پبلک ریلیشن ڈپارٹمنٹ (Information and Public Relation Department) نے سرودے اگزھیبیشن میں اپنا اسٹال رکھا کیونکہ اسکی ضرورت تھی - میڈیکل اینڈ پبلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ کی جانب سے سینیٹری ارینجمنٹس (Sanitary Arrangements) کئے گئے تاکہ ایپیڈیمیکس ڈیسزیس (Epideimc Diseases) جیسے کالرا وغیرہ پیدا نہ ہوں - ڈیسپنسریز اور ایمرجنسی ہاسپٹلس (Emergency Hospitals) بھی قائم کئے گئے - فرسٹ ایڈ (First Aid) کا بھی انتظام کیا گیا - جب جڑکل بلی اور یادگیر بلی وغیرہ کی جاتراؤں کے متعلق ایسے انتظامات کئے جاسکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ یہاں بھی انتظامات نہ ہوں -

(بی) کا جواب یہ ہے کہ چونکہ ڈپارٹمنٹس کی یہ نارمل سرویسیس (Normal Services) تھیں اس لئے ہر ڈپارٹمنٹ نے اپنے اپنے اخراجات برداشت کئے - اگر وہاں کوئی اسپیشل اکسپنڈیچر (Special Expenditure) ہوا تو اسے چارج (Charge) کیا گیا -

شری اے راما سوامی (وقار آباد - محفوظ) - کیا چیف منسٹر یہ بتلائینگے کہ برٹش گورنمنٹ کے زمانے میں کانگریس سیشنس کے لئے اسی طرح کے ارینجمنٹس ہوا کرتے تھے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - اوس زمانہ میں کے جن کانگریس سیشنس کو میں نے اٹینڈ (Attend) کیا ہے مثلاً کوکناڈا ، ہری پورہ وغیرہ ، ان میں بھی اسی طرح کے پولیس اور سینیٹری ارینجمنٹ برٹش گورنمنٹ کی جانب سے ہوا کرتے تھے - اس کا اکسپنڈیچر (Expenditure) کانگریس پارٹی پر چارج (Charge) نہیں کیا جاتا تھا -

شری ہیرے مٹھ (گنگاوتی) - کیا کانگریس سشن کو ایک بڑی جاترا تصور کیا جاسکتا ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - میں نے مثال دی ہے کہ جب چھوٹی چھوٹی اور غیر ضروری چیزوں کے سلسلہ میں انتظامات کئے جاسکتے ہیں تو اس بڑے سیشن کے لئے کیوں انتظامات نہ کئے جائیں -

شری سی - ایچ - وینکٹ رام راؤ - کیا آنریبل چیف منسٹر نے ۲۳ جنوری سنہ ۵۳ ع کا دکن کرانیکل جو کانگریس کا ماؤتھ پیس (Mouth piece) ہے ملاحظہ فرمایا ہے جس میں صاف الفاظ میں تسلیم کیا گیا ہے کہ کئی ڈپارٹمنٹس نے اپنی سرویسیس

پیش کی ہیں اور کئی لاکھ روپیہ خرچ کئے گئے ؟ کیا یہی پیسہ دوسرے کام میں لگایا جاتا تو ٹھیک نہ ہوتا ؟

شری بی - رام کشن راؤ - میں نے محولہ اخبار جسکے متعلق کہا گیا کہ وہ گورنمنٹ کا ماوتھ پیس ہے نہیں دیکھا .....

شری سی ایچ - وینکٹ راما راؤ - میں نے کانگریس کا ماؤتھ پیس کہا ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - وہ اخبار کانگریس کا بھی ماؤتھ پیس نہیں ہے - حیدر آباد میں کانگریس کا کوئی آفیشیل آرگن (Official Organ) نہیں ہے حالانکہ در اصل اوسکی ضرورت تھی - یہ کہنا کہ دکن کرانیکل کانگریس کا ماؤتھ پیس ہے صحیح نہیں ہے - وہ ایک آزاد اخبار ہے جو اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے - جو کچھ اس اخبار میں لکھا گیا ہے وہ اوس کی رائے ہے - میں نے تو اسے پڑھا نہیں ہے - اگر ایسا ہے تو وہ صحیح اعداد و شمار پر مبنی نہیں ہے -

شری سی ایچ - ونکٹ راما راؤ - یہ نہیں بتایا گیا کہ ڈپارٹمنٹس کا جملہ کتنا خرچہ ہوا -

مسٹر اسپیکر - جواب دیا گیا ہے -

شری سی ایچ - وینکٹ راما راؤ - کل کتنا خرچہ ہوا ؟

Mr. Speaker : The hon. Member has not asked the details as to the amount spent in his question.

Shri Ch. *Venkat Rama Rao*: This is my supplementary question, Sir,. How much amount has the Government spent in this connection?

میں سپلیمنٹری کوئسچن کے طور پر پوچھ رہا ہوں -

مسٹر اسپیکر - اگر آنربل چیف منسٹر کے پاس اس وقت ڈیٹیلس (Details) ہوں تو وہ جواب دیں -

شری بی - رام کشن راؤ - اس کے لئے نوٹس دیجائے -

Mulki and Non-Mulki Problems

*86 (80) *Shri Ch. Venkat Ramarao :* Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(*a*) Whether it is not a fact that a Cabinet Sub-Committee was formed to enquire into the Mulki and Non-Mulki problems in the State?

(*b*) If-so, what are the recommendations made by the Committee?

(*c*) The steps taken by the Government to implement them ?

شری بی - رام کشن راؤ- اس سوال کے تین اجزا' ھیں- اے کا جواب اثبات میں ھے- یہ صحیح ھےکہ کیبینٹ سب کمیٹی مقرر کیگئی تھی اور اس نے اپنی رپورٹ پیش کی- اون سفارشات پر کیبینٹ غور کررھی ھے- ابھی کوئی فائینل ڈسیشن (Final Decision) نہیں دیا گیا ھے - سفارشات کو امپلیمنٹ (Implement) کرنے کیلئے جو ڈسیشن (Decision) گورنمنٹ دیگی اسکا اعلان کیا جائیگا -

شری سی ایچ- ونکٹ رام راؤ- اس سب کمیٹی کو قائم ہو کر کتنا عرصہ ھوا ؟

شری بی- رام کشن راؤ- یہ کیبینٹ سب کمیٹی (Cabinet Sub-Cmmittee) ۲٦ اگسٹ کو مقرر کیگئی ھے - اسکی رپورٹ گذشتہ مہینہ میں وصول ھوئی ھے - جب تک اسکی سفارشات کو ڈسیشن کے ذریعہ فینالائیز (Finalise) نہ کیا جائے میں اس سے بڑھکر مزید انفرمیشن (Information) نہیں دے سکتا -

شری سی ایچ - ونکٹ رام راؤ- اس سب کمیٹی کے قیام کی ضرورت کیوں داعی ھوئی؟

شری بی- رام کشن راؤ - اسکی ضرورت کیوں داعی ھوئی ، آنریبل ممبر خود جانتے ھیں- ایک ایجی ٹیشن (Agitation) شروع کیا گیا تھا کہ جھوٹے ملکی سرٹیفکٹس حاصل کر کے بعض لوگ ملازمتیں حاصل کررھے ھیں- انکو روکنے کیلئے یہ اقدام کیا گیا ھے -

شری کے - ایل - نرسمہا راؤ - (یلندو- عام) - سب کمیٹی کی سفارشات کیا ھیں ؟

شری بی - رام کشن راؤ - - میں نے عرض کیا ھے کہ جب تک کیبینٹ فائینل ڈسیشن نہ دے اسوقت تک میں نہیں بتا سکتا کہ سفارشات کیا ھیں -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - اسکے چیرمن کون تھے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - کسی کو خاص طور پر چیرمن مقرر نہیں کیا گیا تھا - اس میں کیبینٹ کے ممبرس تھے - اسلئے چیرمن کا سوال پیدا نہیں ھوتا - کبھی رنگا ریڈی صاحب نے صدارت کی ھوگی اور کبھی ممکن ھے کہ شری پھولچند گاندھی نے کی ھوگی -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - حکومت ان سفارشات کو ظاھر کرنے سے پہلے اوس زمانے میں جو حادثات ھوئے اوسکی چھان بین کیلئے جو ایک انکوائیری کمیشن قائم کیا گیا تھا اس کمیشن کی سفارشات کا خیال اس ڈیسیشن میں رکھا جائیگا - یعنی فائرنگ انکوائیری کمیشن نے جو سفارشات کی ھیں کیا اونکا لحاظ کیا جائیگا اور کیا اس کمیشن کی سفارشات ھمکو دیکھنے کیلئے ملینگی ؟

شری بی - رام کشن راؤ - جہاں تک انکوائیری کمیشن کی رپورٹ کا تعلق ہے حکومت نے یہ طے کیا ہے کہ اسکو بباشن (Publish) کیا جائے - رپورٹ چھپنے کے بعد عوام اسکو دیکھ سکتے ہیں - دوسری بات یہ ہے کہ اس رپورٹ میں جو سفارشات کئے گئے ہیں اون پر عمل کرنے کا گورنمنٹ ارادہ رکھتی ہے یا کیا - اسپر حکومت غور کریگی اور جو سفارشات سنجیدگی کے ساتھ مسائل پر غور کرکے پیش کیگئی ہیں اگر وہ قابل عمل ہوں تو ضرور غور کریگی اور ان پر عمل کریگی -

شری جی - ہنمنت راؤ - اسکے ممبرس کون کون تھے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - اس میں چار ممبرس تھے -

شری جی - ہنمنت راؤ - میں نام معلوم کرنا چاہتا ہوں - (Not answered)

شری کے - اننت رام راؤ - کیا سب کمیٹی کی سفارشات کے مطابق ہر شخص کے بارے میں کارروائی کیجائیگی ؟

شری بی رام کشن راؤ - سب کمیٹی کی سفارشات کے لحاظ سے اگر کسی کے مقابلہ میں کارروائی کیجانی ضروری ہو تو کیجائیگی -

شری کے - اننت رام راؤ - کیا سب کمیٹی کی رپورٹ پر اوس وقت تک غور ہوتا رہیگا جب تک کہ مزید لوگوں کو جھوٹے صداقت نامے داخل کرکے ملازمتیں حاصل کرنے کا موقع ملتا رہے -

مسٹر اسپیکر - آرڈر - آرڈر - اس سوال کے جواب کی ضرورت نہیں ہے - اس قسم کا سوال نہیں کیا جاسکتا -

PROTECTED TENANTS

*87 (81) *Shri Ch. Venkat Ram Rao:* Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(*a*) The number of protected tenants who have relinquished their tenancy rights in the State with special reference to Karimnagar district ?

(*b*) The reasons for relinquishing their rights ?

شری بی - رام کشن راؤ - اس سوال کے دو اجزا ہیں - ایک تو یہ کہ ایسے پروٹکٹیڈ ٹیننٹس (Protected Tenants) کی تعداد پورے اسٹیٹ میں کتنی ہے جنہوں نے دست برداری اختیار کی ہے اور انہیں سے بطور خاص کریم نگر کے بارے میں پوچھا گیا ہے - اسکا جواب یہ ہے کہ (۱۰) ڈسٹرکٹس سے ہمارے پاس مواد آیا ہے - ان دس اضلاع میں ایسے لوگوں کی مجموعی تعداد (۱۲۹۶) ہے - کریمنگر ان چھ اضلاع میں شامل ہے جہاں سے مواد وصول نہیں ہوا ہے - سوال کا دوسرا جزو یہ ہے کہ انہوں نے اپنے حقوق

سے کیوں دست برداری اختیار کی - اسکی وضاحت مجھ سے طلب کرنے کی بجائے مناسب ہوتا کہ آنریبل ممبر خود ان لوگوں سے دریافت کرتے کہ انہوں نے کیوں دست برداری کی - جہاں تک میں سمجھتا ہوں نہ وجوہات ہوسکتے ہیں کہ انکے پاس زمین زیادہ ہوگی - یا انکو زمین کی خواہش نہ ہوگی یا اسکو زیر کاشت لانے کے ذرائع انکے پاس نہ ہونگے - یا ممکن ہے کہ وہ زمین خراب ہو اسلئے اپنے قبضے میں رکھنا نہ چاہتے ہوں - بہرحال مختلف اسباب ہوسکتے ہیں جنکو آنریبل ممبر مجھ سے بہتر جانتے ہیں -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - اس سے پہلے اس جانب توجہ مبذول کرائی گئی تھی کہ ہمارے کوئسچنس (Questions) کا اسطرح سے نامکمل جواب نہ دیا جایا کرے - میں نے اپنے سوال میں خاص طور پر کریمنگر سے متعلق جواب چاہا تھا - لیکن اوسی کو نظر انداز کردیا گیا ہے اور جواب دیا جارہا ہے کہ مواد نہیں آیا - یہ آنریبل چیف منسٹر کا کام تھا کہ جواب منگواتے - ہم نے پندرہ روز پہلے نوٹس دی تھی تو کوئی وجہ نہیں کہ جواب نہ آئے - میں اس چیز کی جانب خاص طور پر توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں -

شری بی - رام کشن راؤ - میں نہیں سمجھتا کہ آنریبل ممبر کس چیز کی جانب توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں - یہ واقعہ ہے کہ پورے اضلاع کو وائرلیس میسج (Wireless Message) بھیجا گیا تھا - دس اضلاع سے مواد وصول ہوا ہے اور باقی چھ اضلاع سے ابھی مواد نہیں آیا جنمیں کریمنگر بھی شامل ہے - آخر کلکٹرس کو بھی تحصیلات سے تفصیلات اور مواد کلکٹ (Collcet) کرنا پڑتا ہے - اسمیں دیر ہوجاتی ہے - تعلقوں سے انفرمیشن نہ ملا ہوگا جسکی وجہ سے ان چھ اضلاع سے ابھی تک مواد نہیں آیا ہے -

Eviction of Tenants

*88 (120) *Shri G. Hanmanth Rao*: Will the hon. Chief Minister be pleased to state:

(*a*) Whether it is a fact that Mahboob Reddy of Dwarakpet, Taluqa Narsampet, evicted a number of tenants in 1952 ?

(*b*) Whether it is also a fact that in spite of repeated applications, the tenants could not get possession of their lands ?

(*c*) The names of such tenants ?

(*d*) If so, the reasons for not prosecuting the Landlord under the Tenancy Ordinance ?

شری بی - رام کشن راؤ - اس سوال کے چار اجزاء - اے کا جواب ہے کہ چھ ٹیننٹس نے تحصیل میں درخواست دی تھی کہ نرسم پیٹھ کے محبوب ریڈی نے انہیں

اراضیات سے بیدخل کیا ہے - جزو بی کا جواب یہ ہے کہ یہ غلط ہے کہ ان ٹیننٹس کو باوجود مختلف درخواستوں کے زمینات واپس نہیں دیگئی ہیں - سی کا جواب یہ ہے کہ اونکے نام یہ ہیں - نرسملو .. راگھولو .. پلیا - مایا - رام کشٹیا - کمریا - ان چھ اشخاص کی درخواستیں پیش ہوئی ہیں - ڈی کا جواب یہ ہے کہ ٹیننسی آرڈیننس کے تحت پر اسکیوٹ (Prose cute) نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ راگھولو ، رام کشٹیا اور کمریا نے دو بارہ درخواستیں اپنے حقوق سے دست بردار ہونے کے لئے پیش کی ہیں - بقیہ تین کیسس کی تحصیل میں ابھی تحقیقات ہو رہی ہے - اس لئے ان ٹیننٹس کو قبضہ نہیں دلایا گیا -

شری جی - ہنمنت راؤ - کیا یہ صحیح ہے کہ تحصیلدار صاحب نے جو حکم پہلے دیا تھا اسکو محبوب ریڈی نے نہیں مانا ؟

شری بی - رام کشن راؤ - اسکی تفصیلات میرے پاس نہیں ہیں -

شری ایم - بچیا (سرپور) - درخواستیں پیش ہوکر کتنا عرصہ ہوا ؟

شری بی - رام کشن راؤ - میرے پاس تاریخوں کا داخلہ نہیں ہے

شری جی - ہنمت راؤ - کیا آپکو اسکا علم ہے کہ محبوب ریڈی نے زبردستی سرینڈر (Surrender) کروایا ؟

شری بی رام کشن راؤ - مجھے کیا معلوم ؟ اسکی تحقیقات تو تحت میں ہو رہی ہے -

شری جی - ہنمنت راؤ - آرڈیننس کے بعد کتنے ٹیننٹس کو قبضہ واپس دلایا گیا ؟

مسٹر اسپیکر - دست بردار ہونے کے بعد کہئے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - سوال یہ کیا گیا ہے کہ آرڈیننس کے نافذ ہونے کے بعد کتنے ٹیننٹس کو قبضہ واپس دلایا گیا ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - آرڈیننس کی روسے جو لوگ اپنے حقوق سے دست بردار ہوئے عدالت میں کارروائی کے بعد انکو قبضہ واپس دینے کا سوال نہیں ہے -

شری کے راجندرا ریڈی (رامنا پیٹھ) - کیا آپکو معلوم ہے کہ دست برداریوں میں پولیس کا ہاتھ ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - مجھے کیا معلوم کہ پولیس کا ہاتھ ہے - ممکن ہے کہ آنریبل ممبر کا بھی ہاتھ ہو -

شری ایم - بچیا - کیا اوس وقت تک مقدمات چلتے رہینگے جب تک کہ تمام لوگ اپنے حقوق سرینڈر (Surrender) نہ کر دیں -

شری بی - رام کشن راؤ - یہ سوال پیدا نہیں ہوتا -

Poramboke Land

*89 (137-A) *Shri G. Sreeramulu*: Will the hon. Chief Minister be pleased to state:

(a) Whether any poramboke land extending to about 40 acres was granted to a Congress Worker by name S. Shankarayya during the Chief Minister's tour of Mahadevpur in December, 1951?

(b) If so, the place where the land is situated?

شری بی - رام کشن راؤ - اس سوال کے دو اجزاء ہیں - پہلے جزو کا جواب یہ ہے
کہ کوئی پرمبوک زمین ایس - شنکریا کانگریس کے ورکر کو عطا نہیں کی گئی - جزو بی کا
جواب یہ ہے کہ یہ سوال پیدا نہیں ہوتا -

Regional Languages

*90 (145) *Shri Gopal Rao Ekbote*: Will the hon. Chief Minister be pleased to state:

(a) Is there any arrangement to teach Regional Languages in the Evening College?

(b) If so, what are the languages taught at present?

شری بی - رام کشن راؤ - اس سوال کا جواب اثبات میں ہے - حیدرآباد کے ایوننگ
کالج (Evening College) میں تلگو ، مرہٹی اور کنڑی میں تعلیم دیجاتی ہے -
ایوننگ کالج سکندرآباد میں تلگو میں تعلیم کا انتظام ہے -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - اس غرض کے لئے مستقل پروفیسرس کی جائیدادیں
قائم کی گئی ہیں یا ٹمپرری بیسس (Temporary Basis) پر کام لیا جاتا ہے؟

شری بی - رام کشن راؤ - مستقل پروفیسرس سے کام لیا جاتا ہے اور اونہیں اس
سلسلہ میں کچھ الونس وغیرہ دیا جاتا ہے -

Shri L. K. Shroff (Raichur): Is the teaching done only in Intermediate classes or also in the B.A. and other classes?

شری بی - رام کشن راؤ - مجھے اس کا علم نہیں ہے شائد بی - اے میں بھی ہوگا -

شری جی - سری راملو - کیا اضلاع میں بھی ایوننگ کالجس کھولے جائینگے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - ایسا کوئی پرپوزل اس وقت نہیں ہے -

شریمتی سنگم لکشمی بائی ۔کیا ام۔ اہل ایز ۔ بھی ایوننگ کالج میں شریک ہوسکتے ہیں ؟

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ ہاں ۔۔ ہاں ۔ ضرور ہوسکتے ہیں ۔

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Anti-Eviction Ordinance

*91 (185) *Shri K. Venkat Rama Rao* (Chinna-Kondur): Will the hon. Chief Minister be pleased to state:

(*a*) The number of cases instituted under the Anti-Eviction Ordinance in Nalgonda district?

(*b*) The number of cases disposed of and the number of cases pending at present?

Shri B. Ramakrishna Rao: (*a*) 151 applications have been filed by tenants under the Hyderabad Ordinance No. 1 of 1952, up to 31st December, 1952, in Nalgonda district.

(*b*) 151 cases have been disposed of and 42 cases are pending at present.

Famine in Nalgonda District

*92 (186) *Shri K. Venkat Rama Rao*: Will the hon. Chief Minister be pleased to state:

(*a*) Whether Government are aware of the famine conditions prevailing in Nalgonda district entailing migration of people in Miryalguda, Huzurnagar and Suryapet taluqas to the adjoining States?

(*b*) Whether it is a fact that the wells, tanks and kuntas have dried up since a long time?

(*c*) What relief measures do the Government intend taking in this regard?

Shri B. Ramakrishna Rao: (*a*) Due to insufficient rainfall, the Kharif and Abi crops were not satisfactory in Nalgonda district. It is not, however, correct to say that famine conditions prevail there. No migration from Miryalguda, Huzurnagar and Suryapet taluqas to places outside the State has taken place.

(*b*) Due to insufficient rainfall, there is not enough water in the wells, tanks and kuntas.

(*c*) Government has already taken action in this regard and has sanctioned opening of road works in the affected areas and repair works of 45 tanks in various parts of the district are in progress, affording sufficient employment to those who are in need of it.

Land Revenue Rates

*93 (187) *Shri K. Venkat Rama Rao*: Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(*a*) What are the maximum and minimum rates of land revenue for Wet and Dry lands prevailing in the State ?

(*b*) Is it a fact that the land revenue rates are very high as compared to the adjoining States ?

(*c*) If so, for what reasons ?

Shri B. Ramakrishna Rao: (*a*) The maximum and minimum rates of dry lands in the State are Rs. 4-2-0 and 0-12-0, respectively and for wet lands the maximum and minimum rates are Rs. 22 and Rs. 4-8-0 respectively.

(*b*) No.

(*c*) Does not arise.

Tungabadhra Channels

*94 (208) *Shri L. K. Shroff*: Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(*a*) Whether it is a fact that the existing channels of Koregal, Hulgi and Sivapur of the Tungabhadra river have not been maintained by the Government thus resulting in rendering fallow about 2000 acres of the 3600 acres under irrigation by the Channel water and consequent loss in revenue and food production.

(*b*) Is it fact that upon representation from the ryots of these lands, the Government agreed to supply water from the reservoir, but sufficient supply is not being given even now ?

(*c*) Why the Engineering Department is not making proper arrangements to keep up the water supply as on the Madras side of the Tungabhadra Dam ?

(d) What steps do the Government propose to take to check this indifference in officialdom to public gain ?

Shri B. Ramakrishna Rao : (a) Out of a settled ayacut of 3,219 acres 33 guntas under the existing channels of Koregal, Hulgi and Sivapur of the Tungabhadra river 1,299 acres were lying fallow, and to the extent of this area there has been loss in the revenue and food production. The reasons are that the supply to Koregal was a little late due to which the ryots without waiting for the supply of water did dry cultivation. The tail-end of the ayacut under this channel did not receive adequate water due to unregulated flow and the P.W.D. reports that the water in the upper portions was wasted by the cultivators. As regards Hulgi and Sivapur channels, they require silt clearing and repairs and the P.W.D. was asked to attend to them. Besides, the reasons given for the large acreage shown as fallow, another reason is that the ayacut lies in the depopulated villages.

(b) Yes, it is a fact.

(c) The P.W.D. was moved for necessary action and arrangements for water supply were made in the Abi season. Similar arrangements for the Tabi cultivation have also been made and water was let out on full supply on 30-6-1952, by boring in a hole in the cofferred dam.

(d) The P.W.D. have carried out special repairs at a cost of Rs. 4,330-14-0, 8,765, 22,000 and 16,497 respectively under the cannals.

Cinema Houses

*95 (144) *Shri Gopal Rao Ekbote* : Will the hon. Minister for Local Self Government be pleased to state :

(a) What is the total number of Cinema Houses in Hyderabad City. How many theatres got permission in 1951-52 ?

(b) Has the Government any proposal to restrict the number of theatres ?

The Minister for Local Government and Labour Housing (Shri Anna Rao Ganamukhi) : There are 27 cinema houses in Hyderabad City. Three new licences for construction of cinema houses were issued in 1951-52. There is no proposal before the Government to restrict the number of theatres.

MARWADI DHARMASALA

*96 (162) *Shri Shrihari* (Kinwat): Will the hon. Minister for Local Government be pleased to state:

Whether it is a fact that the Municipality is preventing from constructing the Marwadi Dharmsala at Adilabad in spite of Government's sanction?

Shri Anna Rao Ganamukhi: It is not a fact that the Adilabad Municipality is preventing the construction of the Marwadi Dharamsala. The matter is being considered by the Municipal Committee which has certain alternative proposals in the matter.

WATER SUPPLY SCHEME

*97 (227) *Shri R. P. Deshmukh* (Gangakhed): Will the hon. Minister for Local Government be pleased to state:

(*a*) The amount spent on water supply scheme for Dharmangaon Parbhani district?

(*b*) Why there is still scarcity of water?

(*c*) Whether the scheme proved a failure?

(*d*) If so, for what reasons?

Shri Anna Rao Ganamukhi: (*a*) The expenditure on the scheme up to the end of February, 1953, is Rs. 14,25,485.

(*b*) The work is not yet completed. The permanent pumping plant has not yet been installed. At present water is being supplied by a temporary pumping set.

(*c*) No.

(*d*) Does not arise.

ROADS IN PARBHANI DISTRICT

*98 (230) *Shri Bhagwan Rao Boralker* (Basmath-General): Will the hon. Minister for Local Governmnet be pleased to state:

(*a*) Whether it is a fact that the roads in Parbhani, Purna and Basmat towns are in a very bad condition?

(*b*) When they were repaired last?

(*c*) What steps do the Government intend to take in the matter ?

Shri Anna Rao Ganamukhi : (*a*) Some roads in Parbhani, Purna and Basmath towns are bad.

(*b*) One or two Roads in Parbhani Town were repaired last year.

(*c*) This is purely a municipal matter but the presidents of the Municipalities concerned have been advised to take necessary action for the improvement of roads.

Municipal Workers' Unions

*99 (256) *Shri Vishwas Rao Patil* (Parenda) : Will the hon. Minister for Local Government be pleased to state :

(*a*) Whether any application has been received from Osmanabad Municipal Workers' Union for registration ?

(*b*) If so, what steps have been taken by the Government thereon ?

Shri Anna Rao Ganamukhi: (*a*) No application from the Osmanabad Municipal Workers' Union has so far been received for registration.

(*b*) Does not arise.

*100 (257) *Shri Vishwas Rao Patil* : Will the hon. Minister for Local Self Government be pleased to state :

How many Municipal Workers' Unions are registered in Hyderabad State ?

The Minister for Commerce, Industries and Labour (Shri Vinayak Rao Vidyalankar) : The Number of Municipal Workers' Unions so far registered is 15.

Osmanabad Chaprasis' Union

*101 (255) *Shri Vishwas Rao Patil* : Will the hon. Minister for Labour be pleased to state :

(*a*) Whether any application has been received from Osmanabad Chaprasis Union for registration ?

(*b*) If so, what steps have been taken by the Government ?

Shri Vinayak Rao Vidyalankar: (*a*) No such application was received for registration.

(*b*) Does not arise.

BANJARAS

*102 (150) *Shri Shrihari*: Will the hon. Minister for Social Service be pleased to state:

(*a*) What is the number of Banjaras (Lambada) in Kinwat Constituency?

(*b*) What steps are being taken for their amelioration?

The Minister for Social Service (Shri Shanker Deo): (*a*) In no previous census were caste figures tabulated by Tahsils. Even if available they will not be according to present constituents of the Tahsils as changes have been made in Tahsil jurisdiction. During the present Census of 1951, figures reg. individuals castes were not sorted or tabulated at all.

(*b*) No steps have been taken for conducting special ameliorative measures for Banjaras (Lambadas) in Kinwat constituency so far.

ALLOTMENT OF TANK BEDS

35 (30) *Shri Ch. Venkat Rama Rao*: Will the hon. Chief Minister be pleased to state:

(*a*) The District-wise acreage of tank beds allotted to Harijans and Backward Classes during the year 1952-53?

(*b*) The names of persons and their villages to whom the aforesaid lands have been allotted in Karimnagar district in 1952-53?

(*c*) The total acreage of lands auctioned in 1952-53, in Karimnagar district?

Shri B. Ramakrishna Rao: (*a*) The concession granted to Harijans and Backward Classes has been confined to Karimnagar district only. The acreage of tank beds allotted under this concession in Karimnagar district is 1432 acres, 20 guntas.

(*b*) Statement appended.

(*c*) The total acreage of land auctioned in 1952-53, in Karimnagar district is 4115 acres 19 guntas.

Statement showing Tank bed lands—Karimnagar District

Srl. No.	Name of Taluq	The acreage of tank bed lands allotted to Harijans & Backward Classes during the year 1952-53		The name of the villages where lands have been given	The total acreage auctioned	
1	2	3		4	5	
		Acres	Guntas		Acres	Guntas
1	Sirsilla ..	25	9	1. Boinpally	118	12
				2. Gaisingaram		
2	Huzurabad ..	245	9	1. Rangapur, hamlet of Huzurabad.	79	..
				2. Kangarthy		
				3. Raikal		
				4. Jupak		
				5. Singapur		
				6. Sirsepally		
				7. Bornepally		
				8. Kandgul		
				9. Uppall		
				10. Dharmajpalli		
				11. Gopalpur		
				12. Dandepally		
				13. Mallapalli		
				14. Mallaram		
				15. Ummapur		
				16. Mirzapur		
				17. Manikpur		
				18. Ambal		
				19. Kamlapur		
				20. Madannapeta		
				21. Vangapally		
				22. Marepallygudem		
				23. Vallabhpur Pargana Bijgir Shariff.		
				24. Illantakunta		
				25. Jamikunta		
				26. Kanaparty		
				27. Bujnur		
				28. Korkal		
				29. Chellur		
				30. Sirsed		
				31. Madpally		
				31. Vilasagar		
3	Manthani ..	46	..	1. Mahadevpur	477	..
				2. Chitakani		
				3. Bommapur		
				4. Annaram		
				5. Mulgupallu		
				6. Betpally		
				7. Tadcherla		
4	Karimnagar ..	299	15	1. Bannaram	14	..
				2. Nagnur		
				3. Cherlapuram		
				4. Panthulkondapur		

Statement showing Tank bed lands—Karimnagar District—(Contd.)

Srl. No.	Name of Taluq	The acreage of tank bed lands allotted to Harijans & Backward Classes during the year 1952-53		The name of the villages where lands have been given	The total acreage auctioned	
1	2	3		4	5	
		Acres	Guntas		Acres	Guntas
				5. Areapally 6. Bommakal 7. Karimnagar 8. Narsimhapur 9. Arnakonda 10. Cherlabuthkur 11. Deshrajpalli 12. Choppadandi 13. Laxmipuram 14. Ithapally 15. Shanigaram 16. Gopalraopeta 17. Kurkial 18. Gangadhari 19. Rainikunta 20. Nusthulapur 21. Thimmapuram 22. Manakondur 23. Annaram 24. Idulagattapally 25. Prampally 26. Paralepally 27. Porandala 28. Naidnur 29. Malkapuram 30. Kamanpuram 31. Yelgundla 32. Sangam 33. Gunkolkondapur 34. Madapuram		
5	Parkal ..	132	22	1. Peddakodepaka 2. Malakpeta 3. Metpally 4. Madhapally 5. Issipet 6. Repak 7. Vempalpally 8. Kallikot etc.	2500	..
6	Metpally ..	227	10	1. Metpally 2. Venkatraopet 3. Muthyapet 4. Ammakkapet 5. Dubba 6. Maidpally 7. Lingpur 8. Rajeshwaraopet 9. Kishtampet 10. Ramchandrampet 11. Masaipet 12. Thimmapur 13. Yammapur	178	29

Statement showing Tank bed lands—Karimnagar district—(Contd).

Srl. No.	Name of Taluq	The acreage of tank bed lands allotted to Harijans & Backward Classes during the year 1952-53		The name of the villages where lands have been given	The total acreage auctioned	
1	2	3		4	5	
		Acres	Guntas		Acres	Guntas
				14. Renguta		
				15. Vyampet		
				16. Choulamaddi		
				17. Chitapur		
				18. Moolarampur		
				19. Yeradandi		
				20. Godur		
				21. Komtikondapur		
				22. Mouglpet		
				23. Oblapur		
				24. Faqirkondapur		
				25. Kondrikala		
				26. Varasakonda		
				27. Ibrahimpatam		
				28. Thamberraopet		
				29. Katalkuta		
				30. Mallapur		
				31. Yusugnagar		
				32. Peddpur		
				33. Gundanapally		
				34. Dhrmaram		
				35. Valgonda		
				36. Chiltakunta		
				37. Bushanraopet		
				38. Bhimaram		
				39. Kacharam		
				40. Venkatraopet		
				41. Kalvakota		
				42. Peggerla		
				43. Ootapally		
				44. Raghojipet		
				45. Thurthi		
				46. Amrbipet		
				47. Athmakur		
				48. Posanipet		
				49. Thumpet		
				50. Thloor		
				51. Nagmalappakunta		
				51. Potharam		
				53. Kothulapur		
				54. Ghanbirpur		
				55. Lingampet		
				56. Mannigudam		
				57. Bommena		
				58. Klekot		
				59. Ippapally		
				60. Sirkonda		
				61. Thadril		
				62. Thammanapet		
				63. Thakellapally		
7	Jagtial	407	35		8	

Statement showing Tank bed lands—Karimnagar district—(Contd.)

1	2	3		4	5	
		Acres	Guntas		Acres	Guntas
8	Sultanabad ..	49	..	1. Somannaplly 2. Goilwada 3. Poratpally 4. Murmur 5. Mustial 6. Maredgonda 7. Paltham 8. Bandampally 9. Mulasal 10. Mutharam 11. Moslal 12. Apannapet 13. Brahmannapally 14. Appannapet 15. Kottapalli 16. Ramaplli 17. Raghvapur 18. Ramapalli 19. Nittur 20. P. Kalwala 21. P. Bonkur 22. Molasal 23. Turkalammadikunta 24. Pedapalli 25. Sultanabad 26. Kadambapur 27. Suddal 28. Raikaldevipalli 29. Pusal 30. Vasapur 31. Raikaldevpally 32. Pusal 33. Ch. Bonkur 34. Joggarai 35. Narsapur 36. Mummrithota 37. Yelged 38. Katanpally 39. Bhoopatipur 40. Sultanpur 41. Katanpally 42. Pegadapally 43. Konnaram 44. Gangaram 45. Mizapmet 46. Mangapet 47. Pothakapally 48. Gumpal 49. Kolanur 50. Pathepally 51. Kamanpur 52. Isalathakekkapally 53. Vemnur 54. Kishenraopet 55. Yendapally 56. Mallapur 57. Kothur 58. Jalkunta 59. Vandeda	786	18

Statement showing Tank bed lands— Karimnagar district—(Contd.)

1	2	3		4	5	
		Acres	Guntas		Acres	Guntas
				60. Pothial 61. Ramgundam 62. Thurakalmmaddikunta 63. Sultanabad 64. Katnapally 65. Narsapur 66. Gangam 67. Sirpur		
	Grand Total	1432	20		4151	19

Eviction of Protected Tenants

36 (31). *Shri Ch. Venkat Ram Rao*: Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(*a*) Whether it is a fact that Kishan Babu of Modthad in Nizamabad district evicted many of his protected tenants ?

(*b*) whether representations were made and memorandums submitted to the Deputy Collector in the matter ?

(*c*) Whether any memorandum was submitted to the Collector in this matter by the peasants or Alur on 12-12-1952 ?

(*d*) If so, what action has been taken thereon ?

Shri B. Ramakrishna Rao: (*a*) No protected tenant in Alur village was evicted by Kishan Babu of Modthad village, Armur taluk.

(*b*) Some of the cultivators of Alur village had submitted a petition to the Deputy Collector, on 18-11-1952, complaining that they have been evicted by Mallareddi, father of Kishan Babu from the lands they were in possession of and requesting for the restoration of their possession and also for the issue of Tenancy Certificates. This petition was forwarded to the concerned Tahsildar for its disposal by the Taluk Commission as the powers to amend the tenancy records vest with the Taluk Commission.

(*c*) Yes, the ryots of Alur village submitted a petition to the Collector, Nizamabad, on 12-12-1952.

(*d*) The petition was forwarded by the Collector to the Deputy Collector concerned who in reply stated that the case is pending disposal before the Taluk Commission.

Collection of Land Revenue

37 (32) *Shri Ch. Venkat Ram Rao*: Will the hon. Chief Minister be pleased to state:

(*a*) Whether it is a fact that the Patwaries of Arnakonda and Ragampet villages in Karimnagar taluq collected land revenue for 1951-52, inspite of the talafmal granted by the Government.

(*b*) Whether it is also a fact that the Tahsildar of Karimnagar after enquiry, ordered the Patwaries to refund the amount collected to the peasants and the same has not yet been done ?

(c) Whether any representation was made in this matter ?

(d) If so, what action has been taken ?

Shri B. Ramakrishna Rao : (a) It is a fact that representations has been made to Dy. Collector, Karimnagar while he was camping at Ragampet villlage, on 21-3-1952, regarding the excess collections of Land Revenue made by Anna Rao Gumashta Patwary and Gopal Reddi Asaldar Mali Patel of Arnakonda and a ryot Narayan Reddi who assisted them in the collections. These representations relate to Arnakonda village and no representation of the excess collections etc., was made against the village officers of Ragampet villages. Preliminary enquiries were made and the Patwari and the Mali Petal of Arnakonda village were placed under suspension pending detailed enquiries.

(b) The then Tahsildar, Karimnagar, made enquiries into these allegations on the spot. During his enquiry it was promised that they (village officers) would pay back the excess amount collected and that they would compound the offence in a week. This time was given to enable the ryots to get back their money. A compromise petition was filed. It was enquired into and found that some of the ryots have not really paid the amount. As the Tahsildar could not arrange for the repayment of all the excess collections in the first instance, he has kept the case pending to use his good offices in getting the entire amount repaid to those ryots who have to get back the amount. The Tahsildar had not ordered the refund of the amount, to the peasants as has been stated in the question.

(c) It is only on the representations made to the Dy. Collector, Karimnagar and the then Tahsidar, Karimnagar, the enquiry was conducted and the village officers were placed under suspension. They are still out of office. It is not known whether any representation was made to the then Tahsildar in this regard.

(d) The result of the representation after enquiry is apparent. The village officers were suspended and some of the ryots have received back the amount. Some more ryots have not yet received their amount. It is reported by the Tahsildar that if the attempt to get the entire amount refunded by advice fails, the matter will be referred to the Police for charging them in the competent Court of Law under Sec. 409 Indian Penal Code or may be added that refunding of the entire amount by village officers will not get them reinstatement automatically.

PANCHAYATS

38 (63) *Shri Baswan Gowda* (Lingsugur) Will the hon. Minister for Local Self Government be pleased to state :

The number of Panchayats in Raichur district with special reference to Lingasugur taluq during 1952 ?

Shri Anna Rao Ganamukhi (Minister, Local Self Government). The total number of Panchayats in Raichur district in the year 1952 was 61. There were 5 panchayats in Lingsugur taluq.

CONDITION OF ROADS IN LINGSUGUR

39 (64) *Shri Baswan Gowda* : Will the hon. Minister for Local Self Government be pleased to state :

(*a*) Whether the Government are aware of the fact that the Roads in Lingasugur town are in a bad condition since a long time ?

(*b*) If so, what steps do the Government intend taking in this regard ?

Shri Anna Rao Ganamukhi : (*a*) Government are aware that the roads in Lingsugur town are not in a good condition.

(*b*) This is purely a municipal matter but the Committee have been advised to examine the question and take up repairs if their finances permit.

REPAIRS TO WELLS IN LINGSUGUR

40 (66) *Shri Baswan Gowda* : Will the hon. Minister for Local Self Government be pleased to state :

(*a*) Whether it is a fact that many wells in the village of Lingsugur taluqa are in a bad condition ?

(*a*) Whether it is a fact that complaints were lodged with the high officials for repairs but the District Board did not take any step in the matter so far ?

Shri Annarao Ganamukhi : (*a*) Some wells in village of Lingsugur taluq are not in a good state of repair,

(b) This is not correct. A proposal was received from the District Board for the sanction of Rs. 70,000 from their balances for repairs to wells in the District, which includes Rs. 7,543 for repairs to the wells in Lingasugur taluq, the proposal has been sanctioned.

Shri V. B. Raju (Secunderabad—General): I had given notice of a short-notice question. May I know when the Minister concerned is going to answer?

Mr. Speaker: He will reply on the 14th. Now hon. the Finance Minister will introduce a bill.

Legislative Business

Dr. G. S. Melkote: Mr. Speaker, Sir, I beg to introduce "L.A. Bill No. VI of 1953, a bill to make certain provisions in consequence of demonetization of the Hyderabad O.S. Currency, with effect from 1st April 1953. The Bill has the recommendations of the Rajpramukh".

Mr. Speaker: The Bill is introduced.

Hon. the Home Minister will move a Resolution.

Shri D. G. Bindu: I beg to move:

"That this House ratifies the amendment to Article 81 of the Constitution proposed to be made by the Constitution (Second Amendment) Bill, 1952, as passed by the two Houses of the Parliament."

Mr. Speaker: Motion moved.

شری ادھو راؤ پٹیل (عثمان آباد - عام) جاگیر داروں اور صرفخاص کے معاوضہ کے بارے میں میں نے ایک سوال کیا تھا ، اس کا جواب ابتک نہیں دیا گیا ہے ۔

Mr. Speaker: It takes time. The concerned Minister has to consult legal opinion. If it is necessary he will have to get the demands sanctioned by the House. We shall now proceed with the last item in our order of business—Demands for Grants.

General Budget—Demands for Grants

Shri D.G. Bindu: I beg to move:

"That a sum not exceeding Rs. 15,42,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come

in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1954, in respect of Demand No. 7. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 15,42,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1954, in respect of Demand No. 7. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri D. G. Bindu : I beg to move :

" That a sum not exceeding Rs. 26,26,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1954, in respect of Demand No. 17. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

" That a sum not exceeding Rs. 26,26,000 be granted to the Rajpramukh to deray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1954, in respect of demand No. 17. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri D. G. Bindu : I beg to move :

" That a sum not exceeding Rs. 3,38,57,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1954 in respect of Demand No. 18. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

" That a sum not exceeding Rs. 3,38,57,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1954 in respect of Demand No. 18. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri D. G. Bindu : I beg to move :

" That a sum not exceeding Rs. 1,71,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1954, in respect of Demand No. 62. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 1,71,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1954, in respect of Demand No. 62. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri D. G. Bindu : I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 42,41,800 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1954, in respect of Demand No. 16. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 42,41,800 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1954, in respect of Demand No. 16. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Now we shall take up motions for reduction of grants.

DEMAND NO. 7—RS. 15,42,000—MOTOR VEHICLES ACT

FUNCTIONING OF STATE TRANSPORT AUTHORITY

Shri V. D. Deshpande : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 7 be reduced by Rs. 100."

Shri V. B. Raju : The implementation of the Motor Vehicles Act has nothing to do with the Road Transport Department, Sir.

Shri V. D. Deshpande : I want to discuss the functioning of the Department concerned under the Motor Vehicles Act. I do not know the exact name of the Dept.

Mr. Speaker : Demand No. 7 relates to charges on account of Motor Vehicles. This means that the Road Transport pertains to that Demand.

Shri V. B. Raju : The Member wants to discuss the functioning of the Road Transport Dept., which does not come under to Motor Vehicles Act.

Shri V. D. Deshpande : I will put it as 'functioning of the State Transport Authority' or whatever the name of that Dept., is.

Shri V. B. Raju : I withdraw my point of order, Sir.

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 7 be reduced by Rs. 100."

POLICY IN RESPECT OF ROAD PERMITS

Shri Shamrao Naik (Hingoli-General) *:* I beg to move :

"That the grant under Demand No. 7 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 7 be reduced by Rs. 100."

WORKING OF STATE TRANSPORT AUTHORITY

Shri Ankush Rao Ghare (Purtur) : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 7 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 7 be reduced by Rs. 100."

DEMAND No. 16—Rs. 42,41,800—ADMINISTRATION OF JUSTICE

ADMINISTRATION OF JUSTICE

Shri G. Sreeramulu : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 16 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 16 be reduced by Rs. 100."

FEASIBILITY OF INTRODUCING REGIONAL LANGUAGES IN COURTS

Shri K. Ananth Ram Rao : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 16 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 16 be reduced by Rs. 100."

WORKING OF DISTRICT COURTS

Shri Katta Ram Reddy : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 16 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 16 be reduced by Rs. 100."

DEAMD No. 17—Rs. 26,26,000—JAILS & CONVICT SETTLEMENTS

CONDITIONS OF PRISONERS

Shri Makhdoom Mohiuddin (Huzurnagar) : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 17 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 17 be reduced by Rs. 100."

VICTIMISATION OF PRISONERS

Shri Arutla Laxmi Narsimha Reddy (Vardhanapet) : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 17 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 17 be reduced by Rs. 100."

POLICY OF REMISSION OF THE PERIOD OF CONVICTION TO PRISONERS

Shri K. Venkat Rama Rao : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 17 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 17 be reduced by Rs. 100."

FUNCTIONING OF JAIL ADMINISTRATION

Shri V. D. Deshpande : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 17 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 17 be reduced by Rs. 100."

DEMAND NO. 18—POLICE—Rs. 3,38,57,000

ECONOMY IN POLICE EXPENDITURE

Shri V. D. Deshpande : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 75,00,000."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 75,00,000."

POLICY OF RECRUITMENT AND TRAINING IN THE POLICE DEPARTMENT

Shri K. Papa Reddy (Ibrahimpatam-General) : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 38,57,000."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 38,57,000."

POLICE EXCESSES IN THE CITY OF HYDERABAD

Shri Abdul Rahman (Malakpet): I beg to move:

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

POLICE EXCESSES AND REPRESSION IN BHIR DISTRICT

Shri Ram Rao Aurgaonkar (Georai): I beg to move:

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

POLICE EXCESSES IN HUZURNAGAR TALUK, NALGONDA DISTRICT.

Shri Makhdoom Mohiuddin: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

POLICE EXCESSES AND REPRESSION IN WARANGL DISTRICT

Shri K. L. Narasimha Rao: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

Large Scale Corruption in District Police Administration

شری گو پی ڈی گنگا ریڈی (نرمل - عام) - اسپیکر سر - میں ڈیمانڈ نمبر (۱۸) میں حسب ذیل کٹ موشن پیش کرتا ھوں - اس میں (۳,۳۸,۰۷,۰۰۰) روپیه کی جو رقم رکھی گئی ھے اس میں سے (۱۰۰) روپئے کی کمی کی جائے تا که اضلاع کی پولیس میں وسیع پیمانے پر جو رشوت خواری ھے اس پر بحث کروں -

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

Police Subordinate Officers

Shri Bhagwanrao Boralkèr : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

Economy in Special Police

Shri K. Venkatram Rao :I beg to move :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

Working of Criminal Investigation Department with particular reference to districts

Shri Uddhava Rao Patil (Osmanabad-General) : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

WORKING OF CRIMINAL INVESTIGATION DEPARTMENT

Shri Ankush Rao Venkatrao Ghare : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

WORKING OF VILLAGE POLICE ADMINISTRATION

Shri Uppala Malchur (Suryapet-Reserved): I beg to move:

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

Shri V. B. Raju: Mr. Speaker, Sir, on a point of order, I wish to know whether the salaries of the village police officials are included in the Police Budget or in the Revenue Budget.

Shri V.D. Deshpande : Mr. Speaker, Sir, The salaries of village police officials is included in the Police Budget, *vide* page 114 of the Budget Estimates. They come under the Police Budget.

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

REPATRIATION OF OUTSIDE POLICE PERSONNEL

Shri A. Raja Reddy (Sultanabad) : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

POLICE EXCESSES AND REPRESSION IN GENERAL

Shri V. D. Deshpande : I beg to move:

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: There are cut motions already to discuss the Police Excesses.

Shri V.D. Deshpande: The police excesses sought to be discussed pertain only to certain districts. The other district are not covered in that. This is in general and I want to discuss the excesses in general.

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

POLICE EXCESSES IN NALGONDA DISTRICT

Shri K. Ramachandra Reddy: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Re. 1."

Mr. Speaker: There is already a motion on the same lines for discussing police excesses in Nalgonda district.

Shri V.D. Deshpande: The other motion is only discuss police excesses in Huzurnagar taluq. This motion seeks to discuss police excesses in the whole of Nalgonda district.

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

MALPRACTICES AND CORRUPTION PREVAILING IN THE DEPARTMENT

Shri Vishwasrao Patil: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Re. 1."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Re. 1."

Mr. Speaker: Before we proceed further let us decide about the time. As I said yesterday, 10 minutes will be the time-limit for every Member and we will close general discussion by 12 noon, after which the Home Minister will reply to the

debate. I do not think he would need moore than 1½ hours. We can sit till 1.30 p.m.

Shri V. D. Deshpande: Mr. Speaker, Sir, I suggest that general discussion should go up to 12-30 p.m. and the Home Minister may reply after that.

Mr. Speaker : We shall try to close the general discussion by 12 noon.

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ ۔ مسٹر اسپکر سر ۔ پولیس ڈپارٹمنٹ کے بارے میں میں نے جو کٹ موشن (Cut-motion) پیش کیا ہے اس سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کروں گا ۔ اس سے پہلے پولیس ڈپارٹمنٹ کے بارے میں تقریر کرتے ہوئے میں نے جو پرپوزل (Proposal) ہاؤس کے سامنے رکھا تھا اس وقت بھی یہ بتانے کی کوشش کی تھی کہ (۲۵۲۸۱۰۰) روپیہ کی کمی بجٹ میں کی جاسکتی ہے ۔ ہمارے سامنے جو بجٹ آیا ہے وہ کلدار سکہ میں پیش کیا گیا ہے ۔ اس میں ایچ ایس ۔ آر ۔ پی ۔ آرمڈ فورسس ۔ موٹر ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ وغیرہ وغیرہ کے لئے الگ الگ مدات بتائے گئے ہیں ۔ میں ان کا ذکر کروں گا ۔ میں نے جو سجیشن (Suggestion) دیا تھا اگر اس پر پوری طرح عمل کیا جاتا تو توقع تھی کہ کچھ بچت ہوسکتی اور پولیس کا بجٹ تین کروڑ (۳۲) لاکھ جو اس وقت رکھا گیا ہے اس میں مزید کمی ہوسکتی ۔ چار ہزار آرمڈ فورسس (Armed Forces) ہیں ۔ اس کے علاوہ ایچ ۔ ایس آر ۔ پی ۔ بھی ہے اور یو نین پولیس بھی ہے ۔ اگر اس کو ڈسبانڈ (Disband) کیا جاتا تو بچت ہوسکتی تھی ۔ میں نے ان خیالات کا اظہار کیا تھا ۔ پولیس اسٹیشنس (Police Stations) کے بارے میں بھی میں نے کہا تھا کہ جو (۵۱) پولیس اسٹیشن بڑھائے گئے ہیں ان کی ضرورت نہیں ہے ۔ اگر ان کو برخاست کردیا جائے تو (۱۵) لاکھ (٦) ہزار روپیہ کی بچت ہوسکتی ہے ۔ ریلوے پولیس کے بارے میں بھی یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ جب ریلوے کا تعلق سنٹر سے ہوچکا ہے تو اس خرچ کو ہمیں برداشت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے ۔ اس طرح چار لاکھ (۵۰) ہزار کا جو خرچ ہورہا ہے اس کو مسدود کرنا چاہیئے ۔ موٹر ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ کے بارے میں بھی میں نے کہا تھا کہ اس کو برخاست کرنا چاہیئے ۔ لیکن حال میں جو اسٹیمیٹ کمیٹی (Estimates Committee) بیٹھی ہوئی تھی اسمیں اسکے آمد و خرچ کی تفصیلات معلوم ہویں اسکے بعد میری رائے میں اب یہ ہے کہ اس ڈپارٹمنٹ کو چلایا جانا چاہیئے ۔ البتہ اس کے اخراجات میں کمی ہوسکتی ہے ۔ ڈپارٹمنٹ کی طرف سے جو پٹرول گاڑیوں کو دیا جاتا ہے اس میں کمی کی جاسکتی ہے ۔ اس ڈپارٹمنٹ پر بارہ لاکھ کی بجائے چھ لاکھ خرچ کئے جاسکتے ہیں ۔ ڈسٹرکٹ پولیس میں بھی ڈھائی ہزار کی کمی کی جاسکتی ہے ۔ اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ تقریباً ۱۲ لاکھ کی بچت ہوسکتی ہے ۔ سی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ میں

بھی کمی کی جاسکتی ہے اور اس سے ۲ لاکھ کی بچت ہوسکتی ہے ۔ اس طرح میرے پورے سجیشنس (Suggestions) پر عمل کیاجائے تو (۹۹) لاکھ (۴۰) ہزار روپیہ کی بچت ہوسکتی ہے ۔ پولیس ڈپارٹمنٹ نے اپنے خرچ میں سنہ ۹۴-۵۰ء سے ڈیڑھ کروڑ کی کمی کی ہے ۔ اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ مزید کمی کی گنجائش ہے اور اس کو ڈھائی کروڑ تک لے جاسکتے ہیں ۔ میں آنریبل ہوم منسٹر سے خواہش کرونگا کہ وہ اس میں کمی کر کے پولیس کے اخراجات ڈھائی کروڑ تک لے آئیں ۔ میری رائے میں اس سے زیادہ پولیس کا خرچہ نہیں ہوناچاہئیے ۔ سی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ کے بارے میں یہ عرض کرنا ہے کہ نئی اسکیم کے تحت دس لاکھ کا بجٹ رکھا گیا ہے

Anti-Espionage Scheme.

Anti-Gunrunner Scheme.

Anti-Corruption Scheme.

ان پر ایک لاکھ (۴۰) ہزار روپیہ خرچ کیا جارہا ہے انٹی کرپشن اسکیم ایک لاکھ کی ہے ۔ ہم ہرطرح اس کی تائید میں ہیں ۔ لیکن میں کہوں گا کہ یہ ڈپارٹمنٹ راست ہوم منسٹر کے تحت ہوناچاہیئے تاکہ اس کے ذریعہ سے وہ اس ڈپارٹمنٹ کی اندرونی خرابیوں کو دور کرسکیں اور جو کرپشن اس ڈپارٹمنٹ میں ہے اس کو خود یہ ڈپارٹمنٹ دور کرسکے اور ہوم منسٹر کو اس کا موقع ہوناچاہیئے کہ راست اپنے تحت کے لوگوں کی راست اپنے اختیارات کے تحت تنقیح و اصلاح کرسکیں ۔ اس مد کے تعلق سے میں متفق ہوں اور تائید کرتا ہوں ۔ بقیہ مدات جو بجٹ میں رکھے گئے ہیں میں ان کی ضرورت نہیں سمجھتا ۔ ان میں کمی کرنی چاہیئے ۔ پولیس ڈپارٹمنٹ پر اکانمی کے نقطہ نظر سے غور کرنا چاہیئے ۔ جو پرانا ڈھانچہ ہے اس کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے ۔ جیسا کہ سیول سروس میں تبدیلی کی ضرورت ہے اوسی طرح پولیس سروس میں بھی ڈھانچے کو بدلنے کی ضرورت ہے ۔ حیدرآباد اسٹیٹ میں کتنی پولیس ہے؟ ۔ ہرپانچسو آدمیوں کے لئے ایک پولیس ہے ہرشخص پر پولیس کا خرچہ دو روپیہ ہے ۔ حکومت ہند چار پانچ لاکھ روپیہ ہاؤس پر خرچ کرتی ہے ۔ پولیس اور ملٹری پر ساڑھے چھ یا سات کروڑ روپئے خرچ کئے جاتے ہیں ۔ پولیس پر تو ہمارے ہاں فی کس دو روپیہ خرچ کئے جاتے ہیں لیکن مڈلیسنس (Medicines) پر یہاں فی کس ایک روپیہ خرچ کیاجاتا ہے ۔ صحت کے لئے ایک روپیہ اور رکشنا یا بھکشنا پر (रक्षणा, भक्षणा) کے لئے پولیس پر جو خرچ کیا جارہا ہے اوس کا تناسب ٹھیک نہیں ہے ۔ اگر آپ پرانے ڈھانچے کو قائم رکھنے کے لئے اور لوٹ کھسوٹ کے نظام کو قائم رکھنے کے لئے اتنا زیادہ بوجھ ہمارے کندھوں پر ڈالنا چاہتے ہیں تو اور بات ہے ۔ عوام کی اہم ضرورتوں کے لئے آپ کے پاس پیسہ نہیں ہے ۔ میں کہوں گا کہ کسی صورت میں ٹارگٹ (Target) پانچ فی صد سے زیادہ نہ ہونا چاہیئے چیف منسٹر صاحب نے بھی کہا تھا کہ ہم کیا کریں ، عملی دشواریاں ہیں ۔ ہم سے وعدہ کیا گیا تھا کہ (۱۷۸۶) لوگوں کی کمی کی جائیگی مگر فائرنگ کو بہانا بنا کر

صرف (۴۸۰) لوگوں کو کم کیا گیا ہے ۔ ہماری یہ مانگ ہے کہ پولیس فورس میں (۱۷) ہزار کی کمی ہونی چاہیئے ۔گذشتہ سال (۴۱) ہزار تھے ۔ اب (۳۱) ہزار باقی ہیں ۔ میں کہوں گا کہ ایک ٹارگٹ مقرر ہونا چاہیئے جو (۵) فیصد سے زیادہ نہ ہونے بائے ۔ نظام کے زمانے میں اس کے خلاف ہم لڑتے رہے ہیں کہ ہمکو دبانے کے لئے فورس بڑھائی گئی ہے ۔ آج کی حکومت بھی اسی طرح سوچ رہی ہے ۔ آنریبل ہوم منسٹر نے کہا تھا کہ پولیس کا جوان بھی تو غریب ہے، وہ بھی ہمارا ایک بھائی ہے اور اس بارے میں بھی ہمیں سوچنا چاہیئے ۔ میں یہ کہوں گا کہ پولیس میں کمی کی جائے اور اس کے ساتھ یہ بھی کہتا ہوں کہ کمی کے بعد پولیس میں جو لوگ رہجائیں انہیں تنخواہیں زیادہ ملنی چاہئیں ۔ بمبئی میں جو تنخواہیں دی جاتی ہیں اس کے مسائل دیجانی چاہئیں ۔ یہاں پچیس ہزار پولیس ہے اور ان کی رہائش کے لئے آپ کے پاس (۳) ہزار مکانات ہیں ۔ یہ ہیں آپ کے ہاؤسنگ ارینجمنٹس (Housing Arrangements) ۲۲ ہزار پولیس کو تتر بتر رہنا پڑتا ہے ان کے لئے ہاؤسس کا انتظام کیا جانا چاہیئے اس سے پہلے کی حکومت نے غیر ذمہ دارانہ طور پر حکومت ہند کو ہماری ملٹری کے بیارکس حوالے کئے ہیں ۔ ایسی صورت میں جبکہ ہمارے یہاں کا ہاؤسنگ کنڈیشن اتنا برا ہے ہمیں یہ مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے کہ وہ گھر ہمیں واپس دیا ئے جائیں ۔ دوسری چیز جو ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہوم ڈپارٹمنٹ نے ایک سرکیولر جاری کیا ہے کہ کمیونسٹ اور دوسری ایسی پارٹیز جو کانگریس کے علاوہ ہوں ان پر کڑی نگرانی رکھی جائے اور ان کے ساتھ رعایت نہ برتی جائے بلکہ جہاں کہیں ضرورت ہو ان پر مقدمات قائم کئے جائیں ۔ اگر آپ کی یہی پالیسی ہے اور اس طرح عوام کو آپ جیلوں میں بھرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے ۔ مگر میں کہوں گا کہ یہ آپ کا فرض ہے کہ جہاں جہاں غنڈہ گردی ہوتی ہے اوس کا انسداد کریں نہ کہ پارٹیز کے حوالہ سے اس قسم کے احکام جاری کریں ۔

ایک طرف تو کانگریس کی حکومت کہتی ہے کہ وہ جمہوری اصولوں پر چل رہی ہے اور دوسری طرف اسطرح سے سرکیولرس (Circulars) نکالے جاتے ہیں اور پارٹیوں کے خلاف احکام دئے جاتے ہیں ۔ ایسے طرز عمل سے جمہوریت پنپ نہیں سکتی ۔ ہم نے جو وعدے کئے تھے وہ پورے کئے ہیں ۔ آپ کو بھی چاہئے کہ ہم سے کئے ہوئے وعدے پورے کریں ۔ مجھے مرھٹی کی ایک کہاوت یاد آتی ہے جس کا مطلب ہے کہ ,, بندر کے ہاتھ میں آگ کی کولتی دی جائے تو وہ گھر جلادیتا ہے،،

مساوات کی بڑی بڑی باتیں یہاں کی جاتی ہیں ۔ لیکن جب ایک پارٹی کا لیڈر اس ہاؤس میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہے تو .... Bell was ringing

مجھے پانچ منٹ اور دئے جائیں ۔

ہم چاہتے ہیں کہ پولیس میں جو خرابیاں ہیں اون کو دور کیا جائے ۔ رشوت خواری کی عادت اون سے چھڑائی جائے ۔ جو نئے سب انسپکٹرس بھرتی ہو رہے ہیں وہ بھی پرانے سب انسپکٹرس کی وجہ سے بگڑتے جا رہے ہیں ۔نلگنڈہ ، ناندیڑ اور محبوب نگر ،

میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ کہ ڈی - ایس - پی سرکیولر نکالتے ہیں کہ پی - ڈی - ایف کے ممبروں کے خلاف مقدمے قائم کئے جائیں - میں چیالنج دیکر کہتا ہوں کہ میں اسکو ثابت کرنے کیلئے تیار ہوں کہ اس قسم کا سرکیولر جاری کیا گیا ہے - اس سے سب انسپکٹرس فائدہ اٹھا رہے ہیں اور وہ جس کو چاہے گرفتار کر رہے ہیں - اور کانگریس پارٹی کی طرف سے اسکی ہمت افزائی کی جاتی ہے - کانگریس پارٹی کو چاہئے کہ اس قسم کی ریپرسیو پالیسی (Repressive Policy) کو ترک کردے - جمہوریت کا تقاضا یہ ہے کہ تمام پارٹیوں کو مساوی طور پر کام کرنے کا موقع دیا جائے - جمہوری طریقوں سے عوام کے سوالوں کو حل کرنا چاہئے - ریپرشن (Repression) کی جو پالیسی اختیار کی گئی ہے اوس کی وضاحت اس سے ہوگی - ھاؤس کے سامنے میں اعداد رکھتا ہوں - ہمارے ۲ کامریڈس کو سزائے موت دیگئی ہے اور یہ سزا ۲۰ - ۳۰ سال قید میں تبدیل کی گئی ہے - یہ ہمارے بڑے بڑے کارکن ہیں - ہوسکتا ہے کہ انہوں نے جو جدوجہد کی ہے - اسکے بارے میں حکومت کا خیال جدا ہو - رضاکاروں کے زمانے میں یہی وہ لڑے ہیں - انہوں نے اپنی زندگی اور زمین کے لئے لڑائی لڑی ہے - ۲۷ لوگوں کو سزائے موت ہوئی ہے - ۴۰ لوگوں کو ۲۰ سال کی سزا ہوئی ہے - اس طرح ۶۷ آدمی ۲۰ سال کی سزا پا رہے ہیں - اسکے بعد جنہیں ۱۰ سال کی سزا دیگئی ہے انکی تعداد ۸ ہے - ۵ سال یا ۵ سال سے کم جن لوگوں کو سزا ہوئی ہے ان کی تعداد ۳۸ ہے - اس طرح جملہ ۱۱۸ لوگ ہیں جو سنٹرل جیل یا دوسری جیلوں میں سزائیں پا رہے ہیں - مجھے ان کے بارے میں ہوم منسٹر سے بھی بات چیت کرنے کا موقعہ ملا - ان سے اور حکومت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح انہیں جیلوں میں بند کردینے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا - اس موقع پر میں بھگت سنگھ اور انکی پارٹی کا واقعہ یاد دلانا چاہتا ہوں - انہوں نے سنہ ۱۹۳۰ع میں بہت کچھ کیا - لیکن جب سنہ ۱۹۳۷ع میں کانگریس کی منسٹری آئی تو اس وقت تمام سیاسی قیدیوں کو چھوڑ دیا گیا - میرا یہ مطالبہ ہے کہ ہمارے ۱۰۸ کامریڈس کو جنہوں نے جاگیرداروں اور نظام کے خلاف لڑائی لڑی چھوڑ دینا چاہئے - انکے بارے میں سیاسی نقطہ نظر سے غور کرنا چاہئے - جمہوری حالات پیدا کرنے کے لئے حکومت کے لئے یہ ضروری ہے -

مجھے یہ بھی کہنا ہے کہ مختلف لوگوں پر کیسس چلائے جا رہے ہیں جس سے ہمارے ہزاروں روپیے ضائع ہو رہے ہیں - ایسے کیسس کی تعداد (۱۰۰) کے قریب ہے - میں آنریبل ہوم منسٹر سے کہونگا کہ اس طرح فضول کیسس چلانے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہونے پاتا - ہاں اگر یہ کیسس چوری اور ڈکیتی کے ہوتے تو اور بات تھی - لیکن آپ سیاسی نظریات کے تحت ان پر مقدمے چلا رہے ہیں - یہ جمہوری طریقہ نہیں - خوشی کی بات ہے ایک کوئسچن (Question) کے جواب میں حال ہی میں ہوم منسٹر نے بتایا کہ ہماری پارٹی کے ۱۰ لیڈروں پر وارنٹ نہیں ہیں بلکہ ایک پر ہے - اسکے بموجب ہم امید کرتے ہیں کہ اگر یہ کامریڈس باہر آئیں تو ان پر کوئی وارنٹ لاکر پولیس انہیں گرفتار نہ کرلے گی - جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے ایک نیا دور ہمیں

شروع کرنے کی ضرورت ہے ۔ اس سے نہ صرف عوام کو اطمینان ہوگا بلکہ پولیس پر خرچ بھی کم ہوگا اور ہم یہی بچت نیشن بلڈنگ ورکس (Nation Building Works) پر خرچ کرسکتے ہیں ۔ لہذا میں پر زور اپیل کرتا ہوں کہ امنیسٹی (Amnesty) کے بارے میں سنجیدگی کے ساتھ غور کیا جائے ۔

مجھے جیل کے بارے میں بھی کچھ عرض کرنا ہے ۔ میں پوچھتا ہوں جیل کا مینوفیکچرنگ ڈپارٹمنٹ (Manufacturing Dept.) خود مکتفی کیوں نہیں ہوتا ؟ وہاں جن قیدیوں سے کام لیا جاتا ہے انہیں تنخواہ تو نہیں دیجاتی ۔ ان سے فورسڈ لیبر (Forced Labour) کی طرح کام لیا جاتا ہے ۔ لیکن اس کے باوجود اس پر (۲۰۳۰۰۰) روپیے خرچ کیا جاتے ہیں اور آمدنی (۱۷۱۰۰۰) روپیے ہوتی ہے اس طرح یہ شعبہ خسارہ میں چل رہا ہے ۔ وجہ یہ ہے کہ جو مال وہاں بنتا ہے اسکو یا تو وہاں کے متعلقہ لوگ مفت حاصل کرلیتے ہیں یا بہت کم معاوضہ دیکر حاصل کرلیتے ہیں ۔ وہاں کے پراڈکٹس (Products) خانگی کاموں میں استعمال ہوتے ہیں ۔ قیدیوں کو جو معاوضہ دیا جاتا ہے وہ تو بہت کم ہوتا ہے ۔ لیکن چیزوں کا غلط استعمال ہوتا ہے ۔ میں خود جیل میں گنجی نمبر (۱۶) میں تھا ۔ میں دیکھتا تھا کہ وہاں کے بھینسوں کا دودھ وہاں سے ڈائرکٹر اور ڈپٹی ڈائرکٹر کے پاس جایا کرتا تھا ۔ میں لیجانے والے سے پوچھتا تھا کہ یہ کہاں جا رہا ہے ۔ وہ بتاتے تھے کہ ڈائرکٹر اور ڈپٹی ڈائرکٹر کے پاس جارہا ہے ۔ اسی طرح ترکاری میں تیل کم ہوتا تو دریافت کرنے پر معلوم ہوتا کہ یہ سامان بھی باہر جاتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں آنریبل ہوم منسٹر اس سے واقف ہونگے ۔ وہ بھی تو جیل میں تھے ۔ جیل اڈمنسٹریشن میں کرپشن (Corruption) کی یہ حالت ہے ۔ میں یہ وارننگ دینا چاہتا ہوں کہ جیل ڈپارٹمنٹ سے اس بد انتظامی کو دور کیا جاکر وہاں کے مینوفیکچرنگ ڈپارٹمنٹ کے خسارے کو دور کیا جائے ۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ بیچارے وہاں کے رہنے والوں پر کام کا بوجھ اور زیادہ کردیا جائے ۔ یہ تو انکی بدقسمتی ہوگی ۔ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ انتظام ٹھیک ہو ۔

میں نے زیادہ وقت لیا ہے ۔ آخر میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ ہمارے پاس ایک نیم نو آبادیاتی اڈمنسٹریشن (Administration) چلا آرہا ہے ۔ لا اینڈ آرڈر (Law and Order) کی مینٹیننس (Maintenance) کے لئے پولیس کا دباؤ ضروری سمجھا جاتا ہے ۔ اس تصور کو دور کرنے کی ضرورت ہے ۔ عوام اگر حالات ٹھیک ہوں تو خود ہی لا اینڈ آرڈر رکھتے ہیں ۔ اور آج کل تو کئی ممالک میں پولیس آفیسرس کے بھی الکشن کا طریقہ رائج ہو رہا ہے ۔ ہمیں بھی اپنا ماحول تبدیل کرنے کی ضرورت ہے ۔ پولیس کو ریپریشن (Repression) کا نظریہ چھوڑ کر سرویس کے جذبہ کے ساتھ کام کرنا چاہئیے ۔ اگر حکومت اس طرح آگے قدم اٹھائے تو میں سمجھتا ہوں اس سے ملک کا کافی سدھار ہوگا اور اڈمنسٹریشن بھی بہتر ہوگا ۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس سلسلہ میں ضرور غور کیا جائیگا ۔

Shri Ankush Rao Ghare : Sir, The annual report of the Public Service Commission throws great light on the working of the R.T.D. We have suffered a loss of about 21 lakhs.

شری دگمبر راؤ بندو - اسپیکر .. مجھے یہ اس بارے میں یہ اعتراض ھے کہ آنریبل ممبر کا کٹ موشن آر. ٹی. ڈی. کے بارے میں نہیں ھے .. کٹ موشن تو ایسے پیش کیا گیا ھے کہ اسٹیٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے بارے میں ڈسکس (Discuss) کیا جائےگا ..

شری انکش راؤ .. میں اسی طرف آرھا ھوں ..

That shows the extent of lack of supervision in the Department. Speaking about the State Transport authority, it is another story. It shows..

Shri V. D. Deshpande : Point of Order, Sir.

دقت یہ ھے کہ ایک ڈپارٹمنٹ ایک منسٹر کے تحت ھوتا ھے - لیکن اسکے کچھ مدات دوسرے منسٹر کے ڈیمانڈس میں پیش کئے جاتے ھیں - ایسی صورت میں ڈسکشن کس طرح ھوسکتا ھے .. آر- ٹی - ڈی - ھوم منسٹر کے تحت ھے لیکن اس کی رقم انکے ڈیمانڈس میں نہیں بتائی گئی ھے - اسکی وضاحت ھوتو مناسب ھے ..

Mr. Speaker : General Department. (Laughter).

Shri Ankush Rao Ghare : There are only 14 District Inspectors who supervise the working of buses. Private buses have to ply on fair weather roads. Permits asked for have not been issued. Though Mileage rate has been prescribed by law at 9 pies per mile it is being charged in excees by many private bus-owners. This is done with the connivance of the Inspectors. Look at their salaries and the way of life they lead. This shows there is some sort of arrangement between these Inspectors and private proprietors of motors, lorries, etc.

The reason for the reduction in the income of R.T.D. is not far to seek. Permits have been issued on parallel roads of P.W.D. so as to reduce the income of the R.T.D. This matter has not been looked into by the Department.

Some appointments were made in the R.T.D. which do not speak any thing but of nepotism on the part of the Government. This is a matter which needs to be enquired into by

an impartial committee, because, though the Government may say that they are thinking of forming a corporation and like that, there cannot be such an amount of loss of public money.

The private motor lorry owners do not care for the officers. There is much to be said in the matter of issue of tickets. There is overcrowding. All these matters have been reported by the general public ; but no drastic steps have been taken.

In a memorandum submitted to the hon. the Home Minister, we showed how 40 private buses were being plied on P.W.D. roads and how Bus-owners or Conductors were collecting mileage in excess of the fare fixed by Government, involving a loss of 2½ lakhs of rupees to the public. But there is no investigation into that matter. If the private proprietors are able to earn 3½ lakhs and more, I wonder why our R.T.D. should suffer a loss of 21 lakhs. I think to obviate all these things it is necessary to have a better supervising staff and an investigation into all these charges. Investigation must be held on to the working of such officers who indulge in criminal acts with a view to improving the tone of our administration.

In Pre-Police Action days, the C.I.D. used to report directly to the Head-Quarters at Hyderabad any breach on the part of officers as well as public. But now the investigation Department reports to the D.S.P. of the District. There is a vicious chain of officers to make profit out of thier offices. This system of reporting only to the D.S.P. should stop and the Investigation Department must have a direct touch with the Home Minister so that any partiality or any deviation can be taken due notice of.

شری جی - سری راملو - مسٹر اسپیکرسر - میرا کٹ موشن اسٹیٹ کے اڈمنسٹریشن آف جسٹس (Administration of Justice) کے بارے میں ھے - اڈمنسٹریشن آف جسٹس کے تعلق سے (۴۲۴۱۸۰۰) روپیے کا جو ڈیمانڈ پیش کیا گیا ھے اس میں میں نے صرف ایک سو روپیہ کٹ کرنے کے متعلق موشن پیش کیا ھے - کیونکہ میں اس سلسلہ میں ایک وضاحت کرنا چاھتا ھوں کہ اسٹیٹ میں یہ اڈمنسٹریشن کس طرح کام کر رھا ھے اور اس کے لئے کیا کرنا چاھئیے .. میں یہ بھی بتانا چاھتا ھوں کہ کیا اس محکمہ کی جانب سے شاکیوں کو انصاف مل رھا ھے یا نہیں -

یہ ایک کلیہ ھے کہ انصاف کرنے والے محکموں کو آمدنی کا ذریعہ نہیں قرار دیا جانا چاھئیے - خاص طور پر آج کی کانگریس حکومت کے لئیے جو گاندھی جی کے نام لیوا ھے

اس امر کو دھیان میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ محکمہ انصاف کو ایک ذریعہ آمدنی کا مد نہ بنایا جائے - لیکن اگر ہم ڈپارٹمنٹ کے فیگرس (Figures) دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ اس اڈمنسٹریشن آف جسٹس سے لگ بھگ (۴۱) لاکھ روپئے کی آمدنی ہوتی ہے - ہائی کورٹ اڈمنسٹریشن پر (۴۲) لاکھ روپیے خرچ ہوتے ہیں - اسٹامپس اینڈ اسٹورس کے سلسلہ میں (۳) لاکھ اس طرح (۴۵) لاکھ کا خرچہ ہو رہا ہے اور آمدنی سیل آف نان جوڈیشیل اسٹامپس (Sale of Non-Judicial Stamps) ڈاکومنٹری اسٹامپس (Documentary Stamps) کورٹ فی (Court-fee) اور فائنس (Fines) سے ہو رہی ہے جس کی جملہ مقدار (۴۱) لاکھ روپیہ ہے - اس طریقہ سے اس میں (۶) لاکھ کی بچت ہوتی ہے - اڈمنسٹریشن آف جسٹس کا محکموں انصاف بہم پہنچانے کے لئے ہوتا ہے - لیکن ایسے محکموں کے متعلق بھی ہماری کانگریسی حکومت بچت کی نگاہ سے دیکھتی ہے - یہ میں صاف صاف کہنا چاہتا ہوں کہ یہ حکومت وہ انصاف کو ہر شخص تک پہنچانے کے لئے تیار نہیں - کانگریسی حکومت سے عوام یہ توقع کر رہے تھے کہ اگر ان کی معاشی حالت نہ سدھاری جائے اور ہمارے دیش کو جنت نہ بنایا جائے تو کم از کم وہ ہم کو انصاف تو حاصل کرنے دے - ہم اگر اپنی شکایات پیش کرینگے تو کوئی نہ کوئی سننے والا تو رہیگا - ہم بلا کسی خرچہ اور تاخیر کے انصاف تو حاصل کرسکینگے - آزادی کے بعد رعایا نے یہ سوچا تھا کہ ہمارے گھروں پر ہم کو انصاف ملیگا - لیکن میں کہونگا کہ کانگریس راج میں انصاف بکتا ہے - جیسا کہ ہمارے نیتا جے پرکاش نارائن نے کہا کہ کانگریس راج میں تو انصاف بکتا ہے - اس راج میں انصاف دیا نہیں جاتا بلکہ بکتا ہے - اگر ہم (۱۰) روپیہ خرچ کرینگے تو (۱۰) روپیہ کا انصاف ملے گا - اگر (۵۰) روپیے خرچ کرینگے تو (۵۰) روپیہ کا - اگر (۱۰۰) روپیہ خرچ کرینگے تو (۱۰۰) روپیہ اور اگر (۱۰۰۰) ہزار روپیہ خرچ کرینگے تو (۱۰۰۰) روپیہ کا انصاف ملے گا - جتنا زیادہ روپیہ خرچ کیا جائیگا اوتنا ٹھوس انصاف ملیگا - اگر کوئی کسان سپریم کورٹ میں مقدمہ لڑنا چاہے تو میں نہیں سمجھتا کہ کیا وہ اپنی پوری جائداد بیچ کر بھی اتنا روپیہ فراہم کرسکے گا کہ انصاف کے لئے سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹا سکے - ہمارے دیش کے کسانوں کی معاشی حالت ایسی نہیں کہ وہ اپنے جھگڑے چکانے کے لئے دیوانی عدالتوں میں یا کسی اور عدالتوں میں جائیں - اس لئے وہاں ریڈ ٹیاپ ازم (Red Tapism) اس قدر ہوتا ہے کہ اس کا بار وہ برداشت نہیں کرسکتا - وہ ڈرتا ہے کہ اتنے اخراجات برداشت نہیں کرسکیگا - اس طرح اگر کوئی انصاف کا طلبگار وہاں کوئی دعویٰ پیش کرتا ہے تو وہ اس قسم کی جھنجھٹوں میں پڑجاتا ہے - یہی وجہ ہے کہ قانونی حقوق رکھنے کے باوجود لوگ عدالت میں جانے سے ڈرتے ہیں - اور یہی اچھا سمجھتے ہیں کہ اس جھنجھٹ میں پڑنے سے یہ بہتر ہے کہ ہم آپس میں ہی صلح کرلیں - چنانچہ وہ اپنے جاگیردار سے جن سے اون کا جھگڑا رہتا ہے اپنے گھروں کے دروازے پر بیٹھ کر فیصلہ کرلیتے ہیں - اون کی معاشی حالت ایسی نہیں ہوتی کہ عدالتوں کے اخراجات برداشت کریں - یہاں عدالتوں کو آمدنی کا محکمہ بنا کر رکھا گیا ہے جسکی وجہ

سے وہ لوگ وہاں آنے سے ڈرتے ہیں یہ جو رحجان ہے رولنگ پارٹی یعنی کانگریس پارٹی کی اوس کو بدلنے کی ضرورت ہے ۔ ایک بڑا قدم اس سلسلہ میں اٹھایا جانا چاہئے ۔ بہت سے اسٹیٹس میں اس سلسلہ میں کوشش ہوئی کہ کورٹ فی ایکٹ کی چھان بین کرکے یہ دیکھا جائے کہ اسٹامپس اورکورٹ فی (Court-fee)کہاں تک گھٹایا جاسکتا ہے ۔کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں اور رپورٹیں اسمبلی میں پیش کی جاچکی ہیں ۔ عنقریب اون رپورٹوں پر عمل کیا جانے والا ہے ۔ اگر یہاں کی حکومت بھی اس جانب قدم اٹھائے تو بہتر ہوگا ۔ میں آنریبل ہوم منسٹر سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں کی عدالتوں میں کورٹ فی اور دیگر اسٹامپس کا اتنا بار ہے کہ کوئی بھی انصاف کا طالب غریب آدمی اوس کو برداشت نہیں کرسکتا ۔ ہمارے اسٹامپس اور رسوم کے بہت زیادہ اخراجات ہیں ۔ چھان بین کرکے اس میں کمی کرنے اور عوام کو زیادہ سے زیادہ انصاف پہنچانے کے لئے اس نظریہ سے کہ انصاف نہ بکنا چاہئے بلکہ انصاف طالب انصاف کے پاس خود بخود پہنچانا چاہئے ، ایک تبدیلی لائیں ۔ اگر ہم اس نظریہ کے تحت اسکی چھان بین کے لئے کمیٹی مقرر کریں تو بہتر ہوگا ۔

اسکے علاوہ میرا خیال ہے کہ ہر دس یا بیس مواضع کے لئے اسمال کازس کورٹ (Small Causes Court) قائم کی جائےتا کہ عوام کے چھوٹے چھوٹے مسائل کا تصفیہ بجائے منصفی میں جانے کے وہاں ہوسکے ۔ اس طرح اگر عمل کیا جائے توگاندھی جی پنچایت راج کے ممبروں کو جوڈیشیری رائٹس دے جانے کے بارے میں گاندھی جی کا جو خواب تھا وہ پورا ہوسکتا ہے ۔ اگر چیکہ پنچایتوں کو جوڈیشل رائٹس (Judicial Rights) دینے کے متعلق کچھ اور مدت کے بعد سوچا جاسکتا ہے ۔ کیونکہ جو ممبرس پنچایتوں کا کام سنبھال رہے ہیں اون میں موجودہ کام ہی سنبھالنے کا جذبہ پیدا نہیں ہوا ہے ۔ اس لئے جوڈیشیری رائٹس (Judiciary Rights) کچھ عرصہ کے بعد دئے جاسکتے ہیں ۔ لیکن میں یہ سجیشن (Suggestion) ضرور دینا چاہتا ہوں کہ تعلقہ جات میں زمینات کے متعلق یا اور دوسری چیزوں کے بارے میں دیوانی نوعیت کے جو چھوٹے چھوٹے نزاعات پیدا ہوتے ہیں اون کے تصفیہ کے لئے اسمال کازس کورٹس قائم کئے جانے چاہئیں ۔ یہ مسئلہ صرف حیدرآباد کا ہی مسئلہ نہیں بلکہ دیگر اسٹیٹس کا مسئلہ بھی ہے اس لئے نہ صرف حیدرآباد کی حکومت کو بلکہ سنٹر کو بھی اس کے متعلق غور کرنا چاہئے ۔ اور زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ اگر ہم چلنا چاہتے ہیں تو اس سلسلہ میں ایک ایسی تحقیقاتی کمیٹی مقرر کیجانی چاہئے تاکہ اس بارے میں اپنا رپورٹ عنقریب ہی پیش کرسکے ۔

افسوس کہ بعض عدالتوں کو ابالش (Abolish) کرنے کے متعلق سوچا جارہا ہے ۔ ایک طرف تو ہم عدالتوں کے اختیارات یعنی دو ہزار سے چار ہزار تک بڑھانے کے متعلق سوچ رہے ہیں اور دوسری طرف عدالتوں کو تخفیف کرنے کے متعلق سوچا جارہا ہے ۔ یہ چیز پروگرس (Progress) کے خلاف لیجانے والی ہے ۔ اس لئے میں

آنریبل منسٹر سے درخواست کرتا ہوں کہ منصف کورٹس بڑھائے جائیں اور عدالتوں کو آمدنی کا محکمہ نہ بنایا جائے۔

ہمارے یہاں چیف جسٹس کی تنخواہ (۴) ہزار روپیہ ہے۔ اور ایک ٹاپ ہیوی اڈمنسٹریشن (Top-heavy Administration) کے تحت یہاں کام ہورہا ہے۔ یہاں عدالت کا ہیڈ باہر سے آتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ پولیس کا ہیڈ بھی باہر سے آتا ہے۔ ریوینیو کا ہیڈ بھی باہر سے آتا ہے۔ گویا کانگریسی حکومت حیدرآباد کے ہر ڈپارٹمنٹ میں ہیڈلیس (Headless) بنارہی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ "حیدرآباد میں ہر ڈپارٹمنٹ کا ہیڈ باہر کا ہو حیدرآبادی نہ ہو۔ باہر کا کنٹرول ہمارے ہر ڈپارٹمنٹس پر رہے"۔ میں اسکی وجہ یہ سمجھتا ہوں کہ کانگریس میں اندرونی خانہ جنگی ہورہی ہے جس سے اون کی نا اہلی اور کھوکلاپن ثابت ہورہا ہے۔ یہی چیز اس کا باعث بن گئی ہے۔ اس ہیڈ کی تنخواہ ۴ ہزار آئی۔جی۔ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اتنی بڑی تنخواہ لینے والے جھونپڑیوں تک انصاف نہیں پہنچا سکتے۔ وہ وہیں بیٹھے بیٹھے انصاف کرینگے۔ میرا سجیشن یہ ہے کہ اتنا زیادہ جو خرچہ ہو رہا ہے وہ بچایا جائے اور اس سے منصف کورٹس اور موبائیل کورٹس (Mobile Courts) قائم کئے جائیں تاکہ عوام کو زیادہ تیزی کے ساتھ انصاف مل سکے۔ اگر جوڈیشیری سسٹم (Judiciary System) وسیع کیا جائے تو عوام میں بھی کانسٹی ٹیوشنل (Constitutional) طریقہ پر کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا۔ اپنے معاملات اور شکایتوں کے لئے وہ عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹائینگے۔ ورنہ دوسرے طریقہ اختیار کرینگے اور مجبوراً ان سوشل الیمنٹس (Un-Social Elements) بن جائینگے۔ کیونکہ اپنی معاشی حالت کی بناء پر وہ دوردراز مقامات پر جا کر انصاف حاصل نہیں کرسکتے۔ اس لئے اس کی ضرورت ہے کہ کورٹ فی ایکٹ میں ترمیم کیجائے اور بجائے انصاف بیچنے کے گاؤں اور عوام کی جھونپڑیوں تک انصاف پہنچایا جائے۔ ورنہ عوام یہ سمجھ بیٹھینگے کہ ہماری شکایت سننے والا کوئی نہیں ہے۔ فوری انصاف حاصل و طلب کرنا عوام کا سب سے زیادہ فنڈامنٹل رائٹ (Fundamental Right) ہے۔ حکومت جو کانوں پر ہاتھ دھرے بیٹھی ہے اس سے کام نہیں چل سکیگا۔ عوام کے مطالبات سننا اور اون کو انصاف بہم پہنچانا حکومت کا فرض ہوجاتا ہے۔ اس وجہ سے میں آنریبل ہوم منسٹر سے درخواست کرونگا کہ اس کے متعلق پوری طرح چھان بین کر کے عدالتوں کو بڑھایا جائے اور کورٹ فی اور اسٹامپ کی اجرت میں کمی کیجائے ورنہ عوام کو انصاف حاصل نہ ہوسکیگا۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

شری کٹہ رام ریڈی ۔مسٹر اسپیکر سر۔ میں نے مد (۱۶) اڈمنسٹریشن آف جسٹس (Administration of Justice) کے ڈیمانڈ پر ایک سو روپیہ کا کٹ موشن پیش کیا ہے۔ کیونکہ آج عدالتوں میں جو کام ہورہا ہے اوس کے متعلق چند حقائق ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ یہ مسلمہ بات ہے کہ انڈین ریپبلک (Indian Republic) کے کانسٹی ٹیوشن کے تحت حیدرآباد بھی ایک سیکولر اسٹیٹ (Secular State) ہے۔ یہ بھی مسلمہ ہے کہ جوڈیشیری اکزیکیٹیو سے علحدہ ہے۔ اس لئے اکزیکیٹیو کا

کوئی دباؤ جوڈیشیری پر نہ ہونا چاہئے ۔ آج ہم اگر جمہوری دور کے ایک سال کے بعد نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ اکزیکیٹیو کا دباؤ اور اثر جوڈیشیری پر ہورہا ہے ۔ اس کی میں تمثیلیں بتاؤنگا کہ اکزیکیٹیو کا دباو جوڈیشیری پر کس طرح ہورہا ہے ۔ وکلاء جو اس ایوان میں ہیں اسکا تجربہ رکھتے ہیں کہ گذشتہ زمانے میں عدالتوں کا خاص معیار تھا ۔ آج اکزیکیٹیو عدالتوں پر اس قدر اثر انداز ہورہی ہے کہ عدالتیں اپنے فرائض ادا کرنے میں مجبور ہوتے جارہے ہیں ۔ اسکی مثال اسطرح دیجاسکتی ہے کہ اضلاع میں پارٹیز کی حکومت ہوگئی ہے اور پارٹیز میں اکثریت ہندوؤں کی ہے ۔ یہ چیز اضلاع میں بہت کام کررہی ہے ۔ خاص کر جوڈیشیری (Judiciary) میں جو لوگ ہیں وہ جانتے ہیں کہ جوڈیشیری کی کیا حالت ہے ۔ مجھے اندیشہ ہے کہ حیدرآباد میں جوڈیشیری کا معیار گھٹ جائیگا ۔ اکزیکیٹیو میں ہول اینڈ سول (Whole and Sole) ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ رہتا ہے ۔ عدالت میں گواہ جب لائے جاتے ہیں تو انکے ساتھ آدھا درجن پولس آفیسرس ہوتے ہیں ۔ گواہوں کو بیانات مارکر ، خوف دلاکر دلاتے ہیں اور کیا کیا طریقے اختیار کئے جاتے ہیں ہاؤس اس سے بخوبی واقف ہے ۔ آخر کیوں ایسا ہورہا ہے ؟ وہ پولس آفیسرس جو اپنی قابلیت بتانا چاہتے ہیں یہ باور کرانے کی کوشش کررہے ہیں کہ وہ حکومت کی مضبوطی کے لئے کررہے ہیں ۔ جہاں حکومت کی مشنری میں ایسے نقائص ہوں وہ کیسے عوامی خدمت کرسکتی ہے ؟ میں اس مشنری کی خرابیوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں ۔ جوڈیشیری کسطرح اکزیکیٹیو سے متاثر ہورہی ہے اسکی مثال دیناچاہتا ہوں ۔ گورنمنٹ کہتی ہے کہ ہم فلاں فلاں اشخاص کو سزا دلائینگے ۔ ایک منسٹر جب ایک تعلقہ میں آکر اسطرح کہتے ہیں تو کیا اس بات سے ایک منصف متاثر نہیں ہوسکتا ؟ انسانی فطرت سے آپ کیا توقع رکھتے ہیں ؟ کیا اس سے منصف پر اثر نہیں پڑیگا ؟ ایسی خبریں اخبارات میں آئی ہیں ۔ چونکہ حکومت نے انکی کوئی تردید نہیں کی اسلئے میں اسکا اظہار کررہا ہوں ۔ عوام پر پولس کے ذریعہ حکومت کرنا چاہیں تو یہ طریقہ مناسب نہیں سمجھا جائیگا ۔ یہ نہ دیکھنا چاہئے کہ کون کس فرقہ کا ہے یا کس طبقہ کا ہے ۔ عدالت میں ہر ایک کو انصاف ملنا چاہئے ۔ عدالتوں کو یہ نہ دیکھنا چاہئے کہ کون کس پارٹی سے تعلق رکھتا ہے اور آج کس پارٹی کی حکومت ہے ۔ مریال گوڑہ کے تعلق سے میں کہونگا کہ (۹۵) فیصد مقدمات میں اس قسم کے چالانات ہوئے ہیں ۔ جو اعلی عدالتوں میں گھٹ ہوتے ہیں تو اعلی عدالتوں میں جاکر اپیل میں ناکام ہوجاتے ہیں ۔ اسکا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ہمارے ہاں کے مقدمات کس طرح چلائے جاتے ہیں ، ماتحت عدالتوں میں کیا ہورہا ہے ، اور کسطرح اکزیکیٹیو کے اثرات پڑرہے ہیں ۔ میں جس افسر کا ذکر کررہا ہوں انکو گولڈ مڈل ملا ہے ۔ حکومت کی پالیسی کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے ۔ ہورہا ہے کہ مخالف پارٹی کے خلاف کچھ بھی کہا جائے تو معمولی معمولی باتوں پر کیسس قائم ہوجاتے ہیں ۔ ایسی صورت میں حکومت سے ہم کیا توقع رکھیں ؟ حالیہ واقعہ یہ ہے کہ رات کے وقت ایک بیوہ عورت کے گھر کو لوٹا گیا ۔ وجہ یہ تھی کہ خلاف پارٹی اور پولس کی سازش تھی ۔ جب پولس سے کہا گیا تو وہ دوسری پارٹی کے لوگوں سے ملکر اوس عورت

کے ہاتھ میں ایک کاغذ کا پرزہ دیتا ہے کہ تمہارے موافق شہادت فراہم نہیں ہوسکتی ۔ تم کو جو کارروائی کرنا ہے کرلو ۔ اس جانب ہوم منسٹر صاحب کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں ۔ اگر وہ تصدیق چاہتے ہیں تو میں تصدیق کرانے کیلئے تیار ہوں ۔ کیا آنریبل ہوم منسٹر جو خود بھی ایک وکیل رہ چکے ہیں ایک قانون داں کی حیثیت سے اس چیز کو پسند کرتے ہیں کہ عدالتوں کا معیار گرجائے ؟ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ منسٹرس کی اس قسم کی تقریروں کے بعد مقدمات کی تعداد بڑھ گئی ۔ تعداد اتنی بڑھی کہ سشن کورٹ کا کام نلگنڈہ میں بہت بڑھ گیا ۔ ایسے مقدمات میں اگر کسی وکیل نے پیروی کی تو اس کو ہر طرح سے پریشان کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ کیونکہ کانگریس کو خوش کر کے گولڈ میڈل حاصل کرنا ہے ۔ جو بیروزگار کانگریسی ہوتے ہیں انکو ڈی وائی ۔ ایس ۔ پی ۔ اپنے جیب سے تنخواہ دیتے ہیں اور اون سے خبریں حاصل کرنے کا کام لیتے ہیں ۔ اس ماحول میں کام ہورہا ہے ۔ اب دوسری بات یہ بھی ہونے لگی ہے کہ اکزیکیٹیو اور جوڈیشیری کے عہدہ داروں کے درمیان کانفرنس بھی ہونے لگی ہے ۔ یہ لا اینڈ آرڈر (Law and Order) ہے یا زبردستی اپنے مخالف پارٹیز کو دبانے کے مختلف طریقے ہیں ؟ نادار ملزمین کے مقدمات جو سشن میں آتے ہیں انکے مقدمات کی پیروی کیلئے پراویژن رکھا جاتا ہے اور انکی طرف سے وکلاء پیروی کیلئے مقرر کئے جاتے ہیں ۔ حیرت کی بات ہے کہ جملہ سشن کورٹس کیلئے (۷) ہزار روپیہ کی گنجائش مقرر کیگئی ہے ۔ لوگوں کے حقوق کی حفاظت کیلئے خرچ کرنا ہو تو آپ ایسی کفایت برتتے ہیں اور غیر ضروری امور پر روپیہ پانی کی طرح بہاتے ہیں ۔ ضابطہ فوجداری میں یہ پراویژن رکھا گیا ہے کہ ہر نادار ملزم کی جانب سے پیروی کا انتظام کیا جانا چاہئے ۔ ایک نادار ملزم پر خرچ کرنے کا سوال ہوتا ہے حکومت اس کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے کفایت کے بارے میں سونچتی ہے ۔ ایک ملزم کو ایک جیل میں دوسرے ملزم کو دوسری جیل میں تیسرے ملزم کو تیسری جیل میں کسی کو حیدرآباد ، کسی کو ورنگل میں اور کسی کو سکندرآباد میں رکھکر بڑی بڑی لاریوں میں لانے لیجانے کا انتظام کیا جاتا ہے ۔ اسطرح پٹرول پر ہزاروں روپیہ صرف کئے جاسکتے ہیں ۔ لیکن نادار ملزمین کی جانب سے پیروی کیلئے خرچ میں اکانمی (Economy) کا خیال کیا جاتا ہے جو اصولاً صحیح نہیں ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ کافی وقت ہوگیا ہے ۔ اب ختم کیجئے ۔

شری کشٹہ رام ریڈی ۔ صرف دو منٹ چاہتا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ اسطرح وقت لیا جائے تو دوسرے آنریبل ممبرس کو موقع نہیں مل سکے گا ۔

شری کشٹہ رام ریڈی ۔ ہم نے اس ایک سال میں غور کیا کہ عدالتوں میں ایک خاص فرق نظر آتا جارہا ہے ۔ حکومت کے لوگوں کو ضمانت دیتے ہیں ۔ قابل ضمانت مقدمات میں سہلت دی جاتی ہے ۔ ضمانت پر نہیں چھوڑا جاتا ۔ عہدہ داران پولس حکومت کو یہ باور کراتے ہیں کہ لا اینڈ آرڈر (Law and Order) کے منٹیننس (Maintenance)

کے لئے یہ سب کچھ کیا جارہا ہے .. میں کہونگا کہ پولس کے ذریعہ لا اینڈ آرڈر مینٹین نہیں کیا جاسکتا بلکہ انصاف ، قانون اور عدالتوں کے ذریعہ لا اینڈ آرڈر مینٹین کیا جاتا ہے ..

گواہوں کے بیانات کے ترجمے کا بھی ایک اہم سوال ہے .. اسکے لئے کوئی انتظام نہیں کیا گیا ہے ۔

جوان طابانہ کو (۴۰۰۰۳۰) روپیہ دئے جاتے ہیں . غور کیا جائے کہ جوان طابانہ تعمیل سمن و حکمنامہ جات کے اہم فرائض انجام دیتا ہے .. اوس کی اس قابل آمدنی میں کیسے گزر بسر ہوسکتی ہے ؟ حکومت کو چاہئے کہ ان چیزوں پر توجہ کرے ۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ..

مسٹر ڈپٹی اسپیکر.. میں آنریبل ممبرس کو اس جانب متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے مقررہ وقت سے زیادہ وقت لینے کی کوشش نہ کریں ..

شری پاپ ریڈی .. مسٹر اسپیکر سر.. ڈیمانڈ نمبر (۱۸) پولس کے تعلق سے ہے ۔ اگر اسکے متعلق میں کچھ کہوں تو ممکن ہے کہ یہ کہا جائے کہ میری نظر میں تو بس پولس ہی ہے ۔ میں یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ میری نظر میں سب ایٹمس ہیں ۔ لیکن بجٹ کے سب ایٹمس سامنے رکھیں تو معلوم ہوگا کہ تیسرا سب سے بڑا ایٹم یہی ہے ۔ پہلا ایٹم کیپٹل اوٹ لے (Capital Out-lay) ہے جس پر پانچ کروڑ روپیے ایجوکیشن پر چار کروڑ اور تیسرا پولس پر تین کروڑ (۸۳) لاکھ روپیے خرچ کئے جانے والے ہیں ۔ میں اس سلسلہ میں نیک نیتی کے ساتھ واقعات ہاؤس کے سامنے رکھونگا ۔ . . .

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ اب ساڑھے دس بج چکے ہیں ہم گیارہ بجے تک اڈجورن ہوتے ہیں ۔

[The House then adjourned for recess till Eleven of the Clock]

[The House reassembled after recess at Eleven of the Clock]

[Mr. Deputy Speaker in the Chair].

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ شری پاپ ریڈی ۔

شری پاپ ریڈی۔ پولس بجٹ کے بارے میں میں عرض کررہا تھا کہ پولس کیلئے (۳۳۸۵۷۰۰۰) روپے کی گنجائش مانگی گئی ہے یہ ریوایزڈ اسٹیمیٹ (Revised Estimate) ہے ۔ میں اگر اس بارے میں کچھ کہوں تو یہ نہ سمجھا جائے کہ مجھے پولس سے عداوت ہے ۔ نہیں ۔ میں تو ان آدمیوں میں سے ہوں جو حکومت کا اڈمنسٹریشن چلانے کیلئے پولس کو ضروری سمجھتے ہیں ۔ مگر میرا خیال ہے کہ پولس پر اسقدر زیادہ خرچہ نہ کیا جانا چاہئے جتنا کہ اس وقت کیا جارہا ہے ۔ یہ چیز نظریہ میں فرق ہونے کی وجہ سے ہے ۔ میں پہلے پولس ڈپارٹمنٹ کا تجزیہ کرونگا ۔ اگر ہم اس پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ

بولس پہلے زمانے میں نوابوں اور بادشاہوں کی شان بڑھانے کیلئے رکھی جاتی تھی - بولس کا مقصد ببلک کی سیوا کرنا ببلک کی حفاظت کرنا اور امن و امان قائم رکھنا نہیں تھا - بلکہ اپنی شان اپنا رعب اور دبدبہ ظاہر کرنے کیلئے وہ رکھی جاتی تھی - لیکن آج جبکہ عوام کی ریپریزنٹیٹیو گورنمنٹ (Representative Government) ہے پولس کو رکھنے کا وہی تصور برقرار رکھنا غلط ہے - پولس رکھنی چاہئے ، لیکن امن ببلک کی خدمت کے لئے - اتنی ہی رکھنی چاہئے جتنی کہ اس غرض کیلئے ضروری ہے پھر مجھے یہ بھی کہنا ہے کہ ہمارے آفیسرس کا جو کیڈر ہے وہ انتہائی ان افیشینٹ (Inefficient) ہے - میں خاص طور پر پولس ڈپارٹمنٹ کے آفیسرس کے بارے میں کہہ رہا ہوں - دوسرے ڈپارٹمنٹس کے بارے میں انہیں روزمرہ کے واقعات اور حادثات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ کسقدر ان افیسینٹ ہیں - ان لوگوں کی ذہنیت کو چینج (Change) کرنے کی ضرورت ہے - آنریبل چیف منسٹر نے کل یہ تسلیم کیا کہ وہ ببلک کے گماشتہ ہیں - یہ تو گماشتہ کے گماشتے ہیں - انہیں اس خیال کو سامنے رکھکر ببلک کی سیوا کرنے کا جذبہ اپنے میں پیدا کرنے کی ضرورت ہے - میں مشکور ہوں کہ آنریبل چیف منسٹر نے خود کو ببلک کا گماشتہ محسوس کیا - یہ امپریشن (Impression) برقرار رکھنے کی ضرورت ہے - اور یہی اس کٹ موشن کا مقصد ہے -

مجھے رکروٹمنٹ ٹریننگ (Recruitment Training) کے بارے میں بھی کچھ کہنا ہے - کل چیف منسٹر صاحب نے کہا کہ ہم نو اکس سروس من (Ex-servicemen) کو لینا چاہتے ہیں لیکن وہ باہر جانے کیلئے آمادہ نہیں ہوتے - ہوسکتا ہے وہ اپنے ماحول سے مجبور ہوں یا دقت محسوس کریں - لیکن میں چیف منسٹر سے پوچھتا ہوں اگر خود انہیں آسام اور تری پورہ کا چیف منسٹر بنادیا جائے تو کیا وہ خوشی خوشی چلے جائینگے ؟ اسی طرح ممکن ہے ان لوگوں نے بھی کچھ دقت محسوس کی ہو - جب تخفیف کا سوال آتا ہے تو لوکل سرونٹس (Local Servants) کو تخفیف کیا جاتا ہے - باہر سے جو مہمان بلائے گئے ہیں انہیں ایچ - ایس - آر - پی ، سی - آئی - ڈی - اور دوسرے یونٹس میں برقرار رکھا جاتا ہے - ان کے کیا کیا نام ہیں مجھے معلوم نہیں - مجھے تو اس سے کم ہی واسطہ پڑتا ہے - میں پوچھتا ہوں لوکل انٹلجنشیا (Local Intellagentia) میں سے رکروٹ منٹ (Recruitment) کیوں نہیں کی جاتی ؟ آپ کی پولس کی بہادری کی حالت یہ ہے کہ افضل گنج کے ناکے کے پاس جبکہ ملکی ایجیٹیشن ہورہا تھا مونپا نے خود اپنی جھنڈی لگی ہوئی کار چھوڑ کر مجھسے یہ کہا کہ

"Mr. Reddy, please control them."

پھر کہا جاتا ہے کہ اس موومنٹ کے پیچھے ہم ہیں ہم اس موومنٹ کے پیچھے نہیں تھے یہ عوام کا موومنٹ تھا - افضل گنج کے ناکہ کا سب انسپکٹر مجھے گرفتار کر کے یہ کہتا ہے کہ میں نے پاپ ریڈی جیسے آدمی کو گرفتار کیا ہے - میں پوچھتا ہوں کہ حکومت یہاں کے جو لوکل پرسنالیٹیز (Local Personalities) جو اویلیبل (Available) ہیں ان کو کیوں استعمال نہیں کرتی ؟ لیکن آج

کی حکومت تو اپنے گروؤں کے سکھائے ہوئے اصولوں پر کام کرنا چاہتی ہے - انگریزوں کے زمانہ میں جب مدراس پر دباؤ ڈالنا ہوتا تو پنجاب کی پولس استعمال کی جاتی تھی - جب بنگال کو دبانا ہوتا تو پشاور کی فورس استعمال کی جاتی - شائد آج اسی پالیسی کے تحت یہاں باہر کے لوگ پولس میں رکھے جاتے ہیں - معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو یہاں کے لوگوں پر اعتبار نہیں - اور اگر آپ کا یہ خیال ہے تو میں یہ صاف صاف کہدینا چاہتا ہوں کہ آپ درست ہوجائینگے - مجھے گرفتار کرنے کیلئے ایک پنجابی آدمی آیا تھا - شائد اسلئے کہ یہاں کے آدمی پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا تھا - میں نے کہا کہ ان کے آنے کی بھی کیا ضرورت تھی - اگر آنریبل منسٹر ٹیلیفون کردیتے تو میں خود بخود سنٹرل جیل پہنچ جاتا - بھونانی ڈائرکٹر، جیل تو پہچانت کے ہی آدمی ہیں - لیکن اس سے حکومت کی ذہنیت کا پتہ چلتا ہے کہ وہ یہاں کے لوگوں پر اعتبار نہیں کرتی - اگر آپ یہاں کے لوگوں کو لیں تو اس سے آپ کے بجٹ میں بھی اکانمی (Economy) ہوسکتی ہے - اسلئے کہ باہر کے لوگوں کو ڈیڑھ گنی تنخواہیں دینی پڑتی ہیں - زیادہ الونسز دینے پڑتے ہیں - لیکن آپ اپنے گرو انگریزوں کے اصول پر ریپریشن (Repression) برقرار رکھنا چاہتے ہیں -

خرچ کے ایڈس میں ڈیٹکٹیو اکسپنسس (Detective Expenses) اور اسکے ساتھ سیکریٹ اکسپنسس (Secret Expenses) بتلائے گئے ہیں - میں پوچھتا ہوں کیا ڈیٹکٹیو اکسپنسس بڑھگئے ہیں ؟ دیہاتوں میں جو چھوٹی چھوٹی وارداتیں ہوتی ہیں ان کا تو پتہ بھی نہیں چلتا - لیکن حکومت کی مخالف جماعتوں کو دبانے کیلئے آپ اپنے کیڈر استعمال کرتے ہیں - اسکے لئے اکسپنسس بڑھاتے ہیں - کوئی پولیٹیکل پارٹی (Political Party) کسی کے دبانے سے نہیں دبتی - یہ تو عوام ہوتے ہیں جو کسی پارٹی کو دباسکتے ہیں یا بڑھاسکتے ہیں -

مجھے اس ڈپارٹمنٹ کے سنٹرلائیزیشن (Centralisation) کے بارے میں بھی کچھ کہنا ہے - ہر ڈسٹرکٹ کو الگ اٹانمس یونٹ (Autonomus Unit) بنادیا گیا ہے - اور ہر ڈسٹرکٹ کیلئے علحدہ پٹرول اکسپنسس رکھے گئے ہیں - کیا یہ نہیں ہوسکتا ہے کہ دوسرے ڈپارٹمنٹس کی طرح سنٹرل پرچیز اسٹور سے سب چیزیں آئی - جی - پی - کے پاس سربراہ ہوں - میں نے دیکھا ہے کہ اینٹی گن رنر اسکیم کیلئے ایک لاکھ روپیے رکھے گئے ہیں - یہ کس سے متعلق ہے معلوم نہیں ہوسکا - اینٹی کرپشن اسکیم (Anti-Corruption Scheme) کیلئے ایک لاکھ روپیہ رکھے گئے ہیں - اسکی نسبت جیسا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی کہا ، میں بھی اس کو ویلکم (Welcome) کرتا ہوں - آصفجاہی زمانے میں بھی ایسی کوئی گنجائش تھی - لیکن اس کا کیا حشر ہوتا تھا ، ہمیں معلوم ہے - لیکن میں کہونگا کہ اب انٹرنل سیکیورٹی آف دی اسٹیٹ (Internal Security of the State) کی خاطر افیشینٹ پرسنالیٹیز (Efficient personalities) کو لیکر یہ اسکیم چلائی جائے - ورنہ اگر اپنے بھانجے بھتیجوں کو رکروٹ کرنے کیلئے ایسی اسکیم بنائی جاتی ہے تو اسکی ضرورت نہیں - جب یہ محکمہ کام

کررها هے تو همیں معلوم هونا چاهئے که آخر اس ڈپارٹمنٹ نے کیا کیا کام کئے - اس سے کرپشن میں کچھ کمی هوئی یا نہیں - سنٹر لائیزیشن کے بارے میں میں کہہ رها تها که آئی - جی - پی - کو خود سربراهی کا انتظام کرنا چاهئے - بجائے اسکے که ڈی - اس - پیز - کو انکی صوابدید پر چھوڑ دیں -

You can instal Petrol Pumps yourself. اس سے آپ کے پاس حساب رہسکتا هے - اسی طرح پرچیز آف راسیٹیریلس اینڈ امونیشنس (Purchase of Raw-materials and Ammunitione) کے لئے بھی گنجائش رکھی گئی هے - اس کو بھی چیک اپ (Check-up) کیا جانا چاهئے - اس کی نسبت ڈی - یس - پیز - کو اٹانمس بنادینا یه خود گورنمنٹ کی پالیسی کے خلاف هے اور عوام کے مفاد کے بھی خلاف هے - اگر سنٹرل پرچیز اسٹورسے خریدنے کا انتظام کیا جائے تو مارکٹ سے چیپ ریٹ (Cheap Rate) پر مال سپلائی هوگا اور جسطرح اس سنٹرل پرچیز ڈپارٹمنٹ کے ذریعه سے دوسرے ڈپارٹمنٹس کی ضروریات پوری هوتی هیں اس محکمه کی ضروریات بھی آسانی سے بہتر طور پر پوری هوسکتی هیں - میں امید کرتا هوں که آنریبل هوم منسٹر اپنی اسپیچ میں اس پائینٹ کا جواب دینگے - اگر آئی - جی - پی - یه انتظام بھی نه کرسکے تو اس پوسٹ کی توسیع کی هی کیا ضرورت هے ؟ اس آفیسرس کا کام هے که وه ٹھیک طریقه پرچیک کرے - دو هزارسے زائد تنخواه دی جانے کا مقصد کیا هے ؟ یه میرا سجیشن هے که سنٹرل پرچیز اسٹورسے مال خرید کر اس محکمه کے تمام یونٹس کو بھی حسب ضرورت مال کی سپلائی کی جائے -

چونکه وقت ختم هوگیا هے ، اسلئے میں اپنی تقریر ختم کرتا هوں -

श्री. भगवानराव गांजवे (नांदेड) :–मिस्टर स्पीकर सर, अभी अभी अेक ऑनरेबल मेंबर फार अिप्पागुडा ने चंद बातों का जिकर किया। अुसी के सिलसिले मे मै अेक चीज हाअुस के सामने लाना चाहता हूं। कि अुन्होंने जो बातें नांदेड के बारे मे कहीं वे ठीक नही है। पोलिस के बारे मे बहुत कुछ कहा गया। लॉ अॅन्ड ऑर्डर (Law and Order)) को मेंटेन (Maintain) करने की जिम्मेदारी हुकूमत की होती है। और अगर कोअी व्यक्ति मुल्क मे बदअिंतजामी फैलाने की कोशिश करे तो अुसको रोकना पोलिस का फर्ज है। जब दूसरी पार्टीज के लोग गडबड मचाते हैं तो पोलिस कहांतक अिसको चुपचाप देख सकती है? नांदेड के बारे मे बहुत कुछ कहा गया। मैं मिसाल के तौर पर नांदेड जिले कि हदतक कहुंगा। अेक पोलिटिकल पार्टी (Political Party) जो वहां काम करती है अुसके ऑनरेबल मेंबर्स ने अिस हाअुस में हदगांव तालुके के बारे मे बहुत कुछ कहा। वहां कि अेक मिसाल देना चाहता हूं। वहां के अेक गांव मे अेक पार्टी वर्कर लोगों को साथ लेकर अेक साहुकार के पास जाते है और अेक हप्ते के रेशन की मांग की जाती है। तो किसी न किसी कारण अिन्कार करने पर अुसका खेत लूटा जाता है।

अेक ऑनरेबल मेंबर :–क्या आप अुस साहुकार का नाम बता सकते हैं?

श्री. भगवानराव गांजवे :–हां जरूर बता सकता हूं। मेरे पास नाम के साथ सब बातें मौजूद है। आपकी पार्टी मे से कोअी शक्स मेरे साथ अुस जगह चले तो मैं नाम भी बता सकता

और यह साबित भी कर सकता हूं कि ऑनरेबल मेंबर की पार्टी के जिम्मेदार लोग वहां जाकर कैसे जोशीली तकरीरें करते हैं और अपनी तकरीरो मे कहते है कि यह तो टेनटस (Tenants) और लँड लॉर्डस (Land Lords) का झगडा है यह मसला तो शांतता से कभी खतम नहीं होने वाला है। जबतक लॅड लॉर्डस को खतम नही किया जायेगा अुस वक्त तक यह मसला हल नहीं हो सकेगा। कितनी आश्चर्य की बात हैं कि दूसरे ही रोज अुस लँड लॉर्ड को खतम कर दिया जाता है और अुसकी लाश को दरख्त पर लटका दी जाती हैं। अितनाही नही लेकिन जो नौकर अुसकी साहयता करता हैं अुसको भी मारकर दरख्त पर अुसी तरह से लटका दिया जाता है। क्या अिन सब बातों को पुलीस खामुश देख सकेगी? दिन दहाडे लूट खसोट चले और डाकामारी चलें तो पुलिस यह चुपचाप कैसे देख सकती है? अितनाही नही बल्कि कअी बार तो अैसा भी हुवा हैं कि अिस किसम की चोरी और लूटखसोट का माल अिन्ही पार्टियों के जुम्मेदार वर्कर्स के जिम्मेदार घरों से बरआमद हुवा हैं। वह हकीकत हैं जिसे कोअी शक्स भी अिकार नही कर सकता क्या अिस माल को पुलिस जानबुझकर अुन लोगो के घरों मे लाकर डालती है ताकि अुनपर कुछ न कुछ अिल्जाम लगाकर जेलों मे बंद किया सके? अैसा कहना ठीक नहीं है। अिस तरह अेक तरफ तो बेबंदशाही फैलाकर, डर बताकर और गडबडी मचाकर अमन व आमान बिगाडने की कोशिश की जाती है और दूसरी तरफ यह कहा जाना हैं कि पुलिस का खर्च बहुत जियादा हो रहा है। अिस स्थिति में खर्चा कम कैसे किया जा सकता है? जब अैसी हरकतें होती ह तो पुलिस का यह फर्ज होता है कि जो अमन पसंद आवाम हैं अुनको सुरक्षित रखा जाये।

और अेक चीज मै यहां अर्ज कर देना चाहता हूं। पोलिस की मारपीट के सिलसिले मे कहा गया है। यह कहा गया की पोलिस लोगों को सताती है। अेक आदमी की खोज मे पुलिस थी। अुस आदमीने अेक पार्टी के जिम्मेदार मेंबर के घरमे पनाह ली। अुसे वहां लाकर छिपाकर रखा गया। मै यह बात अैवान के सामने रख कर यह पूछूगा कि यह जो हरकतें होती हैं क्या अिन्हे बंद करने का पुलिस का फर्ज नही है? अैसी हालत मे अगर पुलिस पर जियादा खर्चा न किया जाय तो क्या किया जाय? अदालतो के ताल्लुक से भी अेक रियायत यह की गअी कि आदलतों पर अेक्सिक्युटिव्ह (Executive) का दबाव रहता है और अदालतें हुकूमत के असर से मुतासि हो कर अुनपर तसफिया करती है. और यही कारण हैं कि अदालतों का काम ठीक नहीं होरहा है। अिस संबंधमे यह कहना है कि अदालतें हमारे यहा अेक्सिक्युटिव्ह से बिलकुल अलग हैं और यह कहना की वही गव्हर्नमेंट के असरात से मुतासिर होकर तसफिये किसी मुकदमे का फैसला सुनाती है किसी कदर हालत हैं। हमे तो अदालतों के कामों पर गर्व है कि वे बहुत ही अच्छी तरह से अपना काम अंजाम दे रही हैं। जब हमने अनुभव से यह चीज मालूम है कि तो अदालतों पर अिस तरह अिलजाम धरना ठीक नहीं होगा। वह अेक बेजा हरकत होगी। यही अेक चंद विचार थे जिनको हाअुस के सामने रखना मै ने अपना फर्ज समज करअैसा किया है। जहां पिस लव्हिंग (Peace loving) लोगों को प्रोटेक्शन (Protection) देने का सवाल होता हैं वहां अिस किसम की बात करना ठीक नहीं होगा। अितना कहते हुवे मै अपना भाषण समाप्त करता हूं।

Shri Shamrao Naik : Sir, I have heard the speech of the hon. Member who has just now closed and sat down. I challenge the validity of the statements made by him. I

demand that an impartial committee be appointed to go into the matter and find out who are responsible for the offences committed. Whether they be Police Officers or others, those who are responsible for fabricating fales evidence and committing the other offences should be brought to book. If my challenge is not accepted by the Government, I am constrained to think that the things are quite otherwise. The allegations made by the hon. Member are absolutely false and do not be fit the dignity of either the hon. Member of the House.

Responsible members of my party as also some M. Ps. have approached the hon. the Home Minister and the Chief Minister in connection with this and they both have promised to take suitable action.

I have gone to the Police Station and made enquiries. The facts, as I could gather, are : A case has been registered on the workers. It is doubtful whether the person said to be the complainant has complained against the persons arrested by the Police ; and the property recovered form the persons arrested has not been claimed by the alleged complainant. The Sub-Inspector is labouring under one organisation, established by the Zamindar to do away with the tenancy movement carried on by the party there. The Sub-Inspector has managed to place arms in the field of a person named Ganpat and he of his own accord has seized those arms from that place. The dacoity is said to have been committed in the house of Sakher who before the S. I. and Dy. S. P. said that Ganpat had come to rescue him but not to commit the offence of dacoity. Inspite of these facts, having accepted ostensibly a bribe or some personal gratification he charged Ganpat. Ganpat is a person who is respected in the locality and no evidence can be procured against him. The complainant himself is not prepared to take Ganpat's name. In the light of these facts, the Dy. S. P. promised to take action against the S. I. It is not our party alone that has given a complaint against the said S. I. Other persons also, excluding some Zamindars, and Landlords also have been tired of his tyranny and high-handedness. The D.S.P. I, learn, suspended that S.I., but later, at the investigation of some members, he changed his mind and appointed him back. What prompted him to change his mind, we are not able to understand. We are prepared to undertake the trial. I urge that an Impartial Commission be appointed. It is no use speaking here. Let there be an enquiry and trial by an impartial tribunal.

Inspite of complaints against Police Officers, no action is being taken. The result is that the public are losing confidence in M.L.As. What is the difference between Ministers and M.L.As. and the Government officers? The latter are paid to serve the public all the 24 hours; though we are not paid so much, yet our motto to is public service and so far as status is concerned, I do not think we are in any way inferior. As regards public responsibility, I do not think we lag behind these ministers in discharging our duties to the public.

Our Service personnel inherited qualities from the previous regime and instead of serving the public, they try to trouble the public with highandedness and tyranny. It is possible that they may say that some M.L.As. try to file a false case against them and move the minister concerned to take action against such of the persons with whom they are displeased. The Home Minister is responsible for a change in the behaviour of these police officers: a year has passed since his assumption of power and much was expected and I am constrained to state that nothing has been done to improve the morale of the police administration.

Corruption has gone high. Sufficient light has been thrown by the report of the Public Service Commission on the working of the Police Department. The R. T. Department is being used to provide appointments for relations and friends. Nepotism too has increased to such an extent that nobody thinks that the administration is carried on for the sake of public or to serve the public but simply for the benefit of a particular member or relation or friend. There are two or three appointments in the R.T.D. which ought to have been referred to the Service Commission but which, on the other hand, have been filled in, in their own arbitrary discretion, by favourites.

In conclusion, I would request the Minister in charge to appoint an impartial commission to go into the matter and bring to book those who are responsible for such state of affairs. If no action is taken by the Government, I should give an ultimatum here that if any thing untoward happens, my party will not be responsible but the sole responsibility will rest with the officers and none can foresee what consequences follow therefrom.

* شری کے - انت رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - میں عدالت کی زبان سے متعلق هاؤس کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں - آج تحت کی عدالتوں میں انگریزی [illegible] - عوام

اردو سے واقف ہیں - مقامی کام کرنے والے وکلا اور عملہ بھی سہولت کے ساتھ اردو میں کام انجام دے سکتے ہیں - لیکن اس آسانی میں خلل پیدا کرنے کی کوشش کیجا رہی ہے اور اردو کی بجائے عدالتوں میں انگریزی کو رائج کرنے کی کوشش کیجا رہی ہے - حال میں تعلقہ سربا بیٹھ کے دورے پر چیف جسٹس صاحب آئے تھے - انہوں نے عدالتی عہدہ داروں کو ہدایت کی کہ عدالتی کام اردو کی بجائے انگریزی میں کیا جائے - گواہوں کے بیانات انگریزی میں لئے جائیں اور فرد کارروائی انگریزی میں مرتب کیجائے - اس ہدایت کی وجہ سے تکالیف ہو رہی ہے .. کیونکہ عہدہداروں کو بھی انگریزی میں کام کرنے کی مشق نہیں ہے - اسکے علاوہ اضلاع میں درجہ دوم کے وکلا ہی زیادہ تر پیروی کرتے ہیں انگریزی سے بخوبی واقف نہیں ہوتے اور عوام بھی یہاں ایک زمانے سے اردو رائج ہونے کی وجہ سے اردو ہی سے زیادہ واقف ہیں - ایسی صورت میں یکایک اسطرح انگریزی رائج کردینے سے مشکلات پیش آرہی ہیں .. اسطرح عوام کو انصاف حاصل کرنے میں دشواری پیش آرہی ہے اور عملہ میں کافی پریشانی پیدا ہو گئی ہے .. ہمارے ہاں کی عدالتوں کا عملہ انگریزی میں کام انجام نہیں دے سکتا .. وکلا بھی اس قابل نہیں ہیں کہ انگریزی میں کام انجام دے سکیں - انصاف رسانی میں عوام کی مدد اسطرح سے نہیں کیجا سکتی - اسلئے میں گزارش کرونگا کہ اردو کو جو یہاں کی زبان ہے عدالت کی زبان کی حیثیت سے باقی رکھا جائے - پندرہ سال کے بعد آپ ہندی رائج کرنا چاہتے ہیں تو کیجئے - اس میں آسانی بھی ہوگی کیونکہ وہ اردو سے ملتی جلتی ہے .. لیکن اس درمیانی مدت کے لئے انگریزی کو نافذ کرنا مناسب نہیں ہے - اسکی وجہ سے یہ ہوگا کہ پندرہ سال بعد جب آپ پھر انگریزی سے ہندی میں عدالتی کاروبار انجام دینا چاہینگے تو دشواری ہوگی - کیونکہ زبان میں غیر معمولی تغیر ہوگا .. اور اردو ہندی میں اتنا تغیر و اختلاف نہیں ہے - اس لئے دشواری نہ ہوگی .. اگر یہ نہیں تو کم از کم مقامی زبانوں میں عدالتی کام کرنے کے احکام دئے جائیں یعنی تلنگی ، مرہٹی اور کنڑی کو رائج کردیا جائے تاکہ انصاف حاصل کرنے میں مقامی باشندوں کو آسانی ہو اور عدالتی کارروائی کو وہ آسانی سے سمجھ سکیں عموماً وکلا اس ریجنل لنگویجس سے واقف ہوتے ہیں اور عملہ بھی واقف ہوتا ہے .. اس لئے اسمیں اسقدر دشواریاں پیش نہیں آئینگی جسقدر انگریزی کو کورٹ لینگویج (Court-Language) بنانے سے پیش آتی ہیں .. انرجی (Energy) بھی زیادہ صرف کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہیگی - ان امور کو چیف جسٹس صاحب کے سامنے بھی پیش کیا گیا .. لیکن انہوں نے ہمدردانہ طور پر غور نہیں کرتے ہوئے فرمایا کہ انگریزی ضرور رائج ہوگی اور آپکو ضرور سیکھنا ہوگا .. لا منسٹر سے میری یہ خواہش ہے کہ اس جانب توجہ فرمائیں - اگر علاقائی زبان کو رائج کرنا دشوار ہے تو موجودہ زبان اردو کو ہی باقی رکھا جائے - ان چند الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

श्री. रखमाजी घोंडीबा पटील :—मिस्टर स्पीकर सर, डिमांड नंबर १८ की तहत कटमोशन पर जो तकरीरें अिस सभा में की गअी अुन्हें गौर से सुनने के बाद मुझे भी कुछ कहने का अिरादा हुआ। पुलिस पर बहुत जियादा खर्च होता है और अुसको कम करने की जरूरत है, अैसा बार बार

कहा जाता है। अपोजिशन मेंबर्स का शायद यह कहना है कि अिसकी जिम्मेदारी सिर्फ ऑनरेबल होम मिनिस्टर पर है। मै मानता हूं कि जब ऑनरेबल मिनिस्टर जिम्मेदारी से काम करते हैं तो पुलिस के जरिये कुछ न कुछ मदद हासिल करते होंगे। (Laughter) लेकिन यह नहीं भूलना चाहिये कि अिसकी जिम्मेदारी अकेले ऑनरेबल होम मिनिस्टर पर ही है। यह हम सब मेंबरों पर है। अिधर बैठनेवाले और अुधर अपोजिशन बेंचेस पर बैठनेवाले सभी लोगों पर यह जिम्मेदारी आयद होती है। अगर हम चाहें कि हर काम पुलिस करे और हम यहां आकर सिर्फ तकरीरें दूसरों की तकरीरें सुनें और ऑनरेबल होम मिनिस्टर पर सारा भार सोंप दें तो मै अिस बात को मानने के लिये तयार नही हूं। यह कहना की पुलिस तो (Law and Order) के (Maintenance) मे कामयाब नहीं की है और वह कुछ अच्छा काम ही नहीं करती गलत है। पिछली राजवट के बाद जो आम चुनाव हुअे अुसकी मिसाल आप सामने रखेंगे तो पुलिस ने अुसमें किताना अच्छा काम किया वह हम जान सकते है और अुन लोगों ने अिस बात का तजरूबा हासिल किया होगा जो चुनाव मे कामयाब हुअे। मै तो अेक अनपढ काश्तकार हूं। सरकारी हिदायत के मुताबिक कि चुनाव के वक्त कोअी अेजंट वगैरा की मदद नही ली जा सकती। जब मैंने अेलेक्शेन्स कांटेस्ट (Contest) किया अुस वक्त मेरा कोअी अेजंट नही था। पुलिस ने चुनाव के वक्त शांती से काम किया और चुनाव मे किसी तरह की गडबड पैदा नही होने दी। अिस तरह से आम चुनाव कामयाब कर के बताये और पब्लिक को अपनी लियाकत बता दी। किसी पार्टी के तहत काम करनेवाले कुछ लोग अिस बात को न मानते होंगे। लेकिन जो लोग बिना किसी की मदद के चुनकर आये वे जानते है कि पुलिस ने जिम्मेदारी के साथ शांती रखने का बहुत अच्छा काम किया। अिसीलिये वे चुनकर आ सके। मेरे जैसे अनपढ आदमी का यह मत है जो मै अिस हाअुस के जिम्मेदार सदस्यों को सुनाना चाहता हूं। (Laughter) पिछले साल पुलिस पर जो खर्च हुआ था वह अिस साल कम कर दिया गया है और रियासत मे शांति सुख और अहिंसा के तरीके से राज कारोबार चलाने की कोशिश होम मिनिस्टर की तरफ से हो रही है अुसके लिये मै अुनको दिल से मुबारकबाद देता हूं। मुझे आशा है की आअिंदा चलकर वे अपने महकमे मे और तरक्की करेंगे। लेकिन वे तरक्की तभी कर सकते हैं जब हम अुनका साथ देंगे। शांति कायम करने के लिये हमको भी कुछ काम करना होगा। मै ऑनरेबल होम मिनिस्टर से प्रार्थना करूंगा कि हैद्राबाद जो राजकीय कारोबार चलाने की मुख्य जगह है। वह मराठवाडे से बहुत दूर है। वहां पुलिस का रवय्या और अुसका शांति स्थापित करने का काम मै समझता हूं कि बहुत आहिस्ता चल रहा है। बीड डिस्ट्रिक्ट के अंदर गुंडागर्दी करनेवाले और अुनके साथ काम करनेवाले अपोजिशन बेंचेस पर बैठे हुअे माननीय सदस्यों से और खासकर अपोजिशन के लीडर से मैं प्रार्थना करूंगा कि वहां अुनके पार्टी के काम करनेवाले लोग किस तरह अपना काम चलाते हैं अुसकी तरफ जरा तवज्जे दें। पिंपरनेर गांव मे अुन्होने किस तरह का काम किया अुसे भी वे देख लें। कॉंग्रेस के अेक कार्यकर्ता को अुन्होंने जिन्दा जला दिया। अुनके खिलाफ पुलिस ने अॅक्शन ली। अिसलिये अुस पार्टीसे संबंध रखनेवाले पुलिस के बारे मे हमदर्दी नहीं दिखाते और यहां कहते हैं कि पुलिस के जरिये अच्छा काम नहीं होता। मैं ऑनरेबल होम मिनिस्टर साहब से प्रार्थना करूंगा कि बीड डिस्ट्रिक्ट के पुलिस अफसरों को वे हिदायत दें कि शांति स्थापित करने का काम वे अच्छी तरह से करें। मुझे अपोजिशन के लीडर से यह कहना है कि वे लंबी लंबी तकरीरें सुनाते हैं। अिस के लिये जियादा वक्त मांगते हैं और कहते हैं कि मैं अपोजिशन का अेक जिम्मेदार लीडर हूं। ऑनरेबल लीडर ऑफ दी अपोजिशन को चाहिये की वे रियासत मे शांति फैलाने के लिये भी जियादा वक्त

खर्च करना होगा। वे तो मराठवाडे के ही रहनेवाले हैं। मैं आपको मुबारकबाद देता हूं। लेकिन आपने पूरे स्टेट का जायजा नहीं लिया है। आप खुद को अपोजिशन के लीडर समझते है तो रियासत में शांति स्थापित करने की भी जिम्मेदारी आपको खुशी से लेनी होगी। मराठवाडे में जब गुंडागर्दी होती है तो जनता आपका नाम लेती है। आपकी ही तरफ देखती है। पूरी जनता कहती है कि अपोजीशन के लीडर तो कहते है कि हम शांति से काम करना चाहते हैं और अगर अैसा ही होतो फिर मराठवाडे मे गुंडागर्दी कैसे होती है? जनता कहती है कि चुनाव के वक्त आपके पार्टी के कुछ लोगों ने पत्थर बरसाये और गालीगलौज करने का रवैया अेख्तियार किया। अिसकी जिम्मेदारी सचमुच किस पर आती है, अिसका फैसला करने का काम मैं आपके सुपुर्द करता हूं। कॉंग्रेस पार्टी के लोग गुंडागर्दी करनेवाले होते तो वे आपका साथ देते। लेकिन आपकी पार्टी के लोग तो अुनके खिलाफ है। अिसलिये आपको अुनकी तरफ खियाल करना पडेगा क्यों कि आपके पार्टी के लोग अच्छे होते तो मराठवाडे के अच्छे लोग आपके साथ रहते। आपकी बातें तो यहां अच्छी होती हैं। और आपकी पार्टी के तहत काम करनेवाले लोग अगर गुंडाहगर्दी करते तो आपको अुनके खिलाफ डिसिप्लिनरी अॅक्शन (Disciplenary Action) लेना चाहिये। आष्टी तालुके मे शांति के से काम करनेवाले लोग ही आखिर चुनाव मे कामयाब हुअे है। अिसलिये मै अपोजिशन के लीडर साहब से प्रार्थना करूंगा कि खास तौर से बीड जिले के आष्टी तालुके की तरफ अपनी दृष्टी दौडाकर यह देखें की वहा के लोग किस तरह से काम करते हैं। आप तो कहते हैं कि हमको शांति से काम करना है। यह तो आनंद की बात है। मैं तो अुसके लिये आपको बहुत धन्यवाद दूंगा। लेकिन जब अिस रियासत मे दहशत फैलाना या गोली और तलवार चलाने का काम होता था तब लोग कम्यूनिस्टों का ही नाम लेते थे। मै जानता हूं कि हमारे कम्यूनिस्ट भाअी गुरू हैं। (Laughter)) अगर वे शांति और अहिंसा के तत्व को मानते हैं तो फिर अैसी गुंडागर्दी करके आपके पार्टी के लोग आपकी पार्टी को बदनाम करने की क्यों कोशिश करते हैं? मै कहता हूं कि आपको अपनी जिम्मेदारी को जानकर आपकी पार्टी के लोगों के लिये अेक सर्क्यूलर जारी करना पडेगीगा कि अगर हमारी पार्टी और पुलिस का नाम लेकर आप गुंडागर्दी करेंगे तो हम आपके खिलाफ डिसिप्लिनरी अॅक्शन लेंगे। कल ही माजलगांव के माननीय सदस्य ने कहा कि आपको विरोधी दल की बजाय 'प्रतिपक्ष' नाम से कहा और बताया कि आपको विरोधी दल के नाते काम नहीं करना चाहिये बल्कि प्रतिपक्ष समझकर काम करना चाहिये। हमारे ऑनरेबल चीफ मिनिस्टर ने भी अिस बात को दोहराया था। तकरीर खत्म करते हुअे में आशा करता हूं कि रियासत मे शांति कायम रखने की आप सब कोशिश करेंगे।

شری مخدوم محی الدین: میں نے ڈیمانڈ نمبر (۱۸) کے سلسلے میں دو کٹ موشنس پیش کئے ھیں - ایک کٹ موشن جیل کے قیدیوں کی حالت کے بارے میں ہے اور دوسرا حضور نگر میں پولیس کی زیادتیوں کی نسبت ہے -

پہلے میں جیل کی نسبت مختلف معلومات هاؤس کے سامنے رکھنا چاھتا ھوں - سیاسی قیدیوں سے جیل میں خاص طور پر برا برتاؤ کیا جاتا ہے انہیں مار پیٹ کی جاتی ہے ان پر لاٹھی چارج کیا جاتا ہے انہیں کنجی میں رکھا جاتا ہے- ایسے کئی مظالم ھوئے ھیں - میں ایسے مانتا ھوں کہ اب ان میں ایک حدتک کمی ھوئی ہے - یہ صحیح بات ہے کہ اس عرصہ میں کئی سیاسی قیدی چھوٹے ھیں - لیکن اب بھی وھاں سیاسی قیدیوں پر کافی مصائب ھیں - میں خاص طور پر ان قیدیوں کے بارے میں کہنا چاھتا

ہوں جو بیچارے بیماریوں میں مبتلا ہیں ۔۔ ان پر بھی سختیاں جاری ہیں ۔ تفتیش کے دوران میں انہیں اذیتیں پہنچائی جاتی ہیں ۔۔ جیل کی زندگی نے ان پر بہت برا اثر ڈالا ہے ۔ اب حالت یہ ہے کہ بہت سے لوگ دل کی بیماری ، دق میں اور ایسے ہی کئی مہلک امراض میں مبتلا ہیں ۔ ان کے کسی معقول علاج کا انتظام نہیں ۔ ان میں ۲۰ ۔۔ ۲۰ سال ۳۰ ۔ ۳۰ سال سزا پائے ہوئے قیدی بھی ہیں اور ۴ ۔ ۵ سال کی سزا والے قیدی بھی ہیں ۔ میں ایسے قیدیوں کی چند مثالیں هاؤس کے سامنے رکھتا ہوں جن کا تعلق سنٹرل جیل سے ہے ۔ میرے ایک ساتھی کنڈل ریڈی ہیں جو جنگاؤں کے رہنے والے ہیں ۔ ایک سال سے انپر فالج کا حملہ ہوا ہے ۔۔ انکے ہاتھ پاؤں بیٹھ گئے ہیں ۔ پیشاب پیخانہ بھی وہ اپنی جگہ پر ہی لیٹے لیٹے کرلیتے ہیں وہ دو وقت دواخانہ عثمانیہ میں شریک کرائے گئے تھے ۔۔ لیکن وہاں بھی انکا کوئی علاج نہوسکا ۔۔ انکی حالت انتہائی نازک ہے ۔۔ ایسے کیس کے بارے میں حکومت نے ابتک کوئی غور نہیں کیا ۔ بھونگیر کے ایک دودے پالا ستے ریڈی ہیں جنہیں ٹرائیبیونل نے موت کی سزاء دی ہے جو بیس سال سزائے قید میں مبدل ہوگئی ہے ۔۔ پچھلے (۱۰) مہینوں سے وہ دل کی بیماری میں مبتلا ہیں اس کی وجہ سے ان کا وزن (۲۰) پاؤنڈ کم ہوگیا ہے ۔ ان کا کوئی معقول علاج نہیں کروایا جاتا ۔ ان سے لاپرواهی برتی جاتی ہے ۔ دوا خانہ عثمانیہ میں علاج کروانے کی جو سہولت قیدیوں کو حاصل ہے جب اسکی مانگ کی جاتی ہے تو اس سے بھی انکار کیا جاتا ہے ۔ گرگیا نامی جنگاؤں کے ایک لمباڑے ہیں ۔ انکی چھاتی میں سخت درد ہے ۔ وہ خون تھوکتے ہیں ۔ اس بیماری سے انکا وزن (۳۰ ۔ ۳۵) پاؤنڈ اتر گیا ہے ۔۔ انہیں بھی دوا خانہ عثمانیہ بھیجنے سے انکار کیا جاتا ہے ۔ اسی طرح سائم سائلو سوسلا اور یاتا پلیا نامی سیاسی قیدی ہیں جنکے سینے میں درد ہے اور وہ مسلسل خون تھوکتے ہیں ۔ جیل کے ڈاکٹر نے کہدیا ہے کہ انکا وہاں علاج نہیں ہوسکتا ۔ لیکن انکی رہائی کے بارے میں نہیں سوچا گیا حالانکہ یہ کیسس سنگین ہیں ۔ ان لوگوں کا وزن بھی ۱۵ سے ۲۵ پاؤنڈ تک اتر گیا ہے ۔ نلگنڈہ کے گنگا دیوی راملو نامی ایک صاحب جیل میں هسٹریا میں مبتلا ہیں ۔ ان پر اس بیماری کا اتنا شدید حملہ ہے کہ جب انہیں دورہ پڑتا ہے تو ۱۲ ۔ ۱۵ آدمی سنبھالنے پر بھی وہ نہیں سنبھل سکتے ۔ ڈاکٹروں نے بھی ان کی رہائی کی سفارش کی تھی ۔ لیکن حکومت نے انہیں رہا کرنے سے انکار کیا ۔ انکا وزن بھی ۲۵ پونڈ گھٹ گیا ہے اسی طرح گنگم راج ریڈی ہیں ۔ دو برس سے انہیں پیٹ میں شدید درد کی شکایت ہے ۔ انہیں دوا خانہ عثمانیہ بھی بھیجا گیا تھا ۔ لیکن علاج سے کوئی افاقہ نہیں ہوا ۔ یہ کچھ مثالیں میں نے پیش کی ہیں ۔ ایسے بہت سے لوگ ہیں جو دق میں مبتلا ہیں ۔ جیل کی اذیتیں برداشت کرتے کرتے اور وہاں کے حالات کی وجہ سے انہیں ٹی ۔ بی ۔ ہوگیا ہے ۔ چند کو یراگڈا اور دوسرے مقامات پر رکھا گیا ہے ۔ لیکن ان کے معالجہ کا خاطر خواہ انتظام نہیں ۔ کوئی پونے تین سو سیاسی قیدی اس وقت جیلوں میں بند ہیں ۔ ان میں سے (۱۱۸) نظر بند ہیں اور باقی زیر دریافت ہیں ۔ ان میں سے کئی بیمار ہیں ۔ لیکن حکومت اس طرف سوچنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتی ۔ ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ

قیدی ہیں انہیں عام رہائی دیجانی چاہئے - چنانچہ لیڈر آف دی اپوزیشن نے اس بارے میں کافی روشنی ڈالی ہے - خصوصاً ایسے قیدیوں کے بارے میں غور کرنے کی ضرورت ہے جو بیمار ہیں - ایسے ایک دو کیسس حکومت کے پاس ریپرزنٹ (Re-present) کئے گئے - خوشی کی بات ہے کہ منسٹر متعلقہ نے انکی رہائی کا حکم دیا - حضور نگر کے ستیم نامی ہمارے ایک ساتھی جو ۶ سال سے جیل میں تھے وہ مہلک مرض میں مبتلا تھے - جب میں نے انکا کیس ریپرزنٹ کیا تو رہائی عمل میں آئی - میں حکومت کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں کہ آج حکومت ایسے لوگوں کی عام رہائی کا حکم دے - ان لوگوں کی حالت دن بدن نازک ہوتی جا رہی ہے -

مجھے عام قیدیوں کے بارے میں بھی کہنا ہے - ایسے قیدی جو سنگین جرائم میں حبس دوام یعنی جنم قید کی سزا پا رہے ہیں انہیں نصف میعاد گزرنے کے بعد رہا کردیا جاتا ہے - اس سال بھی ایسے ۶۰ - ۷۰ قیدیوں کو رہا کیا جانا چاہئے تھا - لیکن صرف ۳۰ - ۴۰ کو چھوڑا گیا - باقی قیدیوں کو نہیں چھوڑا گیا - وجہ یہ ہے کہ وہ کام میں ماہر ہیں - اگر وہ چلے جائیں تو جیل ڈپارٹمنٹ کا کام ختم ہو جاتا ہے - کارخانہ بند ہو جاتا ہے - صرف اسی باعث انکو چھوڑا نہیں جاتا - انہوں نے حکومت کے اس عمل کے خلاف ہڑتال بھی کی تھی - لیکن اسکے باوجود انکے مطالبہ کی شنوائی نہیں ہوئی - یہ انتہائی غیر منصفانہ بات ہے کہ اپنے مفاد کی خاطر انہیں قید رکھا جائے - حکومت کو اس جانب توجہ دینا چاہئے -

مجھے حضور نگر کے سلسلے میں بھی کچھ باتیں عرض کرنی ہیں - اس سے پہلے بھی میں نے ایوان کے سامنے حضور نگر کے کچھ واقعات پیش کئے ہیں - گو وہاں کے واقعات کی داستان اتنی طویل ہے کہ اس ۱۵ منٹ کے عرصہ میں جس میں سے ۷ منٹ جیل پر ڈسکشن ہی میں صرف ہوچکے ہیں تفصیل سے روشنی ڈالنا مشکل ہے - پھر بھی میں حکومت اور خاص طور پر ہوم منسٹر کے سامنے انہیں پیش کرنے کی کوشش کرونگا - دن بدن وہاں کی حالت خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی ہے - الکشن کے زمانے میں وہاں جو حالت تھی بائی الکشن (By-election) میں وہ نہ رہی - بائی الکشن میں جو حالت تھی وہ اب بائی الکشن کے بعد باقی نہیں ہے - دن بدن حالات بدتر ہوتے جا رہے ہیں - میں حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ کمیونسٹ پارٹی اور دوسری مخالف پارٹیوں کے بارے میں حکومت کی کیا پالیسی ہے ، وہ اسے صاف صاف واضح کردے اور اعلان کردے - بنیادی طور پر میں یہ مانگ رکھتا ہوں کہ جتنے سیاسی قیدی ہیں انہیں چھوڑ دیا جائے - جن سیاسی کارکنوں پر وارنٹس ہیں انہیں واپس لے لیا جائے - اور ایک ایسی فضا پیدا کی جائے جس میں جمہوریت کے اصولوں پر سب جماعتوں کو کام کرنے کا موقع ملے تاکہ اس طرح عوامی مسائل سلجھ سکیں - آج ضلع نلگنڈہ ، خصوصاً حضور نگر میں اور دوسرے دیہاتوں میں رجعت پسند طبقات اپنی ٹولیاں بنالیتی ہیں - بد قسمتی سے وہ ٹولیاں کانگریس کا سیاسی رنگ اختیار کرلیتی ہیں اور کانگریس والنٹیرس کے نام پر لوگوں کو ڈرانے

اور دھمکانے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ اس کے پیچھے اون کے ناکام جذبات کام کرتے ہیں ۔ وہاں کی لوکل پولیس اس کام میں اون کی ہمت افزائی کرتی ہے ۔ بغیر پولیس کی مدد کے ، بغیر پولیس کی ہمت افزائی کے اور بغیر پولیس کی پشت پناہی کے وہ کچھ نہیں کرسکتے ۔ اون کے کوئی سیاسی معتقدات نہیں ہوتے اور نہ اون کا کوئی سیاسی کریڈٹ ہوتا ہے ۔ کسی سیاسی نصب العین کے لئے وہ نہیں لڑتے بلکہ مٹھی بھر روپیوں اور تھوڑی سی لالچ کے لئے ایسے مذموم طریقوں پر اتر آتے ہیں ۔ وہ پولیس کی مدد کے بغیر کچھ نہیں کرسکتے ۔ حضور نگر اور مریال گوڑہ میں اگر پولیس کی مدد نہ ہوتی تو چوٹے پلی ، مٹھم پلی وبراہالم اور دوسرے مقامات پر جو حادثات ہوئے اور جان سے مارنے کے لئے جو حملے کئے گئے وہ نہ ہوتے ۔ اب تک بھی والنٹیرس کے حملے ہماری عورتوں پر جاری ہے ۔ اس قسم کی غنڈہ گردی بغیر پولیس کی پشت پناہی کے حاصل نہیں ہوسکتی ۔ میں یہ چیالنج کرتا ہوں کہ اگر اس ہاؤس کے ادھر اور اودھر کے آنریبل ممبرس کی ایک کمیٹی بنائی جاکر تحقیقات کریں تو معلوم ہوگا کہ کس طرح بے عزتی ہو رہی ہے ، پولیس کتنی مدد کر رہی ہے اور ڈی وائی ۔ یس ۔ پی ۔ کا اس میں کہاں تک ہاتھ ہے ۔ یہ ڈی وائی ۔ یس ۔ پی یونین کا رہنے والا ہے ۔ وہاں یہ سب انسپکٹر تھا ۔ یہاں آکر ڈی وائی ۔ یس ۔ پی بن گیا ہے ۔ جب سے تشریف لائے ہیں وہاں سے ہٹنے کا نام نہیں لیتے ۔ اتنا ہی نہیں بلکہ جو لوگ غنڈہ گردی کرتے ہیں اون کی ہمت افزائی کرتے ہیں ۔ اون کو شہہ دیتے ہیں ۔ جہاں جہاں حملے ہوتے ہیں اور جہاں جہاں کسانوں کو مارا جاتا ہے اوس کا یہ پلان بناتے ہیں ۔ ہم نے میمورنڈم کے ذریعہ یہ چیز پیش کی ہے ۔ وہاں نام نہاد کانگریس کے صدر اور سکرٹری ہیں جو پولیس کے عہدہ داروں کے ساتھ مل کر حملے کرتے ہیں وغریب جنتا کوستاتے ہیں اور اون کو هراس (Horass) کرتے ہیں ۔ اون کو گرفتار کرتے ہیں ۔ جھوٹے مقدمات میں الجھاتے ہیں ۔ وہ لوگ پولیس کی مدد سے یہ سب کرتے ہیں ۔ ورنہ اون کی ہمت نہیں کہ یہ لوگ گاؤں پر مظالم کرسکیں ۔ جس جگہ مسلسل ظلم وستم ہو رہا ہے وہاں روک تھام نہیں کی گئی ۔ ہم نے اس سلسلہ میں آنریبل ہوم منسٹر کو میمورنڈم کے ذریعہ توجہ دلائی ، کلکٹر صاحب کو توجہ دلائی اور پولیس کے عہدہ داروں کو بھی توجہ دلائی لیکن جو خود مریض ہے اوس سے اوس کے علاج کے بارے میں کیونکر دریافت کیا جاسکتا ہے ۔ ہم نے اس کے متعلق ریپرزنٹیشن کیا تھا لیکن وہاں کے حالات میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی ۔

۲۲ فبروری کو حضور نگر میں قتل عام کا حادثہ ہوسکتا تھا ۔ شیوکوپ ریڈی نے وہاں کے ۱۳ - ۱۴ نو جوانوں کو بھڑکایا ۔ ۵ ہزار کا جو مشتعل مجمع تھا اور جو شہیدوں کی یاد میں جلسہ کر رہے تھے اوس میں گڑبڑ پیدا کی گئی ۔ اشتعال انگیزیاں کی گئیں ۔ کچھ لوگوں کو مار پیٹ بھی کی گئی ۔ جو لوگ دوسرے گاؤں سے جلسہ میں شریک ہونے کی غرض سے آرہے تھے اون کی بنڈیاں توڑی گئیں بیلوں کو بھگا دیا گیا ۔ اتنی اشتعال انگیزیوں کے باوجود بھی مجمع اشتعال میں

بلکہ اس نے صبر کیا وہاں پولیس کا انتظام ضرور تھا ۔ لیکن پولیس میں اتنی ہمت نہ ہوئی کہ ان ۱۳ آدمیوں کو پکڑ کر تدارک کر سکتی ۔ وہ لوگ پولیس کے پیچھے کھڑے ہو کر شرارتیں کرتے رہے ۔

اسی طرح مریال گوڑہ میں کامریڈ نارائن ریڈی ایک جلسہ بلاتے ہیں تین تاریخ کو ۔ وہاں کانگریس والنٹرس کے نام پر چند لوگ گھس آتے ہیں اور ان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ پہلے ہمارے سوالوں کا جواب دیں ۔ جب تک آپ ہمارے سوالوں کا جواب نہیں دیں گے میٹنگ کرنے نہیں دیں گے ۔ انہوں نے کہا میں سوالات کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں ۔ لیکن مجھے اپنی تقریر کرنے دیجائے ۔ ڈیموکریٹک پروسیجر (Democratic Procedure) بھی یہی ہے ۔ لیکن انہوں نے شرارت سے کہا کہ پہلے سوالات کا جواب دیا جائے ورنہ تقریر کرنے نہیں دی جائیگی ۔ جب پولیس کے سامنے ہم اس چیز کو رکھتے ہیں تو وہ کہتی ہے کہ پہلے سوالات کا جواب دے دینا چاہئے تھا ۔ ڈی ۔ وائی ۔ یس ۔ پی کے پاس جاتے ہیں تو وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ پہلے سوالات کا جواب دینا چاہئے تھا ۔

اس طرح پولس اور ڈی وائی ۔ یس ۔ پی وہاں لوگوں کو ستانے کے مقصد سے پلان بناتے ہیں ۔ اون کی شہہ پر غنڈہ گردی کی جاتی ہے اور حملے کئے جاتے ہیں ۔ بائی الکشن کے زمانے میں جن لوگوں نے حملے کئے وہ بعد میں ہمارے آفس پر آئے اور کہا کہ اون لوگوں نے ہم کو چالیس چالیس روپیہ اس کام کے لئے دینے کے لئے کہا تھا لیکن اب (۱۰) روپیہ ہی دے رہے ہیں ۔ آپ لوگ غریبوں کے ہمدرد ہیں اون کے لئے لڑتے ہیں ۔ ہمیں بھی ہمارے روپیہ دلائے ۔

(Laughter)

ہم نے کہا کہ آپ بھی غنڈوں کی ایک ٹریڈ یونین (Trade Union) بنائے تب ہم بھی کچھ کرینگے ۔ غرض وہاں پولس کی شہہ پر اور اوس کی پشت پناہی غنڈہ گردی ہو رہی ہے ۔ میں آنریبل ہوم منسٹر سے کہونگا کہ اگر وہ امن و امان باقی رکھنا چاہتے ہیں تو ان چیزوں پر غور کرنا چاہیے ۔ ہم نے جو میمورنڈم پیش کیا ہے اوس پر غور کرکے تحقیقات کی جانی چاہئے ۔ بارہا کہا جاتا ہے کہ تحقیقات ہو رہی ہے ! تحقیقات ہو رہی ہے ! کہاں تحقیقات ہو رہی ہے ؟ اگر تحقیقات کرنا ہے تو آئے ، ہمارے ساتھ چلئے ۔ گاؤں کے اون لوگوں سے دریافت کیجئے جنہیں مارا پیٹا گیا ۔ اون لوگوں سے پوچھئے جن کے سر پھوڑ دئے گئے ۔ اون عورتوں سے دریافت کیجئے جن کی بے عزتی کی گئی ۔ گروپ شیو ریڈی ۱۲ - ۱۳ برس کے بچوں کو لاٹھی سے کچرکے دیتا رہا ۔ لیکن اوسے کچھ نہیں کہا گیا ۔ میں یہ باتیں اس لئے ایوان کے سامنے لا رہا ہوں کہ وہاں کے حالات معلوم ہوں ۔ پولیس پر اتنا بڑا بجٹ رکھا جاتا ہے ۔ پولیس کی بڑی تعریف کی جاتی ہے ۔ اہمسا (अहिंसा) کا نعرہ لگایا جاتا ہے ۔ مورل ری آرمامینٹ (Moral Rearmament) کی باتیں کی جاتی ہیں ۔ دل بہلانے کی باتیں کہی جاتی ہیں ۔ لیکن جو تشدد اور ظلم و ستم عوام پر ہو رہا ہے اوس کے لئے پولیس

کچھ نہیں کرتی حکومت کچھ نہیں کرتی - مجھے افسوس ہے کہ کانگرس منسٹری بھی کچھ نہیں کرتی - میں آنریبل منسٹر کے سامنے اور حکومت کے سامنے پرزور طریقہ پر یہ چیز رکھنا ہوں کہ زیادہ تاخیر نہ کرتے ہوئے اس چیز کی طرف توجہ کریں - اوس ڈی وائی ایس - پی - کو وہاں سے نکالا جائے جو گزشتہ چار برس سے وہاں بیٹھا ہوا غنڈی گردی کر رہا ہے اور لوگوں پر حملے کروا رہا ہے - میں اپنے تمام دوستوں سے جو ادھر اودھر بیٹھے ہوئے ہیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک منسٹر کمیٹی بنا کر اس کی تحقیقات کی جائے وہاں لوگوں کے دن اور راتیں دہشت میں کٹ رہی ہیں - بچوں کو ٹھیک طور سے نیند نہیں آتی کیونکہ انہیں یہ خطرہ ہے کہ غنڈے کہیں حملہ نہ کردیں - مجھے امید ہے کہ میری یہ آواز صدا بہ صحرا ثابت نہ ہوگی اور ضرور اس طرف توجہ کی جائیگی ، ورنہ حکومت میں اور ملک کی دونوں کی بد قسمتی ہوگی -

شری اے - راج ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - میں نے جو کٹ موشن پیش کیا ہے وہ ڈپوٹیشن (Deputation) پر آئے ہوئے آفیسرس کے ری پیاٹریشن (Repatriation) کے متعلق ہے - پولیس ایکشن کے بعد جو فورسیس باہر سے آئے ہیں اون کے ری پیاٹریشن کے متعلق اس ایوان کے اندر برزور مطالبہ کیا جاتا رہا ہے کہ جلد از جلد اون کو واپس کردیا جائے تاکہ اخراجات میں کمی ہوسکے - ری پیاٹریشن کے تعلق سے ایوان کے مطالبہ کو ایک طرح سے تسلیم کرتے ہوئے بجٹ کے فیگرس (Figures) کے ذریعہ یہ بتلانے کی کوشش کیگئی کہ ہم یہ کررہے ہیں ، وہ کررہے ہیں - لیکن میں کہونگا کہ جو فیگرس بتلائے گئے ہیں اوس سے صاف یہ پتا چلتا ہے کہ خلاف عمل ہورہا ہے - چنانچہ اس سلسلہ میں میں اس ایوان کے سامنے فیگرس پیش کرنا چاہتا ہوں - سنہ ۵۱-۵۲ع کے لئے بجٹ اسٹیمیٹ ۵ کروڑ (۹۵۰۶۸) لاکھ تھا - لیکن جو خرچ کیا گیا وہ ۶ کروڑ (۷۴ء۴۷) لاکھ ہے - یعنی تقریبا ایک کروڑ سے زیادہ خرچ کیا گیا - اب گزشتہ سال کے فیگرس (Figures) لیجئے - سنہ ۵۲-۵۳ع کے لئے بجٹ اسٹیمیٹ ۳ کروڑ (۶۸ء۰۷) لاکھ روپیے بتلائے گئے تھے اور اس کی منظوری یہاں سے لیگئی تھی لیکن عملا جو خرچ ہوا وہ ۴ کروڑ ۴۰۱ء۱ لاکھ ہے - اس طرح سے (۳۴) لاکھ روپیے زیادہ خرچ کئے گئے - اب ہمارے سامنے ۵۳-۵۴ع کا بجٹ اسٹیمیٹ ۳ کروڑ ۶۸ء۰۷ لاکھ روپیہ کا ہے - پھر ریوائزڈ اسٹیمیٹ (Revised Estimate) جو ہمارے سامنے آنے والا ہے اسکا بھی وہی نقشہ رہیگا جو اوپر بتایا گیا ہے اس طرح ورکنگ آف حیدرآباد ڈپارٹمنٹس (Working of Hyderabad Departments) یا اور دوسری چیزوں کے تعلق سے عمل وہی ہوگا جو اپنڈکس (سی) میں نیو ائٹمس (New Items) کے تحت بتلایا گیا ہے - یعنی جتنی منظوری لیجائیگی اوس سے زیادہ خرچ کیا جائیگا - مجھے صحیح طور پر اندیشہ ہے کہ جو نامینل فیگرس (Nominal Figures) یہ بتانے کی کوشش کیگئی ہے کہ ۳ کروڑ ۶۸ لاکھ میں سے (۳۰) لاکھ اس سال کم کردئے گئے ہیں اور سنہ ۵۳-۵۴ع کے لئے ۳ کروڑ ۳۸ لاکھ رکھے گئے ہیں - اوس میں زیادتی ہوجائیگی [illegible] بجٹ فیگرس (Budget Figures) دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ (۴) [illegible]

پولیس کے مد (۲۹) سے نکال کر مد (۱۲) میں منتقل کردئے گئے ہیں ۔ اسی طرح توڑ جوڑ کیا جاکر ہمارے سامنے ریوائزڈ اسٹیمیٹ (Revised Estimate) پیش کردیا جائیگا ۔ مجھے اس بارے میں اندیشہ ہے کہ پھر اس میں اضافہ کرلیا جائیگا ۔ گزشتہ دفعہ ہمارے سامنے پولیس بجٹ کے سلسلہ میں ۳ کرو ۶۸ لاکھ روپے کا ڈیمانڈ کیا گیا تھا ۔ اس خیال سے کیا گیا تھا کہ (۶) بٹالینس کے منجملہ ۳ بٹالینس جو یہاں ہیں سنہ ۵۳-۵۴ع شروع ہونے کے پہلے ختم کردئے جائینگے ۔ اسی بنیاد پر ہمارے سامنے بجٹ پیش کیا گیا تھا ۔ لیکن اب نہیں معلوم کن وجوہات کی بناء پر اس میں خرچہ بڑھ گیا اور یہ بیان کیا گیا کہ (۳) بٹالینس کو ریپاٹرٹ (Repatriate) کرنے کا جو پلان بنایا گیا تھا اوس پر عمل نہیں ہوسکا ۔ اس قسم کے عذرات پیش کئے گئے ۔ سنہ ۵۲-۵۳ع کے بجٹ پر ڈسکشن (Discussion) کے وقت یہ کہا گیا کہ تین بٹالینس کو ڈسبیانڈ (Disband) کیا جائیگا ۔ لیکن ان میں سے ایک کو سپٹمبر سنہ ۵۲ع میں ڈسبیانڈ کیا گیا ۔ دوسرے آج تک باقی ہیں ۔ اب یہ اعلان کیا جارہا ہے کہ مارچ کے ختم ہونے تک یعنی سنہ ۵۳-۵۴ع کا فینانشیل ایر (Financial Year) شروع ہونے سے پہلے ڈسبیانڈ کیا جائیگا ۔ لیکن گزشتہ تجربہ کے مطابق شائد انہیں سپٹمبر سنہ ۵۳ع کے پہلے ڈسبیانڈ نہیں کیا جاسکیگا ۔ گزشتہ پولس بجٹ کے تعلق سے ہمکو یہ یقین دلایا گیا تھا کہ حکومت آئندہ بجٹ اسٹمیٹس میں بہت بڑی سیونگ (Saving) کرسکیگی ۔ لیکن آج کوئی سیونگ نظر نہیں آرہی ہے ۔ ہیر پھیر کرکے خرچ کیا جارہا ہے ۔ یہ کہا جاتا ہے کہ پولس کے بجٹ میں کمی کی گئی ہے ۔ نظر نہیں آتا کہ کہاں کیگئی ہے ۔ وعدہ پورا نہیں کیا جارہا ہے ۔ ہمارے اکسچکر (Exchequer) پر جو بار پڑرہا ہے میں اسے ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں ۔ گزشتہ سال کے بجٹ میں (۱۳) لاکھ (۷۶) ہزار کے خرچے کا اضافہ ہوا ہے اور ان بٹالینس کو ڈسبیانڈ نہ کرتے ہوئے مزید ۶ لاکھ (۵۱) ہزار روپیہ کا پراویژن (Provision) رکھا گیا ہے ۔ بتایا جاتا ہے کہ ری پاٹریشن سنہ ۵۳ع تک ہوجائیگا ۔ گویا ری پاٹریشن کا وعدہ کرنے کا اور ان کو برقرار رکھنے کا سلسلہ جاری ہے ۔ اس سال کے بجٹ میں (۵) لاکھ ۶۶ ہزار کا پراویژن رکھا گیا ہے ۔ بہرحال ان تمام رقوم کا مجموعہ (۲۶) لاکھ کے قریب ہوتا ہے ۔ اسکی ذمہ داری عوام پر عائد ہورہی ہے ۔ جب سوال کیا گیا کہ وقت پر ڈسبینڈ (Disband) کیوں نہیں کیا گیا تو وجہ یہ بتائی گئی کہ حالات ایسے تھے ، ویسے تھے ۔ میں ان باتوں کو عذرلنگ سمجھتا ہوں ۔ حیدرآباد میں کئی واقعات گزرے ہیں اور گزرتے ہیں ۔ سیاسی فضاء ہمیشہ کے لئے مکدر رہنے کا کوئی سوال نہیں تھا ۔ ایک حادثے کا حوالہ دیا جاتا ہے ۔ لوگوں میں بیروزگاری کی وجہ سے جو سوومنٹ پیدا ہوا یا جو حالات ہوئے وہ اٹومیٹیکلی (Automatically) یہاں کے معاشی حالات کی وجہ سے رونما ہوئے جو لوگ ان ساری چیزوں سے واقف ہیں ان کا یہ کہنا ہے کہ ۔

"Though the agitation started first in Warangal and it is reasonably believed that it was sponsored by a prominent

Congressman of Warangal, an organisation styled as 'Hyderabad Pradesh Hita Raksh Samithi' was formed in Hyderabad, under the Presidentship of a veteran Congressman of Hyderabad. The objective of this Samithi was declared to be that 'local talent whatever be its defect, should be encouraged at the hands of the Government and people at large'. It also declared that the Police-Action........"

یہ صاف طور پر بتایا گیا ھے کہ اس کے ذمہ دار کون تھے اس کو کس نے پرورش کیا ھے .. اگر عوامی لیڈر ھونے کے ناتے پی - ڈی - ایف - کے ممبرس پولس کے انتظامی افسروں سے کچھ کہنے کے لئے جاتے ھیں تو خواہ مخواہ بہانے نکا لکر ان کو دبانے کی کوشش کی جاتی ھے .. لیکن حقائق نہیں بدل سکتے .. حقائق سے انکار نہیں کیاجاسکتا - دنیا اچھی طرح جانتی ھے کہ کون ذمہ دار ھے - ان واقعات کو سامنے رکھکر پولس کے لئے اتنا پراویژن کا کس منھ سے مطالبہ کیا جاسکتا ھے؟ چار پانچ کروڑ روپیے خرچ کئے جارھے ھیں .. ایسا معلوم ھوتا ھے کہ پولس ڈپارٹمنٹ کے نزدیک پیسہ کوئی چیز نہیں ھے - بجٹ نوٹ کے انڈکس (سی) Index (c) (۱) میں (۱۰) لاکھہ کا خرچہ بتایا گیا ھے - آئی - جی - پی کے لئے (۱۰) لاکھ کا خرچہ ھے - ایچ - ایس - آر - پی ایک نیا آئیم (Item) ھے - اس طرح لاکھوں روپیہ کا خرچہ کیا جاتا ھے - انٹی کمیونسٹ اسکیم (Anti-Communist Scheme) کے لئے ایک لاکھ کا پراویژن رکھا گیا ھے - پٹیل پٹواریوں کے لئے ایک لاکھ روپیہ کا مطالبہ کیا جائے تو بڑی بھاری بات سمجھی جاتی ھے - لیکن پولس کے لئے لاکھوں روپیوں کا پراویژن معمولی معلوم ھوتا ھے - میں کہونگا کہ پولس بجٹ میں جو کمی باور کرائی جارھی ھے وہ صراصر غلط ھے - کمی نہیں ھورھی ھے بلکہ وہ جوں کا توں ھے - ھمارے ھاں پولس میں (۵۵) افیسرس باھر کے اب بھی موجود ھیں - تیس لاکھ روپیے کوئی معمولی چیز نہیں ھے - اس تیس لاکھ میں بہت سے مسائل حل ھو سکتے ھیں - میں اپیل کروں گا کہ اس پروسس (Process) کو جلد ختم کیا جائے - پٹیل پٹواریوں کے سسٹم کو تبدیل کرنے کے لئے ھم کو جس قدر صرف کرنا پڑے صرف کرنا چاھیئے - اس پولیس کے بجٹ سے کچھ رقم نکالکر اوس طرف خرچ کرنا چاھیئے - پانچ بٹالین جو اس وقت ھیں ان میں نان ملکیز کی تعداد (۵۵۱۴) ھے اور دوسروں میں بھی نان ملکیز (۵) ھزار کے قریب ھیں - عوام غیرشعوری طورپر موومنٹ کرتے ھیں تو ان پر غور کرنا چاھیئے - تجربہ سے جو چیزیں از خود سامنے آتی ھیں اون کو اور ان خیالات کو جو عوام میں ھوتے ھیں محسوس کرکے امپروو (Improve) کرنا چاھیئے - ھمیں ھرگز ان چیزوں کو نہ بھولنا چاھئے - حالت یہ ھے کہ جو خود اپنے گھر کو سنبھا لنے کی سکت نہیں رکھتا وہ آل انڈیا بیسس (All India Basis) پر مسائل کو حل کرنے کا کوشش میں مصروف نظر آرھا ھے - اتنا کہتے ھوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں -

श्री. माणिकचंद पहाडे :—अध्यक्ष महोदय, हमारे सामने आज जो पूरे कटमोशन्स खर्चे मे कमी करने के लिये लाये गये हैं, अुनपर जो अबतक बहस होती रही है अुसके संबंध मे मैं दो चार बातें हाअुस के सामने अर्ज कह देना चाहता हूं। वक्त बहुत कम है, अिसलिये मैं यह बातें बहुत ही मुक्तसर तौर पर कहूंगा।.

पहिली बात यह है कि पोलिस के अखराजात मे कमी करने के बारे में बहुत कुच्छ कहा गया है। पोलिस की मुख्य जिम्मेदारी देश मे शांती रखने की होती है। और यह शांति रखने के लिये ही पोलिस डिपार्टमेंट पर यह खर्चा किया जाता है। आम तौर पर शांति तो जनता की तरफ से रखी जानी चाहिये। शांति का यह अुसूल ही है कि वह तभी रहती है जब जनता शांति प्रेम हो। शांति अेक ही तरफ से नही रखी जा सकती। अिस तरह से शांति दुनियां में नही बढती है। और फिर यह अुम्मेद करना कि शांति तो पुलिस को ही रखनी चाहिये और वही अिसके लिये जिम्मेदार है तो फिर पुलिस कैसे कम की जा सकती है? अेक तरफ तो आप शांति का फैलाव करना चाहते है और दूसरी तरफ पुलिस को कम करना चाहते हैं। यह कैसे हो सकता है?

दूसरी बात यह बतलाअी गअी कि कोर्ट का खर्चा बहुत होता है। अुसे कम करने की तजवीज हाअुस के सामने रखी गअी है। यह भी कहा गया की लोगों को कोर्ट से मुफत न्याय मिलना चाहिये क्यों की गरीबों को कोर्ट का खर्चा बहुत करना पडता है। मै अिसके सिलसिले मे यह कहना चाहता हूं कि कोर्ट मे दिवानी मुक्कदमेही जियादा हुवा करते हैं और आप यदि गौर से देखेंगे तो आपको मालूम होगा कि दिवानी मुक्कदमात धनवालों के जियादा हुवा करते हैं। गरीबों के मुकदमात अुतने जियादा नहीं होते। गरीबों के तो फौजदारी मुकदमे ही जियादा होते हैं और फौजदारी मुकदमे के लिये तो कोर्ट फीस नहीं ली जाती है। जो कोर्ट फीस ली जाती है अुसका बार गरीबों पर नहीं पडता हैं। कोर्ट का भी कुछ खर्चा होता है। वह चलाने के लिये पैसे की जरूरत होती है। यदि कोर्ट फीस बिल्कुल निकाल दी जाय तो कोर्ट का खर्चा कैसा चलेगा? धनवान लोगों से कोर्ट फीस तो अवश्य लेनी चाहिये। अुसके बगैर काम नही चलेगा। अलग अलग काम बढ रहे हैं तो अुसके साथ खर्चा भी बढ रहा है। बजेट बनाते समय देखना पडता है की अुन सब कामों के लिये पैसे कहां से लाया जासकता है। आप तो सिर्फ अमला बढाने के लिये कहते हैं लेकिन सिर्फ अमला बढाकर खर्च कम किया जाय यह कैसे हो सकता है? यह मेरी समझ में नहीं आया की बजेट में अिन सब आअिटम्स के लिये प्राविजन कैसे रखा जा सकता है जब की अपोजिशन खर्चे की कमी पर अिसरार करें।.

दूसरी अेक और बात मुझे आर. टी. डी. डिपार्टमेंट ताल्लुक से कहनी है। अिस साल कोअी २० लाख रुपये की कमी बतलाअी जा रही है। याने यह डिपार्टमेंट घाटे मे चल रहा है। अिसका कारण यह बतलाया जा रहा है कि लोग आजकल बसेस मे कम सफर कर रहे हैं। लेकिन यह बात सही नहीं है। पहले से अिस डिपार्टमेंट पर खर्च जियादा बढ रहा है। सही देखा जाय तो आमदनी बढनी चाहिये थी। अिस डिपार्टमेंट की जो वर्किंग मशिनरी (Working Machinery) है वह ठीक काम नही कर रही है। अिस डिपार्टमेंट मे रूश्वतखोरी काफी हैं। चेकिंग और सुपरीविजन अच्छा होना चाहिये, तभी यह फायदे में चल सकता है। लेकिन अिसको पूरा करने के लिये लोगों पर या आम जनता पर टॅक्स आयद करना यह सही रास्ता नहीं है।

आप जानते होंगे की बंबअी में अभी अभी तीन चार साल पहले अेक नया बस डिपार्टमेंट शुरू हुवा है जो कि वहां की सरकार की तरफ से चलाया जा रहा है। वह आज अितना अच्छी तरह से

चल रहा है कि अुनको अुस डिपार्टमेंट की काफी आमदनी हो सकती है और हो रही है। अितनाही नहीं आज अपने खर्चेसे सडकें भी तयार करने की सकल रखती है। गत चार सालों में अुन्होंने अितनी प्रगति की। हमारे यहां यह डिपार्टमेंट गये १५ वर्ष से चल रहा है। फिर भी वह हर साल घाटें में ही चलता है। अैसा क्यों ? यह सोंचने की बात है और अिस तरफ भी तवज्जे करने की जरूरत है।

यह भी कहा गया की हुजूर नगर के हालात बहुत खराब है। अुसके तरफ तवजे करनी चाहिये काफी वाक्यात भी बतलाये गये। बात यह है की अुस पार्टी के वर्कर्स ने अेक वक्त जो सबक जनता को सिखलाया है अुस वक्त अुन्होंने अिस के मुताल्लुक सोंचा तक नहीं। जो सबक जनता को सिखाया गया अुसका रिअॅक्शन (Reaction) होना तो जरूरी था। और आज वहां वही रिअॅक्शन हो रहा है। वह रिअॅक्शन अच्छा हुवा या बुरा यह मै नहीं कह सकता। लेकिन अिस तरह का रिअॅक्शन तो हुवा करता है। मै अितना ही कहना चाहता हूं की अिसके बारे में काफी गौर से सोंचना चाहिये जियादा समय नहीं लेते हुवे अपना भाषण समाप्त करता हूं।

مسٹر اسپیکر - شری دگمبرراؤ بندو۔

شری دگمبر راؤ بندو - مسٹر اسپکر سر - قبل اس کے کہ ان تمام امور کے بارے میں جو یہاں بیان کئے جاتے ھیں میں کچھ کہوں،ایک دو عام باتیں کہنا چاھتا ھوں - بعض آنریبل ممبرس نے اس طرف اشارتاً یا صاف الفاظ میں کہا کہ حکومت کی یہ پالیسی ھے - چند باتیں ایسی ھیں جن کے لئے حکومت ذمہ دار ھے - میں یہ عرض کروں گا کہ کسی حکومت کی پالیسی یہ نہیں ھوسکتی کہ غنڈہ گردی کی ھمت افزائی کی جائے - محض اس وجہ سے کہ کسی شخص کا کسی سیاسی پارٹی سے کوئی تعلق ھے اس پر جھوٹے الزامات لگائے جائیں ، یہ پالیسی کسی گورنمنٹ کی نہیں ھوسکتی -

یہ بھی پالسی نہیں ھوسکتی کہ کسی آدمی نے کسی پارٹی کی طرف سے کام کیا ھے، اس لئے اس کو ستا یا جائے - یہ اعلان حکومت کی طرف سے وقتاً فوقتاً کیاجاچکا ھے - پھر بھی یہ کہاجاتا ھے کہ حکومت کی پالیسی واضح کی جائے - اس میں ایسی کونسی بات ھے جس کی وضاحت کی ضرورت ھے - لیڈر آف دی ھاؤس نے بھی اس کی صاف طور پر وضاحت کی ھے - یہ وضاحت کردی گئی ھے کہ کسی پارٹی کو دبایا نہیں جائیگا - چنانچہ عملا ھمنے اس کا ثبوت بھی دیا ھے- حکومت میں آنے کے بعد ھم نے کمیونسٹ پارٹی پر سے بیان (Ban) اٹھادیا - اس وقت تقریباً (٦٠٠) لوگ ڈٹینشن (Detention) مین تھے - آنریبل ممبرس جانتے ھیں آج ڈٹینیو (Detenus)کی تعداد (٣) ھے - یہ تین بھی سیاسی وجہ سے نہیں ھیں - بلکہ کلکٹر اور ضلع کے ذمہ دار آفیسرس نے یہ رائے ظاھر کی ھے اور ان کے عمل سے یہ محسوس کیا گیا کہ انہیں چند دنوں کے لئے پریونٹیو ڈٹنشن ایکٹ (Preventive Detention Act) کے تحت نظر بند رکھا جائے - کہاجاتا ھے کہ کئی لوگوں پر مقدمات ھیں - اس سے پہلے میں نے کہا ھے اور پرسنلی (Personally) بھی میں نے بتایا ھے کہ انڈیویجل کیسس (Individual Cases) کے بارے میں ھم سوچنے کیلئے تیار رھیں سوچتے رہے ھیں - آنریبل ممبرس جانتے ھیں کہ حکومت نے کئی مقدمات واپس لے لئے جن

میں حکومت نے یہ محسوس کیا کہ ان مقدمات میں محض مقدمہ بازی کے اور کچھ حاصل نہوگا (ہم نے کافی فیاضی سے کام لیا ہے ہم تو (Live and let live) کی پالسی پر چلنا چاہتے ہیں - ہم نے اس کے ہر پہلو پر غور کیا ہے -

جو کٹ موشنس آئے ہیں ان میں سے دو چار موٹر وھیکل ایکٹ کے تحت ہیں - اس بارے میں آنریبل ممبرس کی اسپیچس (Speeches) سننے کے بعد میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اس بارے کسی قسم کے جواب کی ضرورت نہیں ہے - میں ایک دو باتیں کہدینا چاہتا ہوں - سنہ ۱۹۵۱ع سے سنٹرل موٹر وھیکلس ایکٹ یہاں لاگو ہو گیا ہے - اس کے تحت جو اختیارات دئے گئے ہیں انہیں عمل میں لانے کے لئے ہر ضلع میں ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی (Regional Transport-Authority) قائم کی گئی ہے اور سنٹر میں ایک اسٹیٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی (State Transport-Authority) بھی قائم کی گئی ہے - معلومات کہ لئے میں صرف یہ عرض کردینا چاہتا ہوں کہ اسٹیٹ ٹرانسپورٹ کہ چیرمن چیف سکریٹری ہوتے ہیں اس میں ریوینیو سکریٹری ، چیف انجینیر روڈس اینڈ بلڈنگس جنرل مینیجر ریلوے یا ان کے نمائندے ، آر - ٹی - ڈی سپرنٹنڈنگ اور پولیس کے ڈی آئی - جی - پی شریک رہتے ہیں - ان کے علاوہ (۳) نان آفیشلس (Non-official) بھی اس میں شریک رہتے ہیں - اسی طرح ریجنل ٹرانسپورٹ کے چیرمن کلکٹر ہوتے ہیں - انہیں اختیار دیا گیا ہے کہ موٹر کو رجسٹر کریں ، لائسینس دیں اور ٹیکس (Taxes) وصول کریں - اس ایکٹ کے تحت یہ عمل ہوتا ہے - سوال صرف اس قدر پیدا ہوتا ہوتا ہے کہ یہ آر - ٹی - ڈی - کی بسس نہیں ہیں چند پرائیویٹ کمپنیوں یا انڈیویجولس (Individuals) کو موٹر لاریاں چلانے کے لئے لائسنسز دئے جاتے ہیں - ظاہر ہے کہ اس کے لئے کا مپیٹیشن ہوتا ہے - چند درخوستیں منظور ہوتی ہیں اور چند نامنظور ہوتی ہیں - ظاہر ہے کہ جن کی درخواستیں نا منظور ہوتی ہیں انہیں اس قسم کی شکایتیں بلا وجہ پیدا ہوتی ہیں - جو رولس گورنمنٹ نے بنادئے ہیں انہی کے تحت درخواستیں منظور یا نا منظور ہوتی ہیں اگر کوئی درخواست ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی سے نامنظور ہو تو یہ موقع ہے کہ اس کی اپیل اسٹیٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے پاس پیش کی جائے - خاص صورتوں میں حکومت کے پاس بھی اپیل کی جاسکتی ہے - ان کی ضرور شنوائی ہوتی ہے - کوشش اس بات کی کی جاتی ہے کہ ریلوے اور موٹر ٹرانسپورٹ میں کسی طریقہ سے تصادم نہو کلاسز آف انٹرسٹس (Classes of interests) نہو کیوں کہ اس کا مپٹیشن کی وجہ سے پورے دھندے کو نقصان پہنچنے کا خوف ہوتا ہے - نا کام ہونے والا یہ سمجھتا ہے کہ اس کے ساتھ ناانصافی کی گئی ہے - لیکن اس کے لئے اپیل کی گنجائش ہے ، جو مناسب راستہ ہے - کہا گیا کہ پربھنی میں کچھ گڑبڑ ہوئی ہے - لیکن میرے پاس ایسی کوئی شکایت یا اپیل نہیں آئی - البتہ محبوب نگر سے دو چار اپیلیں ضروری آئی ہیں جواب زیر شنوائی ہیں -

دوسری بات اس سے متعلق نہیں ، لیکن اس بارے میں سوشنس پیش کیا گیا ھے ۔ اگرچہ کہ کسی نے اس کا ذکر نہیں کیا میں اس بارے میں بھی کچھہ وضاحت کردینا چاہتا ہوں ۔ یہ ٹیکس کے بارے میں ھے ۔ ھمارے موٹر وھیکلس ٹیکس دوسرے ریاستوں کے ٹیکس کے مقابلہ میں کم ھیں ۔ ھمارے پاس سالانہ (۱۶) روپئے بطور ٹیکس لئے جاتے ھیں ۔ اس کے مقابلہ میں مدراس اور بمبئی میں ۶۴ اور ۹۶ روپئے لئے جاتے ھیں ۔ اس کا علم ہوجانے پر میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبرس کو اس ریاست میں ٹیکس زیادہ ہونے کی شکایت نہ رہیگی ۔

آر ۔ ٹی ۔ ڈی ۔ کے بارے میں یہ کہنا غلط ھے کہ اس کی آمدنی گھٹ رہی ھے اور ھمیں گھاٹا ہوتا جارہا ھے ۔ میں اس بارے میں کچھ وضاحت کردینا چاہتا ہوں . . .

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ کیا آنریبل منسٹر اسکی وضاحت کرینگے کہ اگرچیکہ آر ۔ ٹی ۔ ڈی ۔ کارپوریشن نہیں ھے لیکن اسکے حسابات کی تفصیل بجٹ میں نہیں بتلائی گئی ھے ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ وہ کارپوریشن بننے کے راستے پر ھے ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ لیکن بننے تک تو حسابات پیش ہونے چاہئیں ۔

شری دگمبر راؤ بندو ۔ آنریبل فینانس منسٹر جواب دینگے کہ اسکو بجٹ میں کیوں شریک نہیں کیا گیا ھے ۔ میں آنریبل ممبرس کی اطلاع کیلئے ھاؤس کے سامنے اسکی گراس ارننگس (Gross Earnings) پیش کررہا ہوں ۔

سنہ	۱۹۴۹-۵۰ ع	گراس ارننگ	۲۰۰ لاکھ
,,	۱۹۵۰-۵۱ ع	,,	۲۴۵ ,,
,,	۱۹۵۱-۵۲ ع	,,	۲۴۷ ,,
,,	۱۹۵۲-۵۳ ع	,,	۲۶۴ ,,

اس کے تفاوت میں اخراجات میں اضافہ کا اثر بھی شریک ھے ۔ اخراجات آج پہلے کے مقابلہ میں زیادہ ھیں ۔ یہ چیز قابل لحاظ ھے ۔ آنریبل ممبرس کو یاد ہوگا کہ ھماری حکومت کو وجود میں آنے کے بعد آر ۔ ٹی ۔ ڈی کے ملازمین نے اسٹرائیک نوٹس دی تھی جس پر آپس میں سمجھوتہ بھی ہوا ۔ پے کمیشن (Pay Commission) نے جو سفارشات کی تھیں اس کے لحاظ سے تصفیہ کرکے ویجس (Wages) دئے گئے اور سیلیریز میں اضافہ ہوا ۔ اسکے نتیجہ کے طور پر خرچ میں کافی اضافہ ہوا ۔ اسکے ساتھ آئیل اور ڈیزل آئیل کی قیمتوں میں بھی کافی اضافہ ہوا ۔ اسپیر پارٹس (Spare Parts) کی قیمتیں بھی بڑھیں ۔ گراس انکم (Gross Income) میں اضافہ کے ساتھ ساتھ اخراجات میں بھی اضافہ ہوا ۔ اور یوں بھی سنہ ۱۹۵۱ ع ٹرانسپورٹ کے لحاظ سے ایک بوم پیریڈ (Boom Period) مانا جاتا ھے ۔ اس سال حیدرآباد میں ھی تین

دوسرے مقامات کی آمدنیوں میں بھی کمی ہوئی ہے ۔ میں لاسٹ اپریل سے تین مہینے کے فیگرس (Figures) پیش کرتا ہوں ۔ یو۔ پی۔ میں اپریل میں ۱۲ فیصد کمی ہوئی ، مئی میں ۷ فیصد اورجون میں ۲۰ فیصد ۔ اسی طرح بمبئی روڈ ٹرانسپورٹ میں اپریل میں ۱۰ فیصد ، مئی میں ۶ فیصد اورجون میں ۸ فیصد کمی ہوئی ۔ حیدرآباد میں اپریل میں ۶ فیصد ، مئی میں ۷ فیصد اورجون میں ۹ فیصد کمی ہوئی ۔ ریلوے اور بسیس میں اس زمانے میں ہرجگہ آمدنی میں کمی ہوئی ہے ۔ میں مانتا ہوں کہ کچھ لیکیج (Leakage) ہوتا ہے ۔ اسے روکنا ضروری ہے ۔ ہم نے اسکے لئے ایک تجربہ بھی کیا ہے ۔ وہ یہ کہ پولس اورآر۔ٹی ۔ڈی کے افسروں کے باھمی تعاون سے ۲ ڈسمبر سے ۹ ڈسمبر تک انٹینسیو چیک (Intensive Check) رکھا گیا جس سے ھماری آمدنی میں روزانہ (۲۶۰۰) روپیے اضافہ ہوا ۔ اگر اسطرح لیکیج کو روکا جائے تو آمدنی کافی بڑھ سکتی ہے ۔ یہ ایک پروپوزل (Proposal) ھمارے پاس ہے ۔ اسکے لئے پولس اورآر۔ٹی ۔ڈی ۔ میں فل کوآپریشن (Full Co-operation) اورکوآرڈینیشن (Co-ordination) کی ضرورت ہے ۔ کئی خلاف ورزیاں ہوئی ہیں ۔ ان پر انٹنسیو چیک ہوسکتا ہے ۔ ھمارے سامنے اس بارے میں پروپوزل ہے ۔ اورمیں سمجھتا ہوں عنقریب اس بارے میں فیصلہ بھی ہوجائیگا ۔ روڈ ٹرانسپورٹ (Road Transport) اور موٹر وھیکل (Motor Vehicle) وغیرہ کے سلسلہ میں کچھ بحثیں ہوئی ہیں اس سلسلہ میں (۲۱) لاکھ کا جو نقصان ہوا وہ صحیح ہے کہ کیا پٹل انوسٹمنٹ (Capital Investment) کی وجہ سے ہوا لیکن اس میں سے ھائے ویز فنڈ (High ways Fund) کےلئے بھی رقم دیگئی ہے جو نقصان ہوا ہے اوس کا اندازہ روڈ ٹرانسپورٹ کے ارننگس (Earnings) سے ہوگا لیکن اس تعلق سے جو اصل گھاٹا ھم کو ہوا وہ (۱۰) لاکھ سے زیادہ نہیں جو اضافہ معلوم ہورہا ہے وہ ان اخراجات کی بنا پر ہوا ہے جو واجبی طور پر ہوئے ہیں ۔ جوڈیشیری (Judiciary) کے بارے میں ایک دو مثالیں دیگئی ہیں ۔ اورکہا گیا ہے کہ انصاف چیپ (Cheap) ہونا چاہئے وغیرہ ۔ پہلے تو ہم کو اس کے متعلق ہمیشہ کمپاریٹیولی (Comparatively) سوچنا چاہئے ۔ یہ بتلایا گیا کہ دوسرے پروونسس کے مقابلہ میں ھمارے پاس مہنگی جوڈیشیری ہے ۔ میں تو اس کو نہیں مانتا اورمجھے یقین ہے کہ آنریبل ممبرس آف دی ھاؤس بھی اس کو نہیں مانینگے کہ خاص طور پر ھمارے یہاں ایسا عمل ہے ۔ البتہ جہاں زیادہ اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے وہاں زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے ۔ ایک آنریبل ممبر نے یہ سجیشن (Suggestion) دیا ہے کہ پنچایتوں کو مجسٹریل پاورس (Majesterial Powers) دینا چاہئے ۔ گو انہوں نے ان ڈائرکٹلی (Indirectly) یہ بھی کہا کہ شائد ابھی اوس کا وقت نہیں آیا کہ پنچایتوں کو یہ اختیارات تفویض کئے جائیں ۔ اگر ہم اس قسم کے اختیارات انہیں دیں تو ممکن ہے کہ اور الجھنیں پیدا ہوجائینگی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت جو سسٹم (System) ھمارے پاس جاری ہے وہ ٹھیک ہے اور عام طور پر جیسا کہ ایک آنریبل ممبر نے کہا ھمارے جوڈیشیری کے ممبرس زیادہ اچھی

طور بر کام کررهے هیں - یه بهی اعتراض کیا گیا که دوسرے اسٹیٹس سے یہاں چیف جسٹس (Chief Justice) آئے هیں - میں اس سلسلے میں یه واضح کردینا چاهتا هوں که جوڈیشیری اب اس حکومت کے تابع نہیں هے - بلکه اب همارا هائی کورٹ بهی سپریم کورٹ کے ماتحت کام کررها هے - چیف جسٹس کا اپائنٹمنٹ سپریم کورٹ کے مشوره سے پریزیڈنٹ آف انڈیا (President of India) کرتے هیں - لهذا اس چیز کو ملحوظ رکھا جائے تو مناسب هے - دوسری بات اس سلسله میں میں صرف اتنا هی کہنا چاهتا هوں که جو چیف جسٹس اس وقت یہاں کام کررهے هیں اون سے حال هی میں ملاقات کے دوران میں پته لگا که وه انٹینسیو (Intensive) دورے کرتے هیں - هر منصفی میں جاتے هیں ، وهاں کی حالت دیکھتے هیں اور هدایتیں دیتے هیں - جہاں پر اون کو معلوم هوتا هے که کچھ گڑبڑ هورهی هے تو ضروری کارروائی کرتے هیں - یه چیزیں میرے سامنے آئی هیں - مجھے کافی اطمینان هے که اون کی ماتحتی میں جوڈیشیری ڈپارٹمنٹ (Judiciary Dept.) کافی ترقی کریگا - اس کے پہلے ایک زمانه میں نواب مرزا یار جنگ یہاں کے چیف جسٹس تھے - وه کئی سال تک یہاں رهے - اون کے زمانے میں هائی کورٹ هائی کورٹ بن گیا تھا کیونکه اوس زمانے میں هم میں سے کچھ لوگ بھی هائی کورٹ میں کام کرتے تھے - وه یو - پی - کے تھے اور حال هی میں جو چیف جسٹس آئے هیں وه بھی یو - پی - کے هیں - اس کے علاوه میں یه بات کہنا چاهتا هوں که اگر ایسا کوئی ارینجمنٹ (Arrangement) نه هو تو ، جیسا که ملک کی جماعتیں سمجھتی هیں ایسی کوئی بات پیدا هوجاتی که آنریبل ممبرس اور پبلک دونوں کو بھی پچھتانا پڑتا - اس سلسله میں میں اس سے بڑھکر کچھ کہنا نہیں چاهتا که جو ارینجمینٹ هوا هے وه ٹھیک هوا هے اور پبلک کی بھلائی کے لئے هوا هے -

منصفیوں میں صوبائی زبان کی پالیسی کے تعلق سے یه عرض کرنا چاهتا هوں که جو پالیسی معین کیگئی هے وه صاف صاف هے - منصفی کی حد تک اردو یا ریجنل لینگویج جس کسی میں سہولت هو دعوی داخل کرسکتے هیں اور بیانات لئے جاسکتے هیں - عملا تو اس وقت اردو میں هی کام هورها هے - اس کی وجه یه هے که بہت سے منصفین اور وکلاء صاحبان اردو زبان سے جتنی واقفیت رکھتے هیں اتنی ریجنل لینگویجس (Regional Languages) میں مہارت نہیں رکھتے - هائی کورٹ کی حد تک اگرچیکه اکچیول (Actual) کام انگریزی میں هونا چاهئے لیکن جو لوگ انگریزی میں بیان نہیں دے سکتے وه اردو میں بیان دے سکتے هیں - یه لچک اس میں رکھی گئی هے - موجوده دور ایک عبوری دور هے جس میں سے هم گزر رهے هیں - اس دور میں هم کو کچھ چینجس (Changes) لانا هے - لیکن یه چینجس لازمی نہیں که اردو کو نکال کر انگریزی لائی جائے - البته جہاں ڈکریز (Decrees) اور ججمنٹ (Judgement) انگریزی میں دینے کی سہولت هے یا نگرانی کے لحاظ سے جہاں انگریزی میں سہولت هے وهاں انگریزی میں کام هورها هے - یه سہولت بھی هم نے رکھی هے که جہاں اردو میں کام هورها هے وهاں اردو رکھی جائے - جو لوگ ریجنل لینگویجس میں درخواست یا اپیل دینا چاهتے هیں وه

ایسا کرسکتے ہیں - چنانچہ اس طرح کام ہورہا ہے .. اس سے پتہ چلیگا کہ بتدریج تبدیلی آرہی ہے -

جوڈیشیری کے تعلق سے ایک صاحب نے کہا کہ اکزیکیٹیو (Executive) اس پر اثر ڈالنے کی کوشش کرتا ہے - اگر اون کا منشاء یہ ہے کہ پولیس آفسرس اپنے دائر کردہ مقدمات میں دباؤ ڈالتے ہیں تو میں کہونگا کہ ہر فریق ایسا دباؤ ڈالتا ہے کہ جو وہ کہتا ہے وہ صحیح ہے - اس طرح کوشش ضرور کیجاتی ہے -لیکن اگر آنریبل کا یہ منشاء ہے کہ کوئی ایسا ناجائز دباؤ ڈالا جاتا ہے تو میں اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں اور نہ ہی ہمارے ججس آج ایسا ناجائز دباؤ قبول کرینگے - اگر اس چیز کو شبہ کی نظر سے دیکھا جاتا ہے کہ افسرس آپس میں ملتے جلتے ہیں اور آپس میں کانفرنس کرتے ہیں تو مجھے تو اسکی اطلاع نہیں - میں تو یہ چاہتا ہوں کہ وہ آپس میں ملکر بات چیت کریں اور اپنی اپنی دقتیں ایک دوسرے کے سامنے رکھیں - اگر اس کو شبہ کی نظر سے دیکھا جائے تو یہ ناانصافی ہوگی -

جیل کے بارے میں ایک دو امور کا ذکر کیا گیا ہے - آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے اپنے زمانے کی حالت کو یاد دلایا جائے میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اس زمانے کو بھول جائیں- اس وقت اگر آپ کو کوئی موقع جیل جانے کا ملے تو معلوم ہوجائیگا زمانہ بہت بدل گیا ہے -

(Laughter)

اب وہ پرانی حالت نہیں رہی - ایک بات یہ بھی کہی گئی کہ جیلوں میں جو لوگ ہیں انہیں وکٹیمائز (Victimise) کیا جاتا ہے - مجھے عرض کرنا ہے کہ وکٹیمائزیشن وہ کرتے ہیں جن کے دل میں بدلہ لینے کی خواہش ہوتی ہے - سیاسی نقطہ نظر سے بھی اگر بدلہ لینے کی خواہش ہوتی تو وہ ہمارے دلوں میں ہوتی - جیلرس یا ڈپٹی جیلرس کے دلوں میں ایسی کوئی خواہش نہیں ہوتی - وہ اس جذبہ کے تحت کام نہیں کرتے - بلکہ جیل کے ڈسپلن (Jail Discipline) کو مینٹین (Maintain) کرنے کے لئے جو قواعد اور انتظامات ہیں اون کے لحاظ سے عمل کرتے ہیں - بعض لوگ قانون یا جیل کے ڈسپلین کی خلاف ورزی کرتے ہیں - وہ ایسے لوگ ہیں جو کسی ڈسپلن کو قبول نہیں کرتے - یہ کہنا کہ جیل والے قیدیوں کو ستاتے ہیں اور بدلہ لینے کی خواہش رکھتے ہیں یہ الزام درست نہیں ہے -

بعض دوستوں نے کچھ لوگوں کے بارے میں یہ کہا کہ اون کی حالت اچھی نہیں ، علاج ٹھیک نہیں ہورہا ہے اور انہیں چھوڑدینا چاہئے - آنریبل ممبرس جانتے ہیں کہ کچھ کیسس ایسے ضرور ہمارے سامنے آئے تھے - میں نے ہمدردی کے ساتھ اون کے متعلق سوچا اور میں نے اور چیف منسٹر نے غور کرکے ایسے لوگوں کو رہا کردیا - اس کے بعد بھی اگر کوئی ایسے کیسس جو انسانی ہمدردی کے محتاج ہیں اور اون کے بارے میں بھی ریپرزنٹیشن (Representation) کیا جائے تو میں ان کیسس پر بھی غور کرنے کے لئے تیار ہوں -

جیل کی انڈسٹریز (Industries) کے متعلق ہمارا یہ نظریہ نہیں کہ آمدنی حاصل ہو یا کوئی پرافٹ (Profit) کیا جائے - اس کا پہلا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو کچھ فن یا کوئی کام ایسا سکھایا جائے کہ جیل سے باہر جانے کے بعد اون کے لئے فائدہ مند بن سکے اور وہ کوئی کام کرسکیں - انڈسٹریز کے سلسلہ میں ہم کو کیپٹل (Capital) لگانا پڑتا ہے - اس کے لئے رامیٹیریل (Raw Material) حاصل کرنا پڑتا ہے - اس وقت رامیٹیریل جیسے سوت وغیرہ نہ ملنے کی وجہ سے کام رکا ہوا ہے ان دقتوں کے پیش نظر ہم نے ایک سب کمیٹی (Sub-Committee) ان امور کی جانچ کے لئے بنائی جس میں نان آفیشیل ورکرس (Non-Official Workers) جیسے رام کشن جی دھوت ، ودیاناتھ وغیرہ ، ہیں - اس کمیٹی میں کاٹیج انڈسٹریز (Cottage Industries) کے ڈپٹی ڈائرکٹر بھی ہیں - اس کی رپورٹ آنے کے بعد انڈسٹریز کو نئے سرے سے اور نئے طریقوں سے چلانے کے متعلق غور کیا جائیگا - یہ میں مانتا ہوں کہ جیل کی انڈسٹریز کچھ ٹھیک حالت میں نہیں ہیں - لیکن اس کمیٹی کے مفید مشوروں کی روشنی میں انڈسٹریز کو از سر نو درست کرنے کی ضرورت ہے .. ایک پرپوزل (Proposal) یہ بھی ہے کہ ان کو کام کرنے کی ترغیب دیجائے اور اوس کے لئے ویجس (Wages) رکھے جائیں تاکہ جب ان کی رہائی ہوجائے اس رقم سے اپنی زندگی ازسر نو شروع کرسکیں - یہ چیزیں آج حکومت کے سامنے ہیں - میں اس سے بڑھ کر جیل ڈپارٹمنٹ کے بارے میں کہنا نہیں چاہتا - بہت سی رفاہی چیزیں وقتاً فوقتاً وہاں ہورہی ہیں - انہیں کھیل کود کے سامان مہیا کئے جاتے ہیں - پڑھنے لکھنے کا سامان مہیا کیا جاتا ہے - تعلیم کے سلسلہ میں کام کیا جارہا ہے چنانچہ آپ نے اخباروں میں ان لوگوں کے ہندی امتحانات میں کامیابی کے متعلق خبریں پڑھی ہونگی - انڈسٹریز کی طرف بھی ہم رجوع ہورہے ہیں - کئی کام جیلوں میں ہورہے ہیں - ہم یہ بھی سوچ رہے ہیں کہ ان لوگوں کو کمیونٹی پراجکٹس (Community Projects) اور دوسرے کاموں پر لگایا جائے اور اون کی رضامندی سے ایسے کاموں کے لئے بھیجا جائے تاکہ وہ اپنی زندگی بہتر طریقہ پر گذارسکیں - یہ تمام چیزیں آج حکومت کے سامنے ہیں - مجھے امید ہے کہ تھوڑے عرصہ میں یہ چیزیں تکمیل کو پہنچ جائینگی -

پولیس کے تعلق سے بہت سی باتیں کہی گئی ہیں - اس کا پہلا پہلو اکانمی (Economy) کے متعلق ہے - اس سلسلہ میں میں صرف ایک بات ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں - جہاں ایک ایفیشینٹ (Efficient) آدمی کام کرنے والا ہوتا ہے وہ چار کم ایفیشینٹ آدمیوں کا کام اکیلے کرتا ہے - چنانچہ ٹیکسٹائل انڈسٹریز (Textile Industries) میں اگر ہم جاپان انگلینڈ اور دوسرے ملکوں کا مطالعہ کریں تو پتہ چلے گا کہ وہاں کا ایک ایفیشنٹ لیبرر (Efficient Labourer) جتنا کام کرتا ہے اتنا کام ہمارے یہاں کے چار یا چھ آدمی کرتے ہیں -

جہاں کام کرنے والے افیشنٹ آدمی ہوتے ہیں وہاں چار آدمی کا کام ایک آدمی انجام دے سکتا ہے - مثال کے طور پر جاپان جو کام ایک آدمی کرتا ہے ہمارے ہاں وہی

کام چار آدمی کرتے ھیں - اگر ایک پولیس مین (Police-man) انیشنٹ (Efficient) ھو اور فرض شناسی کے ساتھ کام انجام دے تو وہ چار پولیس مین کا کام انجام دے سکتا ھے - لیکن یہ صورت یہاں نہیں ھے - اسلئے افیشینسی (Efficiency) کی تکمیل کے لئے آدمیوں کی تعداد بڑھانی پڑتی ھے - یہی وجہ تھی کہ یہاں پولیس کی تعداد کو کافی زیادہ رکھنا پڑا - ھاؤس کو معلوم ھے کہ ایک زمانے میں ایکچوول (Actual) خرچہ چھ کروڑ سے بڑھ گیا تھا - جہاں اتنے بڑے اخراجات ھوں وھاں کارکردگی میں کمی کئے بغیر خرچ کو گھٹانا نا ممکن ھو جاتا ھے - ان پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد حکومت نے یہ پالیسی اختیار کی کہ دھیرے دھیرے افیشینسی کو گھٹائے بغیر کمی کی جائے جسکو ھاؤس نے بھی یہاں مان لیا ھے - لیکن وہ مزید کمی چاھتا ھے - ھمارا فرض ھے کہ افیشینسی کو بڑھانے کے لئے انہیں ھر قسم کی سہولت دیں - انہیں ول پیڈ (Well-paid) ویل ھاؤزڈ (Well-housed) اور ویل لکڈ آفٹر (Well-looked after) بنایا جائے تاکہ وہ افیشینٹ (Efficient) ھوں - لیکن بدقسمتی سے ھمارا مالیہ اسکی اجازت نہیں دیتا اور وہ ال لکڈ آفٹر (Ill-looked after) ال ھاؤزڈ (Ill-housed) اور ان کیرڈ فار (Uncared far) ھیں ھمیں اس جانب توجہ کرنے کی ضرورت ھے - نمبر میں کمی ھوتی جا رھی ھے تو ھم پریشان نہیں ھیں - ھم چاھتے ھیں کہ پولس میں کی افیشینسی بڑھے ، فرض شناسی بڑھے اورھوسنگ کنڈیشن (Housing Condition) اچھا ھو - جیسا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن (Leader of the Opposition) نے کہا کہ ھمارے فورسیس کی تعداد تو زیادہ ھے - لیکن صرف (۳) ھزار مکانات ھیں جو بہت کم ھیں - میں نے اس سلسلہ میں ایک اسکیم طلب کی تھی - دو کروڑ کی اسکیم پیش ھوئی ھے - یہ کب ھوسکیگا اور کیسے ھوسکے گا معلوم نہیں - اگر ھم موبیلائز (Mobilise) کرنا چاھتے ھیں تو ھوسنگ کنڈیشن کو ٹھیک کرنا ضروری ھے - انکے ایک جگہ رھنے سہنے کا انتظام کرنا ھوگا - اس طرح انکو ایک ساتھ رھنے میں ایک قسم کی ٹریننگ بھی حاصل ھوگی - ایک ٹریننگ سنٹر بیدر میں ھے جو چھوٹے درجے کے پولیس ملازمین کے لئے ھے اور عنبر پیٹھ میں افسروں کے لئے ھے جو ناکافی ھے - یہ مسئلہ ھمارے سامنے ھے کہ حیدرآباد میں کانسٹیبلوں کی ٹریننگ کے لئے ایک سنٹر کھولا جائے جیسا کہ بیدر میں ھے - لیکن مالی حالات کے مد نظر اسکی توقع نہیں کہ یہ جلد کیا جاسکے گا - البتہ بتدریج ان چیزوں کا امکان ھوسکتا ھے -

اکثر آنریبل ممبرس نے پولیس کے عمل سے متعلق یہ کہا کہ جھوٹے مقدمات دائر کئے جاتے ھیں اور خاص کر اون لوگوں پر قائم کئے جاتے ھیں جو سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتے ھیں - میں نے ایک آنریبل ممبر سے اس سلسلہ میں کہا ھے کہ

Law must take its own course

معمولی طور پر ایسا ھونا چاھئے - یہاں سیاسی پارٹیز کے تعلق سے سوچنے کی ضرورت نہیں

ہے - ایک آنریبل ممبر نے شاعرانہ انداز میں نلگنڈے کے تعلق سے کہا - ممکن ہے کہ بعض جگہ ایسی باتیں ہوئی ہوں - جہاں ایسے حالات پیدا ہوگئے ہوں جنکی وجہ سے کسی کو قابل گرفتاری تصور کیا گیا ہو - ہوسکتا ہے کہ گرفتار کیا گیا ہو - یا کہیں ایسے واقعات ہوئے ہوں جو قابل دست اندازی پولیس نہ ہوں تو ہوسکتا ہے کہ کسی کو نظر انداز کیا گیا ہو - لیکن یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ پارٹیز کے تعلق سے غور کیا جائے - مسائل پر پارٹی کے تعلق سے غور نہیں کیا جاتا - جرائم کا ارتکاب جن لوگوں کی جانب سے ہوتا ہے انکو گرفتار کیا جاتا ہے اوس وقت یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کون کس پارٹی سے تعلق رکھتا ہے - معمولی آپسی جھگڑے ہوں تو ظاہر ہے کہ پولیس دست اندازی نہیں کرسکتی بجز اسکے کہ کوئی فساد اور ریڈنگ (Raiding) کی صورت نمودار ہو - یہ کہنا کہ پولس کسی پارٹی کے ساتھ سمجھوتہ کرکے کام کر رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ صحیح نہیں ہے - جو لوگ غنڈہ گردی کے عادی ہیں انکے خلاف بجز اسکے کہ دفعات (۱۰۹ و ۱۱۰) کے تحت کارروائی کی جائے اون سے ضمانت و مچلکہ لیا جائے اور کچھ نہیں ہوسکتا - نلگنڈہ ضلع میں (۳۰ - ۳۲) مقدمات خود کانگریس ورکرس کے خلاف چل رہے ہیں - جو آنریبل ممبرس یہ سمجھتے ہیں کہ پولیس کانگریس پارٹی کے لوگ خلاف ورزی کریں تو انہیں گرفتار نہیں کرتی - انکو اپنے اس خیال کی اصلاح کرلینی چاہئے - کانگریس پارٹی کے لوگوں پر بھی برابر مقدمات چلائے جاتے ہیں - اگر وہ خلاف ورزی کا ارتکاب کریں تو انہیں بھی برابر گرفتار کیا جاتا ہے - کانگریس پارٹی کے بعض آنریبل ممبرس نے مجھ سے شکایت کی کہ کانگریس کے لوگوں پر بھی مقدمات چلائے جا رہے ہیں تو میں نے انہیں بھی یہ صاف جواب دیا کہ جو لوگ خلاف قانون اعمال کے مرتکب ہونگے انکے خلاف برابر مقدمات چلائے جائینگے ، خواہ وہ کانگریس سے تعلق رکھتے ہوں یا کسی اور پارٹی سے - بعض آنریبل ممبرس نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ امپارشل کمیشن (Impartial Commission) مقرر کیا جائے - میں اون سے پرزور الفاظ میں کہونگا کہ ہماری ہر عدالت اور ہر منصفی ایک امپارشل کمیشن ہے - اسکے متعلق کسی قسم کا شبہ کرنا حقیقت کے مغائر ہے -

شری ادھو راؤ پٹیل - اس کے لئے بھی ایک امپارشل کمیشن مقرر کیا جائے -

شری دگمبر راؤ بندو - میں نے کہا ہے کہ ہماری ہر منصفی ایک امپارشل کمیشن ہے -

شری ادھو راؤ پٹیل - جن لوگوں کے خلاف جھوٹے مقدمات دائر کئے جاتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ منصفی امپارشل کمیشن ہے یا نہیں -

شری دگمبر راؤ بندو - عدالتیں اگر کسی مقدمہ سے متعلق یہ تصفیہ کردیں کہ یہ جھوٹا مقدمہ ہے تو یقیناً ایسے پولیس کے عہدہ دار جنھوں نے اس مقدمہ کو بنا کر پیش کیا ہے ڈسمس (Dismiss) کردئے جائینگے - محض یہ کہنا کہ فلاں ممبر کسان کامگار پارٹی کے ممبر ہیں ، فلاں ممبر کمیونسٹ پارٹی کے ممبر ہیں محض

اس وجہ سے انکے خلاف مقدمات قائم کئے جا رہے ہیں تو میں کہونگا کہ یہ کوئی صحیح خیال نہیں ہے - ایسی گورنمنٹ کی پالیسی ہے نہ کانگریس پارٹی کی - کسی گورنمنٹ کا یہ رجحان نہیں ہوسکتا کہ وہ پارٹی بیسس پر (Party Basis) مقدمات قائم کئے جائیں -

شری ادھو راؤ پٹیل - پولیس کو ہدایت کیجئے کہ وہ صحیح مقدمات پیش کیا کرے -

شری دگمبر راؤ بندو - مقدمات کو چالان کرنے سے پہلے قانونی مشورہ لیا جاتا ہے کہ روئداد کے اعتبار سے کونسے چالان کئے جانے کے لائق ہیں اور کونسے نہیں - مقدمات کی صداقت کا کافی اطمینان کرنے کے بعد ہی مقدمات پیش کئے جاتے ہیں - اگر جھوٹے مقدمات پیش کئے جاتے ہیں تو قانون کی روسے اپیل کا حق دیا گیا ہے اور اس حق کو استعمال کیا جاسکتا ہے - جہاں تک اس شکایت کا تعلق ہے کہ سیاسی کارکنوں کے مکانوں میں مسروقہ سامان یا بندوقیں رکھدی جاکر انہیں گرفتار کیا جاتا ہے ، اس سلسلہ میں ایک آنریبل ایم - پی نے ریپریزنٹیشن (Representation) کیا تھا - میں نے اس بناء پر ڈی - ایس - پی کو حکم دیا کہ اسکی تحقیقات کریں - انکی رپورٹ وصول ہوئی - اسکے بعد میں نے یہ خیال کیا کہ یہ مقامی افسر ہیں - شاید اس طرح سے جانبدارانہ رپورٹ کرتے ہونگے - میں نے خاص طور پر مسٹر شیکھر کو جو اونچے درجے کے پولیس آفیسر ہیں ، لائق ہیں ، ڈبل گرائجویٹ ہیں - اور انکی قابلیت مسلمہ ہے ایسے افسر کو وہاں تحقیقات کے لئے بھیجا اونکی رپورٹ بھی یہی آئی - جب میں نانڈیڑ کے دورے پر گیا تو ڈی - ایس - پی - کے آفس کا معائنہ کیا - میں نے جو کاغذات وہاں دیکھے اونکی بناء پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ جھوٹے مقدمات نہیں ہیں بلکہ ٹھیک طور پر چلائے جا رہے ہیں - جہاں ایک آنریبل ممبر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ مقدمات جھوٹے ہیں دوسرے آنریبل ممبر یہ محسوس کرتے ہیں کہ واقعی مقدمات ایسے ہیں کہ چلائے جانے کے لائق ہیں - ایسی صورت میں اگر ملزم مجھ سے ملے تو میں اوس سے یہ کہونگا کہ تمہاری بھلائی کے لئے یہی بہتر ہے کہ مقدمہ چلایا جائے تاکہ حقیقت حال واضح ہوجائے کہ واقعی تم مجرم نہیں ہو کیوں کہ تمہاری بےگناہی کو ثابت کرنے کے لئے یہی بہتر صورت ہے کہ تمہاری بےگناہی کی تصدیق عدالت سے ہوجائے اور یہ تصفیہ ہوجائے کہ یہ جھوٹا مقدمہ ہے -

شری ادھو راؤ پٹیل - جھوٹے مقدمات چلانے کا بھی آنریبل منسٹر کو تجربہ ہے -

شری دگمبر راؤ بندو - میں صاف صاف یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کی ہرگز یہ پالیسی نہیں ہے کہ کانگریس پارٹی کو غنڈہ گردی کی اجازت دے اور دوسرے پارٹیوں کو بلا وجہ گرفتار کرے - اگر ایسا عمل اختیار کیا جائے تو خود کانگریس پارٹی کے حق میں برا ہوگا - اس میں برائیاں پیدا ہوتی جائینگی جسکو کونسی پارٹی پسند کرتی ہے ؟ پارٹیوں کے تعلق سے غور کرکے مقدمات قائم کئے جائیں یہ پالیسی ہرگز نہیں

ہے اور نہ ایسا ہوسکتا ہے - میں ہاؤس کو صاف صاف سنا دینا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی قانون کی خلاف ورزی کرے تو بلا لحاظ اسکے کہ وہ کس پارٹی سے تعلق رکھتا ہے اسکے خلاف قانونی کارروائی کی جائیگی اور ضرور کی جائینگی - برابر مقدمات چلائے جائینگے - البتہ یہ نہیں ہوسکتا کہ فلان آدمی کمیونسٹ پارٹی سے تعلق رکھتا ہے لہذا اس پر مقدمہ چلایا جائے اور فلان آدمی کانگریس سے تعلق رکھتا ہے لہذا وہ سزا کا مستحق بھی ہے تو اس پر مقدمہ نہ چلایا جائے - یہ ہرگز نہیں ہوسکتا - نہ یہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے نہ کانگریس کی -

شریمتی آر تلہ کلادیوی (آلیر) - گوپ ریڈی کے بارے میں کیا کیا گیا ؟

شری و رکانتم گوپال ریڈی (میڑچل) - غلط ہے - یہ واقعہ غلط ہے -

شری دگمبر راؤ بندو - عدالت اس کا تصفیہ کریگی - عدالت کا دروازہ کھلا ہوا ہے -

شریمتی آر تلہ کلادیوی - ڈی - ایس - پی . . .

شری دگمبر راؤ بندو - ڈی - ایس - پی - کو چھوڑئے - عدالت پر تو آپکو بھروسہ ہے - وہاں استغاثہ پیش کیجئے - آپکو استغاثہ کرنے کا حق حاصل ہے - عدالت سے اس کا تصفیہ ہوجائیگا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - میں نے آپ کا سرکیولر (Circular) دیکھا ہے جس میں اس کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ کمیونسٹ پارٹی پر مقدمات -

شری دگمبر راؤ بندو - بالکل غلط ہے - میں نے ایسا کوئی سرکیولر جاری نہیں کیا ہے - البتہ میرا جاری کیا ہوا سرکیولر یہ ہوسکتا ہے جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا اور میں نے ڈی - ایس - پی اور کلکٹرس کی کانفرنس میں بھی یہی کہا تھا - میں نے یہی ہدایت کی تھی اور اب بھی یہی کہتا ہوں کہ جو کوئی بھی خلاف قانون اعمال کا مرتکب ہوگا اسکو گرفتار کیا جائیگا اور ضرور کیا جائیگا ، خواہ اس کا تعلق کسی پارٹی سے ہو کانگریس پارٹی سے ہو یا کمیونسٹ پارٹی سے یا کیا کسی اور پارٹی سے - میں نے ہدایت بھی یہی کی ہے کہ جو کوئی قانون کی خلاف ورزی کرے لا اینڈ آرڈر (Law and Order) کے مینٹیننس (Maintenance) کے لئے اوس پر مقدمے چلائے جائیں ، اس کا لحاظ نہ کیا جائے کہ وہ کمیونسٹ پارٹی سے تعلق رکھتا ہے یا کانگریس پارٹی سے یا کسی اور پارٹی سے - میں چیلنج دیتا ہوں - اگر یہ بات جھوٹ ثابت ہوجائے تو میں یہاں ایک منٹ بھی بیٹھنے کے لئے تیار نہیں ہوں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - یہ آپ پارٹی کو سپورٹ (Support) دینے کے لئے کہہ رہے ہیں -

شری دگمبر راؤ بندو - انڈیویجول کیسس (Individual Cases) اگر ایسے ہوں کہ کسی پولیس آفیسر نے کسی کے خلاف کچھ کارروائی کی ہو تو اور بات

ہے ۔ لیکن جب ایسے معاملات عدالت میں آتے ہیں تو وہ یقیناً وہاں سے بری ہو جاتے ہیں بشرطیکہ وہ کیسس اس قابل ہوں ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ پولیس کے سررشتہ کو آپ آڑ دے رہے ہیں ۔ میں بھی ثابت کرنے کے لئے تیار ہوں کہ پولیس عدالت کی آڑ لیکر ظلم و ستم کر رہی ہے ۔ ورنگل ، عثمان آباد ، نلگنڈہ وغیرہ میں ایسے واقعات ہو رہے ہیں ۔

شری دگمبر راؤ بندو ۔ میں نے حکومت کی پالیسی کو سامنے رکھا ہے ۔ اگر کوئی آفیسر غلطی کرتا ہے اور ڈسپلن کے خلاف کوئی حرکت کرتا ہے تو میں ضرور اس کی نسبت تحقیقات کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ اس بارے میں تحقیقات کی جائے گی ۔

شری مخدوم محی الدین ( ) ۔ ہم نے کئی میمورنڈا (Memoranda) رکھے ، جس پر یہ کہا جاتا ہے کہ اس میں مبالغہ ہے اور یہ جھوٹ ہے ۔

شری ادھو راؤ پٹیل ۔ایم ۔ پیز ۔ اور ایم ۔ ایل ۔ ایز ۔ نے ریپرزنٹ (Represent) کیا تھا ۔ لیکن کوئی کارروائی نہیں ہوئی ۔

شری دگمبر راؤ بندو ۔ تحقیقات کروائی جاتی ہیں ۔ خاص طور پر توجہ دیجاتی ہے ۔ تحقیقات میں جن ملازمین کی خلاف ورزیاں ثابت ہوتی ہیں انکے خلاف ڈیسی پیلینری ایکشن (Disciplinary Action) لیا جاتا ہے ۔ میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی کی گئی ۔ اس سلسلے میں (۹) پروبیشنری انسپکٹرس (Probationary Inspectors) کو ڈسچارج (Discharge) کیا گیا ۔ (۶) سب انسپکٹرس ڈسمس کئے گئے ۔ (۱۸۹) کو ڈی گریڈ (Degrade) کیا گیا ۔ اسی طرح (۵۴) ہیڈ کانسٹبلس سسپنڈ (Suspend) کئے گئے ۔ (۶۹) کا رینک ریڈیوس (Reduce) کرکے انہیں کانسٹیبل بنا دیا گیا ۔ اس طرح دو انسپکٹرس میں سے ایک کو ڈسچارج اور ایک کو ڈی گریڈ کیا گیا ۔ بٹالینس میں تین اسسٹنٹ کمانڈنٹس اور ایک کمانڈنٹ کو ڈسچارج کیا گیا ۔ اس طرح جن لوگوں کے بارے میں الزامات ہوتے ہیں ان کی نسبت تحقیقات کی جا کر یقیناً ضروری کارروائی کی جاتی ہے اونچے درجے کے آفیسرس کے بارے میں ایکس برانچ کو پابند کیا جاتا ہے ۔ جیسا کہ آنریبل چیف منسٹر صاحب نے بھی بتایا کہ کئی مقدمات ایکس برانچ میں تحقیقات پاے ۔ الگ الگ ڈپارٹمنٹس کے بارے میں کارروائیاں چلتی ہیں ۔ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ اینٹی کرپشن برانچ (Anti-corruption Branch) آئی ۔ جی ۔ پی یا کسی اور آفیسر کے ماتحت نہ ہو ۔ اسکو وامنت ہوم ڈپارٹمنٹ کے تحت لینے کی تجویز ہے ۔ اس سلسلے میں ایک آنریبل ممبر نے جو سجیشن (Suggestion) رکھا وہ یقیناً قابل غور ہے ۔ حکومت کے سامنے ایسی اسکیم پیش ہے ۔ اس سلسلے میں کچھ

کوآبریشن کی بھی ضرورت ھے - محض کہدینے سے کہ رشوت خوری ہو رہی ھے اور رشوت کا بازارگرم ھے رشوت کم ھونے والی نہیں - ایسی کوئی ٹھوس تجویز سامنے لائیں جس پر یقیناً غور کیا جائیگا - عام الفاظ میں یہ کہا جاتا ھے پولیس بد ھے ، بہت رشوت لیتی ھے اور پولیس میں بہت سی خرابیاں آگئیں ھیں - اس طرح کہدینے سے اچھائی پیدا ہونے والی نہیں - آنریبل ممبرس نے جو خرابیاں بیان کی ھیں انہیں میں جانتا ہوں اور ایسی چیزیں بھی جانتا ہوں جو آپ کے سامنے نہیں آئی ھیں - ان میں سدھار کرنے کی ضرورت ھے - سدھار اسی وقت ہوسکتی ھے جب کہ سدھار کرنے کے جذبہ سے کام کیا جائے - کئی ایسے واقعات ہوتے ھیں جو عدالت میں جاسکتے ھیں - انہیں عدالت کے لئے ھی چھوڑ دینا چاہئے - البتہ جن کیسس میں شہادتیں نہوں اور ہم نے یہ محسوس کیا کہ اس کیس میں محض فریقین پریشان ہونے کے سوا کچھ حاصل نہوگا تو ہم نے ایسے کیسس شروع ھی نہیں کئے - چنانچہ الند میں ایک مقدمہ چل رہا تھا - واقعات بہت سنگین تھے - لیکن شہادتوں کو دیکھنے کے بعد ہمارے آفیسرس اور ایڈوکیٹ کی یہ رائے ظاہر ہوئی کہ اس سے نتیجہ کچھ بھی نہ نکلیگا - پہلی ساعت کے بعد دوسری ساعت میں تو شہادتیں اور خراب ہوتی گئیں - چنانچہ اس کیس کو وتھہ ڈرا (Withdraw) کر لیا گیا - نلگنڈہ کے کئی کیسس وتھہ ڈرا کئے گئے - جسکا ذکر میں نے پہلے بھی کیا ھے -

شری کشٹا رام ریڈی - لیکن اس میں سے بہت سے پھر قائم بھی ہوگئے ھیں -

شری دگمبر راؤ بندو - یہ تو ہوتا ھی رہتا ھے جب تک کہ واقعات کا چکر چلتا رھے -

آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے پولیٹیکل آمنسٹی (Political Amnesty) کے بارے میں کہا - میرے ایک دوست اس سلسلے میں مجھ سے ملنے بھی آئے تھے ان سے بھی میں نے کہا - ایسا تو نہیں ھے کہ کسی کو محض پولیٹیکل ریزنس (Political Reasons) کی بناء پر قید میں رکھا گیا ھے - ایسا نہیں ھے کہ کسی شخص کو محض اسکے کمیونسٹ پارٹی کے رکن ہونے کی وجہ سے قید کیا گیا ھے - اگر ایسے کوئی کیسس تھے تو انہیں ریلیز (Release) کردیا گیا ھے - ہاں کچھ لوگ ایسے ہوسکتے ھیں جن پر حکومت کے خلاف پرچار کرنے کے الزام میں یا پریپریشن آف وار اگینسٹ دی گورنمنٹ (Preparation of war against the Govt.) کے الزام میں یا بغاوت کرنے کے الزام میں انڈین پینل کوڈ (Indian Penal Code) کے تحت پکڑا گیا ھے - لیکن محض کسی خاص پارٹی سے تعلق رکھنے کی بناء پر کسی کو قید نہیں رکھا گیا ھے - اور نہ انڈین انڈپنڈنس (Indian Independence) کے بعد ایسا کیا جاسکتا ھے - چنانچہ میں نے ان لوگوں کی کارروائیوں کو دیکھا ھے جو قید میں ھیں - مجھے مثل میں قتل ڈاکہ اور ایسے ھی جرائم کے سوا کوئی ایسا پتہ نہیں چلا جس سے یہ معلوم ہو کہ کسی پارٹی سے تعلق رکھنے کی وجہ سے انہیں قید میں رکھا گیا ھے - ایسی صورت میں میں پوچھتا ہوں کس معیار پر یہ کہا جاسکتا ھے

کہ وہ سیاسی قیدی ہیں - جن کیسس میں پھانسی کی سزا ہوئی تھی انہیں ۲۰ - ۲۰ سال کی سزائے قید میں تبدیل کیا گیا ہے - دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہمارے سامنے کوئی پراکٹیکل (Practical) اور ریزن ایبل سجیشن (Reasonable Suggestion) ہے - اگر ایسا کوئی سجیشن ہے تو میں یقیناً اس پر سوچنے کے لئے تیار ہوں - لیکن محض اس وجہ سے کہ آرمڈ اسٹرگل (Armed Struggle) اور کمیونسٹ پارٹی کے اندولن کو جسٹی فائی (Justify) کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ صحیح نہیں ہے - یہ ہوسکتا ہے کہ پہلے اس اسٹرگل کی الگ صورت ہو - لیکن انڈیا کے انڈپنڈنس کے بعد اور پاپولر گورنمنٹ انڈیا میں وجود میں آنے کے بعد اسی حکومت کے خلاف اسٹرگل جاری رکھنا یقیناً ایک بغاوت تھی - اگر ایک طرف سے چیلنج دیا جاتا ہے تو دوسری طرف سے بھی چیلنج دیا جاسکتا ہے - اگر کوئی کمیشن اس کے لئے آتا ہے تو آنے دیجئے - میں یہ ثابت کرنے کے لئے تیار ہوں کہ یہ گورنمنٹ کے خلاف ایک بغاوت تھی - اس طرح بحثیں کی جاتی ہیں - یہ کہا جاتا ہے کہ بجٹ میں فیگرس عمداً کم رکھے گئے ہیں اور عوام کو دھوکہ دیکر بعد میں ان فیگرس کو بڑھا لیا جائیگا - یہ دھوکہ دھی کی بات ہر جانب سے کہی جاسکتی ہے - یہ بھی کہا گیا کہ اس پارٹی کے پاس جتنے آرمس تھے اس نے ان کو واپس کردیا ہے - لیکن کم از کم میں اس سے مطمئن نہیں ہوں کہ پورے آرمس سرنڈر (Surrender) ہوئے ہیں - حقیقی تعداد اس سے کئی گنا زیادہ ہے جس کا ذکر آنریبل ہوم منسٹر سنٹرل گورنمنٹ نے پارلیمنٹ میں کیا ہے - ایسی صورت میں بٹالینس کم کیجئے کا مطالبہ میں پوچھتا ہوں کہ کس حد تک درست ہوگا ؟ ان کی کمی سے امن و امان کا کیا حال ہوگا - ان بٹالینس کے ہاؤسنگ کا مسئلہ ہے اب حالت یہ ہے کہ کون کہاں رہتا ہے پتہ نہیں چلتا - ضرورت پر یہ (۵) منٹ میں جمع نہیں کئے جاسکتے - چنانچہ حال ہی میں جب تک کہ ایچ - ایس - آر - پی - کا ایک بٹالین نہ آیا ہم کرفیو نافذ نہ کرسکے - اس لئے ہم امن و امان کی خاطر احتیاط سے چلنا چاہتے ہیں - ہم خود اخراجات میں کمی چاہتے ہیں - ساتھ ہی ساتھ پولیس کی سدھار کا بھی مسئلہ ہے - یہ سب باتیں بتدریج ہوتی جائینگی - محض مخالفت اسپرٹ میں ان چیزوں کو سوچنے سے کام نہیں چلیگا - جو چیزیں ضروری معلوم ہوئیں وہ میں نے ہاؤس کے سامنے رکھی ہیں - میں امید کرتا ہوں کہ جن لوگوں نے ڈیمانڈس کو ریڈیوس (Reduce) کرنے کے لئے موشنس پیش کئے ہیں وہ واپس لے لینگے اور میرے ڈیمانڈس منظور کئے جائینگے -

(Cheers)

DEMAND NO. 7 (HEAD OF ACCOUNT 12)—CHARGES ON ACCOUNT OF MOTOR VEHICLES ACTS—Rs. 15,42,000

FUNCTIONING OF ROAD TRANSPORT DEPATMENT

Shri V.D. Deshpande: Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

PLICY OF THE GOVERNMENT IN RESPECT OF ROAD PERMITS

Shri Shamrao Naik: Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

WORKING OF STATE TRANSPORT AUTHORITY

Shri Ankush Rao Ghare: This may be put to Vote.

Mr. Speaker: The Question is:

"That the grant under Demand No. 7 be reduced by Rs. 100."

The Motion was negatived.

DEMAND NO. 16 (HEAD OF ACCOUNT 27)—ADMINISTRATION OF JUSTICE—Rs. 42,41,800

ADMINISTRATION OF JUSTICE IN THE STATE

Feasibility of introducing the regional Languages in Courts.

Shri G. Sriramulu: Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Shri K. Ananth Ram Rao: Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

THE WORKING OF DISTRICT COURTS

Shri Katta Ram Reddy: Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

DEMAND NO. 17 (HEAD OF ACCOUNT NO. 28)—JAILS & CONVICT STATEMENTS—Rs. 26,26,000.

CONDITIONS OF PRISONERS

Shri Maqdoom Mohiuddin: This may be put to Vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 17 be reduced by Rs. 100."

The Motion was negatived.

VICTIMISATION OF PRISONERS

Shri Arutla Laxmi Narsimha Reddy : Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion wasm by leave of the House, withdrawn.

POLICY OF REMISSION OF THE PERIOD OF CONVICTION TO THE PRISONERS

Shri K. Venkat Rama Rao : This may be put to Vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 17 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

FUNCTIONING OF JAIL ADMINISTRATION

Shri V. D. Deshpande: Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

DEMAND NO. 18 (HEAD OF ACCOUNT 29)—POLICE Rs. 3,38,57,000

ECONOMY IN POLICE EXPENDITURE

Shri V. D. Deshpande : This may be put to Vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the Demand under Grant No. 18 be reduced by Rs. 75,00,000."

The Motion was negatived

POLICY OF RECRUITMENT AND TRAINING IN THE POLICE DEPARTMENT

Shri K. Papa Reddy : This may be put to Vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the Demand under Grant No. 18 be reduced by Rs. 38,57,000."

The Motion was negatived.

POLICE EXCESSES IN THE CITY OF HYDERABAD

Shri Abdul Rahman : I beg leave of the House to withdraw. my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

POLICE EXCESSES AND REPRESSION IN BHIR DISTRICT

Shri Ram Rao Aurgaonkar : This may be put to Vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the Grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

The Motion was negatived.

POLICE EXCESSES IN HUZURNAGAR TALUQA NALGONDA DISTRICT

Police excesses in Huzurnagar taluk. Nalgonda district.

Shri Maqdoom Mohiuddin : This may be put to Vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the Demand under Grant No. 18 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

POLICE EXCESSES AND REPRESSION IN WARANGAL DISTRICT

شری کے - ایل - نرسمہاراؤ - میرا کٹ موشن ورنگل ضلع میں پولیس کے مظالم کے خلاف تھا - لیکن مجھے اس پر کچھ کہنے کا موقع نہیں دیا گیا اور نہ اس کا جواب دیا گیا - اس لئے میں اس کو ووٹ پر رکھنا چاھتا ھوں -

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

The Motion was negatived.

LARGE SCALE CORRUPTION IN DISTRICT POLICE ADMINISTRATION

شری گوپی ڈی گنگا ریڈی - کل مجھے بحث کرنے کا موقع نہیں ملا آج بھی موقع نہیں دیا گیا ۔ آدھ گھنٹہ اور زیادہ دیا جاتا تو اچھا تھا ۔ ہم روزآنہ ساڑھے بارہ روپیہ لیتے ہیں ۔ آدہ گھنٹہ اور بیٹھ سکتے تھے ۔

مسٹر اسپیکر - آپ اس کو ووٹ کے لئے رکھنا چاہتے ہیں یا کیا ؟

شری گوپی ڈی گنگا ریڈی - میں وتھ ڈرا (Withdraw) کرنے کی اجازت چاہتا ہوں ۔

The Motion was, by leave of the House withdrawn.

WORKING OF SUBORDINATE OFFICES

Shri Bhagwanrao Boralkar : I beg leave of the House to withdraw my motion.

The Motion was, by leave of the house withdrawn.

ECONOMY IN SPECIAL POLICE

Shri K. Venkat Rama Rao : I beg leave of the House to withdraw my motion.

The Motion was, by leave of the house withdrawn.

WORKING OF CRIMINAL INVESTIGATION DEPARTMENT WITH PARTICULAR REFERENCE TO DISTRICTS

Shri Uddhav Rao Patil : This may be put to Vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

The Motion was negatived.

WORKING OF CRIMINAL INVESTIGATION DEPARTMENT

Shri Ankush Rao Ghare : I beg leave of the House to withdraw my motion.

The Motion was, by leave of the House withdrawn.

WORKING OF VILLAGE POLICE ADMINISTRATION

Shri Uppala Malchur : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was by leave of the house withdrawn.

REPATRIATION OF OUTSIDE POLICE PERSONNEL

Shri A. Raj Reddy : This may be put to Vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

The Motion was negatived.

POLICE EXCESSES AND REPRESSION

Shri V. D. Deshpande : This may be put to Vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Rs. 100."

The Motion was negatived.

POLICE EXCESSES IN NALGONDA DISTRICT

Shri K. Ramachandra Reddy : This may be put to Vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Re. 1."

The Motion was negatived.

MAL-PRACTICES AND CORRUPTION PREVAILING IN POLICE DEPARTMENT

Shri Vishwas Rao Patil : This may be put to Vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 18 be reduced by Re. 1."

The Motion was negatived.

Mr. Speaker : Now I shall put all the Demands to vote.

The question is :

"That a sum not exceeding Rs. 4,24,37,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1954, in respect of Demands Nos. 7, 17, 18, 62 and 16."

The Motion was adopted.

(Under the direction of the Speaker the follwing Demands as approved by has House are reproduced below E.D.)

DEMAND NO. 7

"That a sum not exceeding Rs. 15,42,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1954, in respect of Demand No. 7. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND NO. 17

"That a sum not exceeding Rs. 26,26,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1954, in respect of Demand No. 17. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND NO. 18

"That a sum not exceeding Rs. 3,38,57,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1954, in respect of Demand No. 18. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND NO. 62

"That a sum not exceeding Rs. 1,71,000, be granted to the Rajpramukh ro defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1954, in respect of Demand No. 62. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND NO. 16

"That a sum not exceeding Rs. 42,41,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1954, in respect of Demand No. 16. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

BUSINESS OF THE HOUSE

شری وی - ڈی - دیشپانڈے .. ڈیمانڈس نمبر ۱۸ ، ۱۹ وغیرہ کے سلسلہ میں آفس سے ہم کو کہا گیا کہ کل تک اس پر کٹ موشنس پیش کئے جائیں - ہمارے لئے یہ نا ممکن ہے کہ کل تک پیش کرسکیں - چھٹیوں میں ان کو رسیو (Receive) کرنے کا انتظام کیا جائے -

Mr. Speaker : Under the rules you have to give two days clear notice. You have to file the motions by the 16th.

Shri V. D. Deshpande : But it happens to be a holiday and we cannot do anything about it. The rules should suit the Members and arrangements should be made to receive the motions in the holidays.

Mr. Speaker : Some members of the staff will be in the office between 2 and 3 p.m. during the three holidays and receive the motions for reducing the allotments.

We now adjourn till 8-30 a.m. tomorrow.

[The House then adjourned till Half Past Eight of the Clock on Saturday the 14th March, 1953.]